نساء المسلمین

کامل اُردو

مصنفہ عفت مآب فاطمہ خانم کریمہ عزتلو جودت باشا ممبر مجلس الوکلا

دولۂ علیہ عثمانیہ ایدہا اللہ بالعز والاقبال

جسکو

خاکسار سعید احمد نے عربی سے اُردو میں ترجمہ کرکے

مطبع احمدی علی گڑھ میں چھپوایا

 قیمت فی جلد ۱۲

سنہ ۱۹۰۴ء

انسان کا خاصہ ہے کہ وہ ملکر ایک جگہ رہنا پسند کرتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی مدد اور اعانت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے گروہ گروہ ملکر ایک جگہ رہنا شروع ہوا جس سے مدنیت یعنی شہریت کی بنیاد قائم ہوگئی ہر شخص اور ہر گروہ کی مختلف امیدوں اور متنوع خواہشوں کی تکمیل نے مختلف طریقے اختیار کرنے پر مجبور کیا جس سے لین دین بول چال میں فرق پیدا ہوا اور رفتہ رفتہ زبانوں قوموں اور مذہبوں میں تفریق پیدا ہوگئی۔ قدیم مذہب والوں نے ایسے زمانہ میں تنہائی اور گوشہ نشینی میں زندگی بسر کرنا پسند کیا تاکہ اون کے سوا اور کوئی اون کے حال سے واقف نہ ہو۔ ایک ملک والوں کو دوسرے ملک والوں سے ربط پیدا کرنے کے ذرائع مثل قافلوں اور کشتیوں کے آمدرفت کی جو ایک قوم کو دوسری قوم سے ملا دیتے ہیں اوس وقت میں ہی رائج تھی۔

لیکن بری اور بحری سفر کی تکلیفات کے سبب آمد و رفت کم ہونے سے دور دراز ملک کے رہنے والے ایسے ہم جنسوں کے حالات سے پورے طور سے واقف نہیں ہو سکتے تھے اگر یورپ میں کوئی واقعہ ہوتا تو اوس کی خبر ایشیا والون کو ایک سال سے کم میں نہیں معلوم ہو سکتی تھی اسطرح یورپ والوں کو بھی ویسے ہی واقعات کا علم مدت دراز کے بعد ہوتا تھا۔

جب سے تجارتی جہاز جاری ہوئے آمد و رفت کی کثرت ہوگئی اور نقل و حرکت میں سرعت۔ تیزی آسانی حاصل ہوگئی ریل کے سبب سے سیر و سیاحت میں اور بھی زیادہ ترقی ہوگئی پھر تار برقی ایجاد ہوئی جس سے خبر پہونچنے مین سفر سے بھی زیادہ آسانی ہوگئی یہانتک کہ جن حوادث کا علم دور دراز کے رہنے والوں کو سالہا سال کے بعد ہوا کرتا تھا اب ایک لمحہ مین اوس کی خبر پہونچ سکتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اس وقت عالم نے ایک نیا طرز بدلا ہے جو پہلے طرز سے بالکل جدا ہے۔

یورپ والون نے جو تمام اشیاء کی تحقیق اور تفتیش میں سرگرم ہیں اگرچہ ہمارے حالات اور عادات معلوم کرنے مین کوشش کی ہے لیکن مجکو یورپ کی بعض سیاح عورتوں سے جو قسطنطنیہ کی سیر کو آئیں تھین ملنے کا اتفاق ہوا اون کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ ہماری طرف سے یورپ والوں کے خیالات ایسے غلط اوہام پر مبنی ہیں جنکو سنکر مجھے بھی اوسیقدر تعجب ہوتا تھا جسقدر کہ اونکو۔ اور یہ خیال گذرتا تھا کہ یہ کسی دوسرے ملک اور دوسرے مذہب والوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو حالات میں نے ان سیاح عورتوں سے سنے وہ یورپ کی تحریرات میں (جو

سفرناموں کے شکل پر لکھے جاتے ہین) درج ہین لیکن سفرنامے کوئی علمی کتابین نہیں
ہین جمین ہر چیز کی تحقیق اور تفتیش کیجاتی ہو بلکہ اونکی تحریر عموماً خیالی افسانوں کی سی
ہوتی ہے جو (رومانے) کے قصے کے طرز پر لکھے جاتے ہین - یہ اوہام کسطرح پیدا
ہوئے ؟ یورپ والون نے اپنی کسی غرض خاص سے پیدا کر لئے ؟ ہرگز نہیں
کیونکہ یورپ کے معتبر سیاح اپنی پوری کوشش اور سرمایہ عالم مین پہیلے ہوئے
اشیاء کے حقایق دریافت کرنے مین صرف کرتے ہین اور اون کی اطلاع اور معلومات
سے اونکے اہل وطن فائدہ اوٹہاتے ہیں - ضرور ہے کہ اس قصور کو ہم اپنے ذمہ لین
اور مقتضائے کمال یہی ہے کہ آدمی اپنی ذات کے نقصانات اور عیوب کا خود اندازہ
کرے جو شخص اپنے عیوب پر غور کرتا ہے اور دوسرے اوس کا مقابلہ کرتا ہے وہ ٹہیک
حق اور صواب پر ہوتا ہے اور اعلیٰ درجہ اور بلند مرتبہ پر پہونچتا ہے - یہ ظاہر ہے
کہ کسی جگہ یا شہر کے لوگوں کے خیالات اور عادات کی واقفیت شہر اور بازار مین
پہرنے اور مشہور موقعوں کے دیکھنے سے حاصل نہین ہوتی - کسی مذہب کے
حقیقی حالات دریافت کرنے کے لئے اوس مذہب کے مردوں اور عورتوں سے
ملنا اور مختلف قسم کی بات چیت کرنا اور ایک عرصہ دراز تک اونکی صحبت مین رہنا
ضرور ہے مگر ہماری عورتین پردہ نشین ہین اس لئے سیاحون کو اون سے ملنے اور
بات چیت کرنے کا موقعہ ملنا محال ہے لیکن ان سیاحون مین بعض ایسی عورتین
بہی ہوتی ہین جنکی معلومات کسیطرح مردوں سے کم نہین ہوتی ان کے ذریعہ سے
بہ آسانی عام سیاح مسلمان عورتون کے اصلی حالات سے واقف ہو سکتے ہین -

لیکن ان عالمہ اور سیاح عورتوں کو اون مستورات سے ملکر جنکی زبان سے
یہ واقف نہ ہوں کچھ معلوم نہین ہو سکتا وہ اس وقت گونگوں کی طرح
اشاروں ہی پر اکتفا کرلیتی ہیں۔ اس وقت بعض ترکی بیگمات فرانسیسی زبان ہی
جانتی ہیں مگر اون مین اکثر ایسی ہین جنھون نے فرانسیسی دایہ کے ذریعے سے فرانسیسی
طرز پر پرورش پائی ہے صرف علوم ہی حاصل کرنے کے لئے نہین بلکہ محض فرنچ
لیڈی بننے کے لئے۔ چونکہ وہ احکام شرعی سے ناواقف ہوتی ہین اور مذہبی احکام کو
پس پشت ڈال دیتے ہیں اور فرانسیسی طرز پر زندگی بسر کرتے ہین اون سے ملنا
اور باتین کرنا ایسا ہی ہے جیسا بک اوغلی (قسطنطنیہ کا ایک محلہ ہے جہان فرنگی
رہتے ہین) مین کسی فرانسیسی خاندان سے ملنا اون کے ملنے سے نہ کچھ فائدہ
ہوتا ہے نہ کوئی بات ٹھیک طور پر معلوم ہو سکتی ہے اور اون سے کوئی شخص
اسلامی طرز معیشت کا حال (جس کو کہ اونھون نے فضول سمجھکر چھوڑ دیا ہے) دریافت
کرے تو وہ اسلام کی خوبی اور پاکی بیان کرنے سے اپنی لاعلمی کے سبب خاموش
ہو جاتے ہیں اور نہایت غصہ اور طیش مین آکر پردہ کا ذکر شروع کر دیتی ہیں
اور یہ سمجھتے ہین کہ جس قدر ناگوار امور ہین وہ احکام شریعت سے لئے گئے ہیں وہ
اون چیزوں سے بحث کرتے ہین جنکا اون کو مطلق علم نہین اس سے غیر لوگوں کو
اوس پاک مذہب پر جس کی شمع ہدایت سے ہمکو نور اسلام اور جس کے پاک
آیات سے ہمکو تحفہ ایمان نصیب ہوتا ہے افترپردازی اور نکتہ چینی کا موقع
ملتا ہے۔

اکثر یورپ کی سیاح عورتین جو ہمارے شہر (قسطنطنیہ) مین سیاحت کے لئے آتے ہین وہ ان رموز کو سمجھتے ہیں اور اون مسلمان خاندانوں سے ملنے کی شایق ہوتی ہیں جو پرانے طریقے اور قدیمی اصول پر زندگی بسر کرتی ہیں۔

مسلمانون کے بعض خاندان ایسے بھی ہین جو عورتون کی تعلیم کو گناہ سمجھتے ہین صرف فرانسیسی ہی تعلیم کو نہین بلکہ ضرورت سے زیادہ ترکی زبان کی تعلیم کو بھی برا جانتے ہیں اون کو معلوم نہین کہ ازواج مطہرات اور اون کی مقدس صاحبزادیاں کس قدر عالمہ تھین اور ابتدائے اسلام مین کس قدر مستورات علم ادب کی ماہر گذرین اور علم و فضل مین اون کا کیا درجہ تہا باوجودیکہ چہرہ کا کہولنا شرعًا حرام نہین بلکہ بالون کا ڈہکنا واجب ہے لیکن ہم دیکھتی ہوں کہ وہ اس کے خلاف منہ کو چھپاتی ہین اور بالون کو ظاہر کرتی ہیں حاصل یہ ہے کہ اعتدال ہمسے مفقود ہے ہم اپنی خواہشات کی اس قدر مغلوب ہو جاتے ہیں کہ وہ ہمکو جس طرف چاہتے ہیں پہلاتے ہیں ہم نہیں جانتین کہ کس طرف چل رہیں ہیں حالانکہ کمی اور زیادتی دونون مضر اور بری ہین اور اعتدال یعنی اوسط درجہ سب سے بہتر ہے حدیث شریف میں آیا ہے خَیرُ الاُمُورِ اَوسَطُہَا سب کاموں میں اعتدال بہتا ہے۔

[illegible] واقعی حالات دریافت کرنے کے شایق ہین۔

[illegible] سے ملنا چاہتے جو فرانسیسی زبان جانتی ہوں۔

اور اسلامی طرز پر زندگی بسر کرتی ہون اور مذہبی احکام اور قومی رسم و رواج کے پابند ہون مگر مسافرون کو اس کا دریافت کرنا مشکل ہے اکثر سیاح پیرا (عیسائیون کا محلہ ہے) ہوٹلون مین قیام کرتی ہین اور وہان کے باشندون سے (جنکا علم اوسی محلہ تک محدود ہے) حالات دریافت کرتی ہین اور اوہین مین سے مترجم اپنے ساتھہ لیتی ہین جو جلدی جواب دینے کی غرض سے بے معنی بکنا شروع کر دیتی ہین اور اوس چیز مین زبان درازی کرتی ہین جس کا اونکو مطلق علم نہین اس لیئے ہمارے حالات خیالی قصون کے موضوع بنجاتے ہین۔

یہ سب جانتے ہین کہ اہل یورپ ہمارے احکام مذہبی پر جو حکمت اور عقل کے موافق ہین اعتراض نہین کرتے بلکہ وہ مسلمان عورتون کو نہایت مظلوم اور ستم رسیدہ سمجھکر اونکی ہمدردی کے خیال سے ان امور پر رو دیتی ہین۔

مجھے یورپ کی چند عورتون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو قسطنطنیہ کی سیر کو آئی تہین اون سے یورپ والون کے عجیب خیالات اور بے اصل توہمات جو اون کے دلومین ہماری طرف سے بیٹھے ہوئے ہین معلوم ہوئے یہ ایسے عجیب تھے کہ مجھسے ضبط ہو سکا کہ اون کو اپنے ہی تک محدود رکھون بلکہ بیسکر دل نے مجکو مجبور کیا کہ جسطرح یہ گفتگو ہوئی اوسی طرح اوس کو اپنے ہم عصرون کے سامنے پیش کرون اور وہ حسب ذیل ہے۔

پہلی ملاقات

پچھلے سال رمضان شریف مین ایکروز ہمکو معلوم ہوا کہ یورپ کی ایک شریف عورت جس کا نام میڈم ف ہے اور ایک راہبہ (زاہدہ) افطاری کی کیفیت دیکھنے کے لئے ہمارے مکان پر آنا چاہتی ہین عصر کے بعد وہ مکان مین آکر پائین باغ مین جو دروازہ کے سامنے تہا سیر کرتی رہین آدہ گہنٹہ کے بعد انہون نے اپنے آنے کی اطلاع کرائی - ہمارے گہر مین ترجمہ کی خدمت اس عاجزہ کے متعلق ہے مین اون کے استقبال کے لئے باغ کے دروازہ تک گئی اور دو کنیزون کو اپنے ساتہہ لے گئی تاکہ اون کی چادرین اور چہتریان لے لین جب وہ اندر آئین تو مینے فرانسیسی زبان مین اون سے سلام علیک کی اور مصافحہ کیا لیڈی - ف - نے کنیز کی طرف جو میرے ساتہہ تہی اور ہمارے گہر کی کنیز بانو کے پیش خدمت تہی - مصافحہ کے لئے ہاتہہ بڑہایا مگر کنیز اون کے ہاتہہ سے چہتری لیکر پیچہے جا کہڑی ہوئی اور دوسری کنیز نے اون دونون کی چادرین وغیرہ اوٹہالین اور اون کے ساتہہ مہمان خانہ مین چلی آئین اس کے بعد مینے حسب دستور تمام گہر کی مستورات سے تعریف کر کے اون کی ملاقات کرائی -

لیڈی ف کی عمر ۳۵ - ۴۰ برس کی اور راہبہ کی عمر چالیس بیتالیس برس کی ہوگی

نوٹ - کنیز بانو وہ کنیز جو دوسری لونڈیون پر افسر ہو -

معلوم ہوا کہ لیڈی ف اور اوس کا شوہر اور ا ہے اس سے پہلے کبھی قسطنطنیہ میں نہین آئے ترکی رسم کے موافق شیرینی اور میوہ اون کے سامنے پیش کیا گیا اوس سے فارغ ہوکے اوہون نے ایسے مکان کی سیر کی خواہش کی جو ترکی وضع پر آراستہ ہو مین اونکو ترکی وضع کے کمرہ مین لے گئی وہان صوفے بچھے ہوئے ترکی قالین تھے اور کوئی چیز اون کے بیٹھنے کے قابل نہین تھی اس سے اون کو تعجب ہوا اور خواہش کی کہ اگر اون کو دوسرے مکانات کی سیر کرا ئی جاوے تو وہ نہایت ممنون ہونگی مین نے کہا کہ ہماری عین خوشی یہی ہے اور فوراً اون کی خواہش کے موافق دوسری جگہ چلنے کا ارادہ کر دیا۔ اسی اثنا مین لیڈی (ف) نے کنیز بالو کی طرف (جو میرے سامنے کھڑی تھی) اشارہ کرکے کہا۔ کہ جب ہم مکان مین آئین مین نے اس خاتون سے مصافحہ کرنیکو ہاتھ بڑھایا مگر اوس نے انکار کر کے چھتری میرے ہاتھ مین سے لے لی اور اب مین دیکھتی ہون کہ وہ کھڑی رہتی ہے اور ہمارے ساتھ نہین بیٹھتی اس کا کیا سبب

وہ کنیز یعنی لونڈی ہے۔

لیڈی ملم جو اوس کے قریب ہین۔

وے ہی کنیزین ہین۔

لیڈی۔ درست ہے مگر مین دیکھتی ہون کہ اوس کے کانون مین بندے اور ہاتھ مین انگوٹھی اور سینہ پر عمدہ گھڑی اور ہار ہے اس لئے خیال ہوا کہ یہ کوئی خاتون ہوگی مگر معلوم ہوا کہ وہ کنیز ہے تعجب ہوتا ہے کہ وہ اور کنیزوں سے زیادہ زیور پہنے

ہوئے ہے اور دوسری کنیز کے پاس (جو اوس کے قریب ہے) سوائے ایک گھڑی اور ہار کے اور کچہ نہین ۔

مؤلفہ - جس کو اب سے خاتون خیال کیا تہا وہ ان سب کنیزوں کی جو اس مکان میں موجود ہیں افسر یعنی کنیز بانو ہے - وہ سب کنیزون کا اہتمام رکھتی ہے - اون کو کپڑے سینا بال درست رکھنا - اپنے کاموں کو مستعدی اور سلیقہ سے انجام دینا تعلیم کرتی ہے -

یہ ابتدا میں ناسمجھ اور سیدہی سادی ہوتی ہین جبتک اون کو کام کرنے کا سلیقہ حاصل ہو وہ اون پر افسر رہتی ہے گو وہ تعداد میں کتنی ہی ہوں اور جبکہ ان کی اوس سے چپقلش آتی ہے یا کچھ توڑ پھوڑ یا کیسر گی اور صفائی کی نسبت اس سے جواب طلب کیا جاتا ہے - وہ ہی ان سبکے کاموں کی ذمہ دار ہے - اوس کے کام اور دوسی لائق تھے اس لئے اوس کی خاتون نے خدمت کے صلہ مین یہ زیور اوس کو عطا کیا ہے -

اور یہ جوان لڑکی چار برس کی عمر مین اس گہر مین آئی تھی اور اب تک کہ اوسے چودہواں برس ہے کوئی خاص خدمت اوس کے سپرد نہین کیگئی - یہ کنیز بانو ہی جو اسکے سامنے ہے پہلی کنیز بانو کے سامنے ایک عقیل اور سمجھ دار لڑکی تہی اپنی ہوشیاری اور قابلیت سے اس درجہ پر پہونچی کہ سب کنیزوں کی افسر ہوگئی وہ اس چہوٹی لڑکی پر نہایت مہربانی کرتی ہے - اوس کو امید ہے کہ پہلوں کاموں کو سنبھال لے گی جو کنیز بانو سے متعلق ہیں اب اوس نے یہ کام

کرنے شروع کر دیتے ہین اوس نے اپنی ماہواری تنخواہ مین سے بچاکر یہ بیتے وغیرہ خریدے ہین جو وہ پہن رہی ہے۔

دوسری کیبر جسکی نسبت آپ نے دریافت فرمایا ہے اس گھر مین ابھی آئی ہے اور چند روز اوس نے کام کیا ہے اس لئے وہ سوائے گھڑی اور زنجیر کے اور کچھ نہین بنا سکے۔

میم صاحبہ۔ جو باتین مینے آپ سے سنی ہین اونسے ہا ایت تعجب ہوتا ہے اگر آپ کو تکلیف ہو تو مین تفصیل سے کچھ باتین دریافت کرون۔

مؤلف۔ جو آپ چاہین بے تکلف دریافت فرمائین۔

میم صاحبہ۔ آپنے اثنار کلام مین اپنی پہلی کینز ماتو کا ذکر کیا وہ اب کہاں رہتی ہے۔

مؤلف۔ اوس نے اپنا کام پورا کر دیا اور ایسی کینیرین تیار کر دین جو اوسکا کام انجام دے سکیں اس لئے اوس کا نکاح کر دیا گیا اب اوس کی تین اولاد ہین۔

میم صاحبہ۔ وہ اب کہان ہے۔

مؤلف۔ اپنے شوہر کے گھر ہے۔

میم صاحبہ۔ جو کینز زیادہ دنون تک کام کرے وہی ورکنیز وںپر افسر کر دی جاتی ہے یا افسر بنانے کا کوئی خاص طریقہ ہے۔

مؤلف۔ گھر کی تمام کنیزوں مین سے جسکو کنیز ماتو نے تربیت

کرکے کام کے قابل بنا دیا ہو یا جسکو ہوشیار او رمستعد دیکھتے ہین کنیز بانو
بنادیتی ہیں اور تمام لونڈیون کو اوسیکے موافق حق الخدمت ملتا ہے یہ ممکن نہین
کہ محض قدامت کے سبب سے کنیز بانو بنجاوے۔ کنیز بانواوں کے ساتھہ سختی
اور درشتی سے پیش نہین آتی اور نہ حکم کے طور پر کسی کام کو اونسے کہتی ہے
بلکہ اون کی خطا کی گرفت اور تنبیہ مہربانی اور الطاف کے ساتھہ کرتی ہے اور
مثل بہنون کے اونسے برتاؤ کرتی ہے۔

میم صاحبہ۔ آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کنیزون کو تنخواہ
بہی ملتی ہے کیا یہ واقعی ہے۔

مؤلف۔ بیشک اون کے کپڑے اور سامان ضروری کہ کفیل کنیز
بانو ہے لیکن وہ بہی جان رکہتی ہین اور خواہشات ہر ایک کے ساتہہ ہین کبہی کسی
قسم کے کہانیکو دل چاہتا ہے جو اوس روز گہر مین تیار نہیں ہوتا کبہی معمولی
لباس کے سوا اونکے لئے تیار کیا جاتا ہے اور کسی قسم کے لباس کو دل
چاہتا ہے ان خواہشوں اور رغبتون کو وہ اپنی تنخواہ سے پورا کرتی ہیں۔

میم صاحبہ۔ جو کنیزین زیادہ دنوں تک کام کرتی ہین اونکو علاوہ تنخواہ کے
اور کچہہ ہدیہ بہی دیا جاتا ہے۔

مؤلف۔ ہدیہ ہی نہین بلکہ اگر اوس کا نکاح ہو تو ضروری جہیز بہی دیتی
ہین اگر وہ مالک کے منظور نظر ہوگئی اور اوسکا مالک معزز اور مقتدر آدمی ہوا
تو اوسکو اپنے گہر میں رکہہ لیتا ہے اور بعض اوس سے نکاح ہی کرلیتے ہیں

میم صاحبہ ۔ کیا تم کنیزون کو مول نہین لیتیاں ۔

مؤلفہ ۔ ہان مگر قیمت بیچنے والے کو ویجاتی ہے کنیز کو اوس سے کوئی نفع نہیں ہوتا بایع اور اوس کے اقربا اوس سے فائدہ اوٹہاتے ہین ۔ اور اسلام کا حکم ہے کہ جاریہ کا حق نہین رکہنا چاہئے اس لئے ہم ہر کنیز کو اوس کی خدمت کے اصلہ مین روپیہ اور ہدیہ اور جہیز دیتے ہیں ۔

میم صاحبہ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کنیز بہی ایک قسم کی خادمہ ہوتی ہے ۔

مؤلفہ ۔ ہان وہ مثل خادمہ کے ہوتی ہے جو ماہواری یا سالانہ تنخواہ پر کام کرتی ہین لیکن خادمہ کے لئے اجرت اور وقت معین ہوتا ہے کیونکہ بغیر اجرت اور مدت مقرر کرنے کی اجارہ فاسد ہوجاتا ہے لیکن جو روپیہ کنیز پر صرف کیا جاتا ہے جیسے اوسکی مقدار معین نہین ہوتی ویسے ہی اوس کی خدمت کرنے کا زمانہ بہی مقرر نہین ہوتا گویا کہ اوس کا معاملہ اجارہ فاسدہ کے مشابہ ہے لیکن ایسا ہی رواج ہوگیا ہے اور لوگ اسیکے عادی ہوگئے ہین جو روپیہ مالک اپنی کنیز پر صرف کرتا ہے اوس کی مقدار اوس کی خیر خواہی اور مالک کے استطاعت پر موقوف ہے عادت اور رواج سے اوس کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ کام کرنیکی اگرچہ کوئی مدت معین نہین لیکن شریعت کا حکم ہے کہ کنیز کو ۹ سال کی خدمت کے بعد آزاد کر دو اور اگر ایسی ثروت نہو کہ آزاد کر سکو تو ایسے با مروت شخص کے ہاتہہ

فروخت کرو جو اوسے آزاد کر سکے۔ عادت اور رواج اس سے ایک درجہ اور بڑھا ہوا ہے جو شخص کہ ۷ سال کے بعد اپنی کنیز کو آزاد کرے اوس پر طعن کیا جاتا ہے جو لوگ مذہب کے پابند ہیں یا با مروت ہیں اس مقدار سے ہر گز تجاوز نہیں کرتے مذہب اسلام میں بہت سے اسباب ہیں جو غلام یا کنیز آزاد کرنے پر آمادہ کرتے رہتے ہیں مثلاً جو شخص اپنے کسی ارادہ میں کامیاب ہوتا ہے اظہار شکر کے لیے غلام آزاد کرتا ہے۔ اور جو یہ نذر کرتا ہے کہ اگر فلاں کام ہو جائے تو غلام آزاد کروں گا اوس پر واجب ہو جاتا ہے کہ کام پورا ہونے پر نذر پوری کرنے کے لیئے ایک غلام یا کنیز کو آزاد کرے۔ اور جو کنیز اپنے مالک کے بچہ کو پرورش کرتی ہے اجب بچہ مدرسے نے قابل ہو جاتا ہے تو مالک اوس کو آزاد کر دیتا ہے چونکہ مدرسہ میں بٹھلانے کا رواج اکثر چوتھے سال ہی اسلیئے اون چھوکریوں کی مدت خدمت ہی چار سال ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص قصداً روزہ توڑ ڈالے تو اوس پر فرض ہے کہ اوس کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو متواتر ۶۱ روزے رکھے گویا ایک غلام آزاد کرنا۔ ۶۱ روزوں کی برابر ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سے امور ہیں جو غلام آزاد کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

میم صاحبہ۔ درست ہے مگر خادمہ کو اختیار ہے کہ جس سے راضی ہو اوسکی نوکری چھوڑ دے اور کنیز اپنے مالک کی خدمت کرنے پر مجبور ہے اگرچہ وہ ظالم اور جابر ہی ہو۔

مؤلف - ہرگز نہیں - جو کنیز کسی گھر میں رہنے سے ناخوش ہو اور اوسکو چھوڑنا چاہتی ہو تو اوس کا صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ آپ مجھکو فروخت کر دیجئے ایسے ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیجاتی ہے جس سے وہ راضی ہو عام دستور یہ ہے کہ جس شخص سے کنیز خوش نہو اوس کے ہاتھ فروخت نہیں کیجاتی ہے شرعاً غلاموں پر ظلم زیادتی کرنے کی سخت ممانعت ہے - اور عدالتیں استغاثہ کرنے سے اوس کی بازپرس کیجاتی ہے -

بیگم صاحبہ - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون میں اور خادموں میں کچھ فرق نہیں -

مؤلف - ہرگز نہیں - ہم خادموں کی ایسی پابند نہیں جو خدمتگار ہی تنخواہ ماہوار لیتے ہیں اور جب ہمکو اون کی ضرورت نہیں رہتی تو اجازت دیدیتی ہیں کہ جہاں اوس کا دل چاہے چلا جاوے اور اگر وہ نکاح کرنا چاہے تو خود اپنا سامان جہیز آپ تیار کرتی ہے اور اگر خاوند سے ناراض ہو کر علیحدہ ہونا چاہے تو وہ خود اپنی جگہ تلاش کرتی ہے - کنیز ایسی نہیں ہے جب وہ نکاح کر لیتی ہے اور خاوند سے موافقت نہیں آتی اوس سے علیحدہ ہونا چاہتی ہے فوراً اسیطرح اپنے مالک کے گھر چلی آتی ہے جیسے کوئی اپنے باپ کے گھر جاتی ہو اوسی وقت اوس کے مالک کو مناسب ہے کہ اوس کے لئے اوسکی مرضی کے موافق شوہر تلاش کر کے دوبارہ اوس کا نکاح کر دے - اون کی اولاد کی نگہداشت بہی مالک کے ذمہ ہے وہی اون کی تعلیم و تربیت مین کوشش

کرتا ہے اور اگر کسی کنیز کا شوہر ظلم و زیادتی کرے تو وہ مالک سے شکایت
کرتی ہے وہ اوسکی شکایت کو رفع کرتا ہے۔ اگر کسی کنیز کا شوہر فوت
ہو جائے اور اسکو کوئی ذریعہ معاش اوس کے لئے نہ چھوڑے تو وہ فوراً اپنے
مالک کے گھر چلی آتی ہے مثل اوس کنیز کے جو اپنے چھوٹے بچہ کا ہاتھ پکڑے
ہوئے مکان کے صحن مین پھرتی ہے۔ کوئی کنیز جو آزاد ہو چکی ہو اپنا
بندوبست کرنے سے عاجز ہو تو عموماً آزاد کرنیوالے پر واجب ہوگا
کہ اون کے اخراجات کا کفیل ہو اگر وہ اس سے انکار کرے تو قاضی اوس کو
مجبور کرسکتا ہے۔ اور اوس کا عکس یہ ہے کہ اگر کوئی آزاد شدہ کنیز مال
کثیر چھوڑ کر مرجاوے تو آزاد کرنے والے کو اوس مین سے حصہ ملیگا۔
غرضکہ باندی غلام مثل کنبہ والون کے ہو جاتے ہین ماسوا اس کے ہم
لونڈیون پر زیادہ اعتماد کرتے ہین اور اپنے صندوقون کی کنجیان تک اونکو
سپرد کردیتی ہیں خدمتگارنیون پر اسقدر اعتماد نہیں کرسکتے۔ کنیز کبھی خیانت نہین
کرتی اوس میں اور اوس کے مالک میں ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ کبھی خیانت کرنیکا
ارادہ بھی نہین کرتی اگر اولاد خیانت کرے تو وہ بھی کرے۔ جب مالک بیمار
ہوتا ہے وہ اوسکی خدمت مین جان لڑا دیتی ہے تاکہ وہ بچ جائے اسوقت
الکا حال مثل اولاد کے ہوتا ہے کہ اونکو اپنی والدین کی وفات کا خوف طاری
ہو جاتا ہے اور جب وہ بیمار ہوتی ہے تو مالک اوسیطرح اوسکی خدمت
کرتا ہے جو لونڈی آزاد کردی جاوے اوس کو پورا اختیار رہتا ہے جس جگہہ

اوس کا دل چاہے چلی جائے مگر آتنک ایسا اتفاق نہین ہوا کہ کوئی لونڈی
مالک کے سایۂ عاطفت سے نکلکر اپنی ماں باپ خویش واقارب مین چلی گئی ہو

میم صاحبہ - اون کو اپنے ماں باپ اور رشتہ دارون سے جنہون
نے اوس کو فروخت کر دیا ہے نفرت ہو جاتی ہوگی - کیا ایسا نہین ہے -

مؤلف - میم صاحبہ آپ معاف فرماین حقیقت مین ایسا نہین ہے
اگر آپ اجازت دین تو مین پوری تفصیل سے اوس کو بیان کرون -

میم صاحبہ تعجب ہے کہ آپ مجھسے بار بار اجازت طلب فرماتے
ہین میری دلی آرزو اور عین تمنا یہی ہے کہ ان کا حال مفصل معلوم ہو اس
وقت جو حال مینے غلامون کا دیکھا ہے وہ اوس سے بالکل مختلف ہے
جو پہلے سنتی تھے اور جو میسے آپ سے سادہ بالکل اوس کے برعکس ہے
تو مین جو دیال کئے ہوئے ہتی اگر آپ اس کے بیان کرنے مین کوتاہی فرماوین
تو میرا دل مجھکو مجبور کرتا ہے کہ مفصل بیان کرنیکی مین آپ سے درخواست کرون
مجھکو اپکی ذات سے امید ہے کہ آپ مسلسل بیان فرماوین گے -

مؤلف - جسطرح فرانس والے اپنی اولاد کو لڑکپن مین جنرل
اور مارشل کی آواز کان مین ڈالکر یہ چاہتے ہین کہ لڑکپن ہی سے اون مین
سپہ گری اور اون جلیل القدر عہدون کا میلان اور خواہش پیدا ہو اسیطرح سرکیشیہ
والے بھی حب اونیں سے -

کسی کے خوبصورت لڑکی پیدا ہوتی ہے ابتدا ہی سے اوس کے کانون مین
ایسی ہی باتین ڈالدیتی ہین مثلاً یہ کہ تو آستانہ (قسطنطیہ) جاویگی اور کسی پاشا کی
حرم مین داخل ہوگی تو ایسے رشتہ دارون کو نہ بھولنا اور اونکی دستگیری
اور امداد مین کوشش کرنا اور جب لڑکی کچھہ سمجھنے لگتی ہے تو قسطنطیہ کی تعریفون سے
اور اوس کی خالہ اور پھوپی کی خوشحالی سے جو قسطنطیہ مین موجود ہین اوس کے
کان بھر دئے جاتے ہین اس سے وہان جانے کا شوق اون کے دل مین جوش
مار جاتا ہے اور ابتدا ہی سے اپنے دل مین منصوبے باندہنے لگتی ہے کہ کب
وہان جائے اور اس سعادت موعودہ کو حاصل کرے اوس کے والدین کو
یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ہماری خوشحالی کا باعث
ہوگی اس لئے وہ دل سے اوس کے اہتمام مین کوشش کرتے ہین اور جب وہ سن
تمیز کے قریب پہونچتی ہے اور اپنی خوبصورتی کو سمجھنے لگتی ہے اور والدین سے
اوس کو شرم آنے لگتی ہے تو اپنی ہجولیوں سے فرحت حال اور آنیوالے
زمانہ کا تذکرہ کرتی رہتی ہے اگر اوس کی روانگی مین دیر ہوتی ہے تو وہ اس فکر سے
کہ شاید اوس سے والدین اوس کو قسطنطیہ نہ بھیجین مغموم رہتی ہے اور دبلی ہوتی
جاتی ہے - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ماں باپ اپنی لڑکی کو ایسے شہر
مین بھیجتے ہین جہان ایسے خواہشمند اوس کے منتظر ہوتے ہین جو اوس کو
جہیز کی تکلیف دیتے ہین نہ اخراجات کی اور خواستگار ہی ایسے کہ سونے
چاندی ہر قسم کے جڑاؤ زیور اوس پر نثار کرنے کو موجود ہین - لڑکی ایسے ماں باپ

حویلی واقارب سے جدا ہوتی ہے تاکہ جس بھلائی اور خوشحالی کی اون کو توقع ہے وہ ظاہر ہو وہ ایسے اطمینان اور جرات و ہمت کے ساتھ اون سے علیحدہ ہوتی ہے گویا زبان حال سے اون سے کہتی رہے (کہ میں اپنے شوہر تلاش کرنیکا بار تمپر نہین ڈالتی مین خود تلاش کرون گی اور تمہاری مہربانی اور عنایتین جس قدر میرے حال پر مبذول ہوئین اوس کا مین تمکو عوض پہونچاؤن گی) اور یہ اس بھروسے پر کہتی ہے کہ اوس کو کامل یقین ہے کہ وہ اپنے حسن خداداد کے سبب ایسا شوہر اور ثروت حاصل کر لیگی جسکی اوس کو آرزو ہے اور اگر اوسکے والدین اوس کو قسطنطنیہ نہین بہیجتے تو وہ اپنے خاندان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ اب میں اون لڑکیون کا ذکر کرتی ہوں جو کہ خوبصورت نہیں ہیں اور اون امیدوں سے جو خوبصورتون کو ہوتی ہین مایوس ہین اور اس بات پر مجبور ہو جاتی ہین کہ تمام عمر اپنے ملک میں رہکر محنت و مشقت میں بسر کریں۔ جب اون کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے (اونکے خطوط سے جو مثل اون کے زیادہ خوبصورت نہین ہین لیکن قسطنطنیہ مین رہتی ہین) اونکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس عیش و آرام مین بسر کرتی ہین اور محنت کی تکلیف سے کسطرح بچی ہوئی ہیں۔ اور پھر اوس کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس لڑکی نے اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کی اوس کے مالک نے اوسکی جس خدمت کے صلہ میں ایک مکان دے دیا ہے اور اوس کی جسم رہی ایک شخص سے اوس کا نکاح کر دیا اور جب اوس کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو اپنے حویلی واقارب کو اشارہ کے طور پر سلام بھیجتی ہین وہ اشارہ یہ ہے کہ انگلیو پر

سیاہی لگاکر خط کے حاشیہ پر ہاتہ کا نشان بنا دیتے ہیں اور یہ علامت بجائے
سلام کے خیال کیجاتی ہے - ان خطوط سے اون کے اقارب کو ظاہر ہوجاتا ہے
کہ وہ نکاح کے بعد اتنک اپنے مالک کی حمایت سے فائدہ اوٹہا رہی ہے - یہ
خبریں لڑکیوں کے دلونپر ایسا گہرا اثر کرتی ہیں کہ اون کو اپنے گہروں میں رہنا
(جبکہ وہ جوان ہوتی ہین) وبال ہوجاتا ہے اور اون کی آنکہون کے سامنے
تیرگی چہا جاتی ہے دیہاتی کہانا جو اون کی زبانوں کو اِتنک مزہ دیتا تہا اون کو
برا معلوم ہونے لگتا ہے محبت و شفقت سے جس کی وہ اتنک عادی رہی ہین
جان چرانے لگتی ہیں اون کے دلون مین یہ باتین جب جم جاتی ہین تو اون کو کام کی
طرف رغبت نہین رہتی اور کاہلی اور سستی پیدا ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے
وہ اپنے ماں باپ کی نظروں مین حقیر ہونے لگتی ہیں - اور وہ ایسی ایسی باتین
کہتی ہیں کہ جو اون کے کانوں کو بہلی نہیں معلوم ہوتین مثلاً یہ کہ روٹی بدون
نکاح کے نہین مل سکتی وغیرہ وغیرہ ایسے کلمات سے اون کو سخت ندامت ہوتی اور
ہر ایک اپنے دل مین کہتی ہے سخت مشکل ہے کہ پہلے کہیتی کرو پہر اوس کو پانی دو پہر
کاٹو پہر پکاؤ اور یہ سب دقتین محض اوس کے لئے بہگتو کہ ایک روٹی کا ٹکڑا
میسر ہو اگر میں قسطنطنیہ جاؤن تو کسی افندیہ یا ترکی بیگم کی مصاحبت مین
ہوجاؤن گی جہاں مجھکو پکا پکایا کہانا ملیگا اور اوس کے معاوضہ مین مجھسے
سوائے گہر کے کاروبار کے اور کوئی خدمت نہین لیجاویگی اور اگر بیوہ
ہوجاؤن تو اپنے گہر کا انتظام خود کرون گی اس جگہ ان سب محنتوں کا کوئی پہل

مجھکو نہیں ملتا آفندیہ کی خدمت کرنیسے یقیناً مین اپنی خدمت کا کافی صلہ حاصل کر سکتی ہوں جب مین آزاد ہو جاؤنگی تو اب سے لئے خویشیں خدمتیں رکھ سکونگی اور اسوقت مین گھر کی مالکہ ہو جاؤن گی - ان خیالات کی بنا پر قسطنطنیہ جانے کی خواہش اون کے دلوںمیں بیٹھ جاتی ہے اور وہ اوسکو اپنی والدین کے شفقت و عنایت پر چھوڑ دیتی ہے اور امید بھری نظروں سے اون کی طرف دیکھتی رہتی ہے - اگرچہ یہ حالت قابل تعریف کے ہین لیکن قصہ کے طور پر مینے آپ سے عرض کردی ہے - اگر آپ خیالات کو جو چرکسی لڑکیون کے دلون مین پیدا ہو جاتے ہین حب وطن اور حب قوم کی مخالفت ہونیکی حیثیت سے نہ دیکھیں تو اوس کا اندازہ فرما سکتی ہین -

میم صاحبہ - بیگم صاحبہ آپنے باندی غلام کی ایسی تعریف کی جس سے ہر ایک کو غلام اور کنیز ہو جانیکی رغبت ہوتی ہے -

مؤلفہ - ہرگز نہیں غلامی کو اس درجہ پر تصور نکرنا چاہیئے اگر ایسا ہوگا تو اون کی خرید لینے والوں کے تعداد اون سے بہی کم ہو جاویگی - ہم دونون باتیں کرکے سنتے تہے اور راہبہ (عیسائیوں کی مین جو لوگ دنیا ترک کرکے گرجاؤں مین رہنے لگتی ہین اون مین مرد کو راہب اور عورت کو راہبہ کہتی ہین) اتبک کسی بات مین شریک نہین ہوئے تھے غالباً ان باتوں سے اوس پر کچھ اثر نہیں ہوا لیکن مین میم صاحبہ کی باتوں سے ہوشیار ہو گئی اور بیان کیا کہ جو امور کنیزون کے بارہ مین عرض کیئے گئے ہین

وہ شرعی احکام پر مبنی ہین اور اون عادات و افعال پر منحصر ہین جو تقاضاے انسانیت غلاموں کے ساتھہ برتے جاتے ہین ورنہ یہ ظاہر ہے کہ عالم مین بھلے اور برے دو نون قسم کے آدمی ہین جن لوگون کی طبیعت مین کجی ہوتی ہے وہ ہر قسم کے جائز امور کو تاویل کر کے اپنی طبیعت کے سانچہ مین ڈالکر اپنی خواہشات کے پورا کرنے کا ذریعہ بنا لیتے ہین اس بنا پر کلیتہ انکار نہین ہو سکتا کہ غلامی کے معاملہ مین بہی چند قسم کی برائیان پیدا ہو جاتی ہین۔ بعض لوگ ضرور ایسے ہونگے جو اپنی اولاد کو بغیر اون کی مرضی کے صرف لالچ مین اکر بیچڈالتے ہون اور یہان بہی بعض مالک ایسے ہین جو اپنی زرخرید کنیزون سے خلاف شرع بدسلوکی سے پیش آتے ہین اور چند سال اون سے خدمت لیکر اپنے نفع کے لئے دوسرون کے ہاتہہ بیچ دیتے ہین مگر یہ خدا کا شکر ہے کہ جو لوگ جامہ انسانیت سے باہر ہو کر اور مروت کے طریقہ کو چھوڑ کر شرعی احکام کو برے طور پر استعمال کر کے عار سے اوپر گوارا کرتے ہین اون کی تعداد اسقدر کم ہے کہ اونگلیون پر گنی جا سکتی ہے۔

میم صاحبہ۔ نے نہایت غور سے سنا اور اوس کو تسلیم کرنے کے بعد کہا کہ بعض جگہہ یورپ مین بہی اولاد اور مویشی کے ساتہہ خلاف برتاو کیا جاتا ہے غلامی پر جو اعتراض کئے جاتے ہین وہ یورپ مین مشہور ہین کتابین اونسے بہری ہوئی پڑی ہین ہر شخص کو اون سے واقفیت ہے لیکن جو حالات آپنے بیان کئے ہین وہ معلوم نہین تہے اس سے مین آپکی نہایت مشکور ہون مجھکو

ایک اور بات پوچھنی ہے وہ یہ کہ آپنے مہربانی سے اون امیدوں کو نہایت تفصیل سے بیان کیا جو سرکیشیہ کی لڑکیوں کے دلوں مین اپنے ماں باپ سے جدا ہونے کے وقت ہوتی ہین لیکن اون کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے جو خورد سال بچیوں کو ایسی عمر مین فروخت کر دیتی ہین کہ اون کو اپنے وطن قوم بلکہ عالم کی کسی چیز کے سمجھنے کی قابلیت نہین ہوتی۔

مولف - میم صاحبہ اون کی صرف یہی خواہش نہیں ہوتی کہ اون کی لڑکیاں کسی اور گھر کی مالک بنجائیں بلکہ اون کو یہ شوق ہوتا ہے کہ اونکی لڑکیاں تربیت اور علم کے زیور سے بہی آراستہ ہون جس سے عورت کی شان ومرتبہ زیادہ ہوجاتا ہے اور وہ اسی سے صاحبہ خانہ کا درجہ حاصل کرسکتی ہین یہ لوگ اپنی اولاد سے نہایت محبت رکھتی ہین اور اوس کو ہرگز اپنے پاس ذلت ومصیبت کی حالت مین رکھنا پسند نہین کرتے کیا آپ کو معلوم ہے کہ چھوٹی لڑکیون کو کون لوگ لیتے ہین۔

میم صاحبہ - اون کی بیع کا حال سنکر ایسی وحشت اور دہشت پیدا ہوئی کہ مجھکو بالکل یہ خیال نہیں رہا کہ مین یہ سوچون کہ کون لوگ خریدتے ہونگے۔

مولف - جو تفصیل مین بیان کرون گی اوس کے سننے سے ہی دہشت آپکو منع کریگی۔

میم صاحبہ - ہرگز نہیں مین ہمہ تن گوش ہوکر سنوں گی۔

مؤلف - بعض آدمی جنکی اولاد نہیں ہوتی اون کو لیکر بجائے اولاد کے تربیت کرتے ہین اور بعض خوبصورت لڑکیوں کو لیکر خاتون یعنی مالک خانہ بنانیکے لیئے تیار کرتے ہین اون کو قرآن شریف قرات سے پڑہاتے ہین اور لکھنا پڑہنا سکہاتے ہیں اور تعلیم و تربیت کرتے ہین جیسے کہ بڑے بڑے شہروں کی لڑکیوں تعلیم اور تربیت کیجاتی ہے علاوہ اس کے جن لڑکیون کی ہزار یا نسو اشرفی تک بکنے کی امید ہوتی ہے اون کے مالک اون کی تعلیم و تربیت اور تہذیب سکہانے مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہتے اکثر خاندان جو نکاح کرنے کے لیئے کنیزین خریدتے ہین وہ اہنین ہین سے خریدتے ہین اور بعض لوگ چہوٹی لڑکیوں کو اس لیئے لیتے ہین کہ وہ بڑی ہوکر اون کی اولاد کی زوجہ بنائی جائیں - اور بڑے بڑے خاندانون مین اس لیئے اون کو لیلیا جاتا ہے کہ اون کی اولاد کی خواصین اور سہیلیان ہوجائین - بڑے بڑے خاندانون کی ہر لڑکی کے ساتھہ ایک اوس کے ہم عمر ہوتی ہے اوس کے ساتھہ اوس کو تعلیم دیجاتی ہے اور اوس کے ساتھہ ہی وہ پرورش کیجاتی ہے اور جب اوس لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو عین شادی کے روز اوس کو آزاد کر دیا جاتا ہے یہ ظاہر ہے کہ جو لڑکی اسطرح پرورش کیجاویگی اور تعلیم و تربیت اوس کی عمدگی کے ساتھہ ہوگی تو وہ ضرور اس قابل ہوسکیگی کہ اوس کو اوس کی مرضی کے موافق شوہر ملسکے یہی اسباب ہین جو چہوٹے لڑکیوں کے فروخت کرنے پر آمادہ کرتے ہین چرکسی لوگ جب ایسے حسن سلوک پر نظر کرتے ہین تو اپنی اون لڑکیون کو فروخت کر دیتے ہیں جنکی مان

مرجاتی ہے پس گویا وہ اُنکو ایک ماں کی گود سے لیکر دوسری ماں کی گود مین دیدیتی ہین جو اون کی بھلائی مین سعی کرتی ہے اور اونکو سعادت کے اعلیٰ زینہ پر پہونچا دیتی ہے۔

مسیم صاحبہ۔ مین یہ بات نہین چھپا سکتی کہ ان بیانات اور حالات سے جو کہ آپنے بیان کئے ہین خیال ہوتا ہے کہ شاید مین ترکی ملک مین نہین آئی بلکہ غلطی سے کسی دوسرے ملک مین آ گئی۔

مؤلف۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فرنگستان کے رہنے والے جو قسطنطین آتے ہین سیدھے یوعلی کے ہوٹلوں میں چلے جاتے ہیں اور اوسی محلہ کے لوگون مین اپنا وقت صرف کرتے ہین اور صرف اونہین کے حالات اور عادات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں استنبول اور اسکندریہ اور اندرون بندرگاہ مین جہاں مسلمانون کی آبادی ہے سوائے راستہ اور گلیونکے اور کچھہ اونکے نظر سے نہیں گذرتا اور شہر کے ان دونوں حصوں کے طریق معاش کے اصول اور رسم و رواج اور عادات بالکل مختلف ہین ایک کو دوسرے سے کچھہ مناسبت ہی نہین ہے بلکہ اون مین ایک جگہ کی حالت کا دوسرے پر قیاس و اندازہ ہو ہی نہیں سکتا علاوہ اس کے مترجم جنکو وہ بطور راہبر کے ساتھہ لیتے ہیں اون کی معلومات بھی یوعلی ہی کی چار دیواری مین محدود ہوتی ہے اور اوسنے رسم و رواج اور معاشرت کے بارہ میں سوالات کئے جاتے ہیں تو جو اون کے دل مین آتا ہے بیان کر دیتی ہین اور صاف

یہ ہے کہ وہ اوس چیز کو بیان کرتے ہین جکا اون کو علم نہیں ہوتا اور سیاح لوگ اوسکو ٹہیک اور واقعی سمجھکر اپنے سفرنامون مین درج کردیتے ہین جسکو پڑھکر یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسے ملک کا ذکر کرتے ہین جس سے اون کو بہت کم واقفیت ہے اسی اثنا مین ایک حبشی کنیز آئی (جو لڑکپن سے بناو سنگار اور بانکپن کی شوقین ہے اور اس وقت بہی عمدہ لباس پہنے ہوئے ہے) بیم صاحبہ اوس کو دیکھکر تعجب سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے اس کا زیور خوبی اور عمدگی مین کنیز بانو سے بہی اچہا ہے۔

مولف۔ مینے کہا کہ یہ ایک کنیز ہے جسنے لڑکپن سے اسی گہر مین پرورش پائی ہے اور بہت عمدہ عمدہ کام کئے ہین جب اوس کے آزاد کرنے کا وقت آیا ہمنے آزاد کرنا چاہا لیکن اوس نے انکار کر دیا۔

بیم صاحبہ۔ کیون۔

مصنف۔ اوس نے بیان کیا کہ آزاد ہو کر اوس کو وہ آرام نہین ملسکتا جو اب حاصل ہے۔ لیکن ہمنے اوس کو تحریری اجازت دیدی ہے کہ جب اوس کا دل چاہے وہ خود اپنے آپ کو آزاد کر سکتی ہے۔ بیم صاحبہ نے حبشہ کو آواز دیکر بلوایا اور اپنے پاس بٹہلا کر میرے ذریعے سے اوس سے دریافت کیا کہ آزاد ہونے پر کیون راضی نہیں ہوتی ہین اوس کا جواب حسب ذیل بیم صاحبہ سے فرانسیسی زبان مین بیان کیا۔ مجکو آزادی سے کیا فائدہ میری مرضی کے موافق جب شوہر ملیگا تو مین خود اپنے آپ کو آزاد کرلونگی پہر بیم صاحبہ نے دریافت کیا کہ وہ کیسا

شوہر چاہتی ہے اوس نے بیان کیا کہ اوس کو ابتک ایسا شوہر نہین ملا جو ایسا ہی سامان خورد و نوش اور لباس دے سکے جیسا اس وقت یہان ملتا ہے اور جتنی محنت مین یہان ملتا ہے اور جتنی محنت یہان کرنی پڑتی ہے اوس سے زیادہ محنت نہ لے۔ اس اثنا رمین افطاری کی توپ چلی اور ہم سب اوٹھکر کہانے کے کمرہ میں جاکر دسترخوان پر بیٹھ گئین ہم صاحبہ نے افطاری کی کشتیوں کو نہایت غور سے دیکھکر کہا کہ ہمارے یہان بہی یہی عادت ہے کہ دسترخوان پر ہر قسم کے کہانے ہوتے ہین جو مقدمات طعام یا نقل وغیرہ کے نام سے موسوم ہوتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہان بہی ایسا ہی طریقہ ہوگا۔

مولفہ - ہان یہ عادت رمضان کے لئے مخصوص ہے اور یہ اتباع ہے اوس دسترخوان کا جو حضرت عیسے علیہ السلام پر نازل ہوا تہا رہبہ ابتک چپ بیٹھی تہی اوس نے ہماری کسی بات مین دخل نہین دیا تہا شاید وہ ان باتونکو زیادہ ضروری نہین سمجھتی تہی یہ جواب سنتے ہی میری طرف متوجہ ہوئی اور کہا۔

راہبہ - حضرت عیسے کا خوان کونسا ہے جسکی تم پیروی کرتے ہو۔

مولفہ - حواریون نے جسقدر معجزے حضرت عیسے کے دیکھے تھے وہ سب زمین میں پہیلے ہوئے اشیا سے تعلق رکہتی تہی اون کی خواہش ہوئی کہ کوئی معجزہ ایسا دیکہین جو زمین اور اوس کے متعلقات سے علیحدہ ہو اس لئے اونہون نے حضرت عیسی سے عرض کیا کہ کیا آپکا خدا ہمپر مائدہ یعنی خوان نازل کرسکتا ہے - حضرت عیسٰے نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہو اور پرہیزگاری اختیار کرو۔

حواریون نے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس مائدہ (دسترخوان) سے کہائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو جائے اور دل سے یقین کریں کہ آپ سچے ہیں حضرت عیسٰے نے دعا کی۔ رَبَّنَآ اَنزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ مائدہ کا قصہ قرآن شریف مین مفصل بیان ہوا ہے۔

راہبہ۔ کیا ایسا مائدہ بہی نازل ہوا ہے۔

مؤلف۔ ہان مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسٰے کی دعا پر فرشتے آسمان سے ایک خوان لیکر آئے جسپر خوان پوش ڈہکا ہوا تہا اور جب نازل ہوا تو اوسپر نیچے ریشمی کپڑا لپٹا ہوا تہا حضرت عیسٰی نے خدا کا شکر کرکے خوان پوش اوس پر سے اوٹہایا اور حواریون نے اپنی آنکہوں سے اوس کو دیکہا کہ اوس مین مختلف قسم کے کہانے تہے ان کہانون کی نوعیت اور شکل مین اختلاف ہے مشہور روایت یہ ہے کہ اوسمین روٹی مچہلی اور کچہہ ترکاریان کہین اور شہد اور پنیر وغیرہ تہی۔ ہم افطاری اسی طرح تیار کرتے ہین اور بعد افطاری کے شام کا کچہہ کہانا کہا لیتے ہیں اس کے بعد اوہوں نے ترکی کہانیکا ذکر کیا مرغ کے سینہ کا حلوہ اونکو نہایت پسند آیا اوسکی اوہوں نے تعریف کی اور کہا کہ یہ نہایت زود ہضم ہے۔ پہر روزون کی بحث شروع ہوئی اور جب اوس کو معلوم ہوا کہ روزہ مین صبح سے شام تک کہانا پینا نہیں ہوتا تو نہایت باریک الفاظ مین کہا کہ یہ عبادت بہت سخت ہے

اور وہ چاہتی تھی کہ مین اس کے سخت ہونیکا خود اقرار کرون لیکن مینے کہا
کہ خدا تعالی کی جس قدر الطاف اور مہربانیان ہمپر ہین اون کے مقابلہ مین کچھہ
سخت نہین۔ عیسائیون مین بھی ریاضتین اور مشقتین اس سے کم نہین۔ اور عیسائی
مرد اور عورتین جنکی تعداد کم نہین ہے تمام دنیاوی لذتون کو ترک کرکے اون ریاضتون
مین مصروف رہتی ہین۔ کیا اون کو یہ خیال نہین ہوتا کہ وہ ایسی تکلیفین برداشت
کر رہی ہین جس کی اونکو طاقت نہین پس اے عزیزہ آپ اس مین کیا کہتی ہین۔
راہبہ۔ خدا کے الطاف واحسان کے شکر مین جسقدر عبادت کیجاوے
تھوڑی ہے۔
مصنفہ۔ بیشک قرآن شریف مین راہبون کے حق مین وارد ہوا ہو
کہ مسلمانون کے سخت عداوت رکھنے والے یہودی اور مشرکین ہین اور قریب المحبت
وہ لوگ ہین جو اپنے کو نصاریٰ سے کہتے ہین اور یہ اس لئے کہ اون مین قسیسین
(علما) اور راہب (زاہد) ہین وہ غرور نہین کرتے اور قبول حق سے انکار
کرتے ہین کہانے سے فارغ ہوکر ہم دسترخوان سے اوٹھہ کر کمرہ مین گئین
اور وہان قہوہ پیکر تھوڑی دیر بعد گھر والون کے ساتھہ اور دونون میم صاحبان
کی گفتگو کا ترجمہ ایک دوسرے کو سمجہاتی رہین۔ پھر میم صاحبہ نے گھر کی چند
مستورات کے ساتھہ مکان کے کمرون اور حجرون وغیرہ مین سیر کے لئے
گئی اور مین بھی اون کے ساتھہ تھی ایک جگہ ایک عورت سر پر کپڑہ باندہے
نہایت ادب اور خلوص کے ساتھہ تفسیر مواکب پڑہ رہی تھی میم صاحبہ نے

میری طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ یہ سیدہ قرآن شریف پڑھ رہی ہے میں نے
کہا کہ قرآن شریف کی ترکی کی تفسیر پڑھتی ہے۔
راہبہ - جو آیتیں وہ پڑھتی ہے اون میں کیا بیان ہے۔ میں نے
پڑھنے والی سے پوچھا کہ آپ کونسی سورہ پڑھتی ہیں۔ اوس نے کہا سورہ عمران
راہبہ کو جب اوس کا جواب فرانسیسی زبان میں سمجھایا تو اوس نے دریافت کیا
کہ عمران سے تمہاری کیا مراد ہے۔
مصنفہ - عمران کے نام کی دو ہیں ایک حضرت موسے کے والد اور ایک
حضرت مریم کے والد اور دونوں بنی اسرائیل سے ہیں۔
راہبہ - جب عمران نے وفات پائی تو حنہ اوس کی زوجہ حاملہ
تہی اوس نے نذر کی جو لڑکا اوس کے پیدا ہوگا وہ اوس کو بیت المقدس کی خدمت
کے لئے پیش کریگی اس لئے کہ اوس وقت بنی اسرائیل میں یہ عام رواج تہا
کہ ہر اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے نذر کرتے تہے حنہ نے
بہی اس امید پر کہ اوس کے بیٹا ہوگا اوس کو بیت المقدس کی خدمت کے
لئے پیش کرنے کی نذر کر لی لیکن جب اوس کے لڑکی پیدا ہوئی اور اوس کا
نام مریم رکہا مریم کے معنی عبرانی زبان میں عابدہ کے ہیں حنہ لڑکا نہونے
کے سبب ملول تہی اوس نے خدائے تعالیٰ سے عرض کیا رَبِّ اِنِّی
وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ،، اے رب میں نے اوسکو لڑکی جنا ہے لیکن خدا تعالیٰ
نے - فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ اوس کو اچہی طرح قبول کیا اور عمدہ طور سے پرورش

[illegible] ان کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے پیش کیا [illegible] وسکی پرورش کرنیکی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ اونکے پیشوا و امیر کی لڑکی تہین [illegible] مگر اونمین نزاع شروع ہونے لگا اور اوس کے تصفیہ کے لئے قرعہ ڈالنا تجویز ہوا جو حضرت ذکریا کے نام پر نکلا حضرت ذکریا اون کی پرورش کے ذمہ دار ہوے اور ایک حجرہ بیت المقدس میں اون کے لئے خالی کرا دیا اسی حال مین حضرت مریم کو خدا کی طرف سے بشارت ہوئی کہ اون کے ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام حنا ہوگا - قرآن شریف میں ایک پوری سورۃ حضرت مریم کی طرف منسوب ہے جس کا نام سورہ مریم ہے اور اوسمیں یہ قصہ مفصل بیان ہوا ہے -

راہب - امید ہے کہ آپ مہربانی فرماکر اس سورہ کی تلاوت کرکے ہمکو سنا دینگے -

مؤلف - سورہ مریم کو کھولا گیا اور جو آیات حضرت ذکریا اور حضرت مریم کے متعلق تہین مع تفسیر پڑہی گئی مین نے اوس کا ترجمہ فرانسیسی زبان مین کرکے اوس کو سمجھایا کہ حضرت مریم نے جبرئیل کو آدمی کی شکل میں دیکھا کہ اونہون نے اون کی قمیص یعنی کرتہ کے گریبان میں روح کو پہونک دیا اور یہ بہی مفصل بیان کیا کہ جب حضرت مریم کو وضع حمل کی علامتین محسوس ہوئین تو ایک کہجور کے درخت کے نیچے گئین اور کہا کہ مین کسطرح اپنی قوم کو منہ دکہاؤن گی کیا اچہا ہوتا کہ مین اس سے پہلے مر کر نسیاً منسیاً ہو جاتی اور کس

طرح جبریل علیہ السلام نے آکر اون کی دلداری کی اور کس طرح حضرت عیسیٰ نے گہوارہ مین کلام کیا اور مینے اس بیان کو جو قرآن شریف اور تفسیرون سے ماخوذ تہا ختم نہین کیا تہا کہ راہب کے چہرہ سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس پر اوسکا بڑا اثر ہوا اوس نے کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ مین نے اوس کا جواب حسب ذیل دیا۔

بیشک ہمارے نزدیک جو شخص یہ اعتقاد نرکہے وہ کافر ہے ہم تمام انبیا کو برابر سمجہتے ہین لیکن یہ جانتے ہین کہ اون مین محمد و عیسےٰ و موسےٰ ابراہیم نوح و آدم علیہم الصلواۃ والسلام اون سب مین افضل ہین جس خدا نے حضرت آدم کو خاک سے پیدا کیا ہے کیسکو شبہ نہین ہوسکتا کہ وہ کسی کو بغیر باپ کے پیدا کرنے پر قادر نہو یہ امر عقل یا حکمت کی رو سے بعید نہین۔

راہب۔ کیا تم انجیل شریف کا بہی اعتقاد رکہتے ہو۔

مصنف۔ ہان ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے جس کا نام انجیل ہے اور انجیل کا ذکر چند جگہ قرآن شریف مین بالتصریح وارد ہوا ہے قرآن شریف مین بعض اون چیزون کا بہی ذکر ہے کہ جو انجیل شریف مین مندرج ہین اور قرآن شریف مین آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بشارت دی ہے کہ میری

بعد ایک نبی آوے گا جسکا نام احمد ہوگا،،
راہب۔ اس کے کیا معنی ہین مینے ایسی کوئی روایت نہیں دیکھی۔
مصنف۔ آپ انجیل یوحنا کی چودھوی پندرہوین سولہوین فصل دیکھئے یہ کہکر مین فرانسیسی انجیل کا نسخہ کتب خانہ مین سے لائی اور یہ تینوں فصلین نکالکر ۱۶ - ۱۹ - آیت چودہوین فصل کی اور ۱ - ۷ - ۸ - ۹ ۱ - ۱۳ - ۱۴ - آیت سولہوین فصل کے جو حضرت عیسیٰ کے بعد ایک نبی کے آنیکی متعلق تھے پڑھکر سنائیں۔
راہب۔ ان آیات مین حضرت عیسیٰ کے بعد کسی نبی کے آنیکی بشارت نہیں پائی جاتی کیسے والوں نے اس کے جو معنی بیان کئے ہیں وہ اوس کے خلاف ہے جو آپ نے لگائے ہین۔ اور انجیل یوحنا ایسی مشکل ہے کہ ہر شخص اوس کو سمجھ نہیں سکتا۔
مصنف۔ ہاں انجیل یوحنا کو اچھے طور پر سمجھنا مشکل ہے لیکن بہرحال آیات کے پڑھنے سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد ایک اور نبی آویگا
راہب جس شخص کی آمد کی بشارت دیگئی ہے اوس کا ذکر یونانی انجیل مین (بارقلیط) کے نام سے آیا ہے اوس کے معنی ہین معزی (معظم) کے۔
مؤلف۔ ہمارا خیال ہے کہ بارقلیط لفظ پرقلیت سے بنایا گیا ہے
راہب۔ مین نے پرقلیت کا لفظ کبھی نہیں سنا۔
مؤلف۔ مین نے اوس کو فرانسیسی کتابوں مین دیکھا ہے کتب خانہ سے

مترجم قاز میرسکی کا فرانسیسی ترجمہ کلام مجید کالاؤ اور سورہ صف کی چھٹی آیت پڑھ کرسنائی اور اوس کے حاشیہ کی طرف جو حرف بحرف ذیل مین درج ہے اشارہ کیا مسلمانون مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اسماء مبارک بمنزلہ لغت یا صفت کے ہین جنکی تعداد قریب ننو کے ہے منجملہ اون اسماء مبارک کے۔ احمد - معظم - مصطفےٰ - مختار - محمود - بجل وغیرہ ہیں - ہومیت کا لفظ جو ہماری زبان مین اکثر استعمال کیا جاتا ہے وہ محمد اسمٰعیل سے لیا گیا ہے اور یہ لفظ احمد کے مادہ سے لیا گیا ہے اور لفظ احمد مارقلیط (معظم) کے مشابہ ہے جو یونانی زبان مین بولا جاتا ہے مسلمان دعوے کرتے ہین کہ حضرت یسوع مسیح نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکا وعدہ کیا ہے لفظ بریکلیتوس سے (انجیل یوحنا فصل ۱۶ - آیت ۱۱) اور بارقلیط مارا کلیتوس ہے جو نزول روح القدس سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ تحریف ہے لفظ بریکلیتوس کے جو ضعیف الایمان عیسائیون نے کہا ہے۔

مسیح صاحب - ان دونون نے اس مذہبی بحث کو بہت طول دیدیا ہے اس قسم کے مباحث کے نتیجے آخرت مین ملتے ہین۔

مؤلف - بیشک وبے شبہ ہمکو اس سے بالکل کوئی خوف وخطر نہین ہے ہمارے سردار اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ایسا کردیا ہے کہ وہ تمام انبیاء سابقین کو جانتی ہے اور اون کی تصدیق کرتی ہے اسلیئے اون سبکی توجہ اور شفاعت کو اپنی طرف مائل کرلیا ہے

اِس وقت موذن نے عشا کی اذان دی اور گہر کی سب عورتین تراویح ادا کرنیکو لئے اونہین ان وونون نے اون کے جانیکا سبب دریافت کیا مین سے اون کو سمجہایا کہ وہ نماز پڑہنے جاتی ہین جو رمضان شریف کے لئے مخصوص ہے۔

مسیز صاحبہ ۔ کیا تم اس نماز کے ادا کرنیکے واسطے نہین جاتین۔

مولفہ ۔ ہماتون کی خاطر تواضع میرے متعلق ہے مین اس نماز کو بعد مین ادا کرون گی۔

مسیز صاحبہ ۔ کیا ہم حاضر ہوکر اس عبادت کو دیکہ سکتے ہین۔

مولفہ ۔ اگر آپکو شوق ہو اور یہ تکلیف گوارا کرو تو کچہ ہرج نہین ہمارے نزدیک ایسی عباد تون کے دیکہنے کی ممانعت نہین اور اسلام ظاہر اور عیان نظر کے سامنے ہے اونہون نے کہا کہ ہم نہایت ممنون ہونگے مینے کہا کہ بسم اللہ تشریف لیچلیئے عورتون کی جماعت مین جو مردون سے الگ تہی مین اونکو لے گئی اور یہان ٹہر کر اونہون نے اون عورتون کو جو جماعت کی نماز پڑہتی تہین دیکہنا شروع کیا اور ہر سلام کے بعد جو سورہ اخلاص پڑہی جاتی تہی اوس کے معنی اونہون نے دریافت کئے جب مین نے بیان کئے تو میڈم ف نے کہا سورہ اخلاص کا پڑہنا نہایت قابل قدر ہے اس کے معانی مین نہایت عظمت و خوبی پائی جاتی ہے تراویح کے ختم ہونے پر سورہ اخلاص کے بعد آیت شریف ۔ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ۔ پڑہکر سب نے دعا کے لئے ہاتہ

اوٹھائے ہمانون دریافت کیا کہ اوہون نے کیا پڑہا ہے۔
مینے کہا یہ قرآن شریف کی آیت ہے جسمین حواریون کا کلام نقل کیا
گیا ہے اوس کے معنی یہ ہین کہ "اے ہمارے رب ایمان لائے ہم اوس
کتاب پر جو تونے نازل فرمائی اور رسول (حضرت عیسیٰ) کی پیروی
اختیار کی - پس ہمکو شاہدون (گواہون) مین لکھدے "۔ رمضان شریف
مین تراویح کے بعد یہ آیت اکثر پڑہی جاتی ہے۔
راہب نے کہا آپ حواریون کے بارہ مین کیا کہتے ہین۔
مولف - ہم جانتے ہین کہ یہ حضرت عیسیٰ کے خاص اصحاب
مین سے تھے۔
راہب - حضرت عیسیٰ کو آپ خدا کا بیٹا کہتے ہین۔
مولف - ہرگز نہین وہ اللہ کے بندے اور اکابر انبیا
مین سے ہین۔
راہب - کیا آپ کا اعتقاد نہین کہ وہ بدون باپ کے
پیدا ہوئے۔
مولف - بیشک مین نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا تعالیٰ نے معجزہ کے طور پر بغیر باپ کے پیدا کیا ہے اور حضرت آدم کو
خاک سے بدون ماں اور باپ کے پیدا کیا ہے اور انجیل لوقا کی تیسری فصل کے
آخر آیتہ مین اون کی شان مین بھی ابن اللہ وارد ہوا ہے توراۃ مین ہابیل و قابیل کے

واقعہ کے بند ذکر ہے کہ آدم کی اولاد دو فرقون مین منقسم ہوگئی۔ ایک فرقہ ابناء اللہ ہے اور دوسرا ابناء الشیاطین۔ اگر مدون باپ کے پیدا ہونا اس کا مقتضی ہو کہ خدائے تعالےٰ اون کا باپ ہے۔ ضرور ہوگا کہ اونکی ماکا بھی پتہ لگایا جاوے۔ اگر کہا جاوے کہ وہ فرشتہ تہا تو بیہودہ لوگون کے باطل عقاید مین جا پڑتے ہین جس سے شریعتون نے ممانعت کی ہے اور حضرت موسے کی شریعت مین بھی اللہ کے لفظ کو باپ کے لفظ کے ساتھ مین تعبیر کیا جاتا تہا مومنون اور متقیون کو ابناء اللہ کہا جاتا تہا۔ ہر مذہب مین اس قسم کے مجازی استعارات ضرور ہوتے ہین۔ ابن اللہ کا لفظ بھی اسی زمرہ مین داخل تہا لیکن اوس کی وجہہ سے ایسا ابہام ہوا کہ حقیقی اُبوّت اور بنوت کی تفتیش ہونے لگی اس لئے ان تعبرات کا استعمال شریعت اسلامی مین ممنوع ہوگیا ہم بھی کعبہ شریف کو بیت اللہ کہتے ہین یعنے وہ گھر جو اللہ کے نزدیک معزز محترم ہے۔ اس سے یہ نہین پایا جاتا کہ حقیقت مین اللہ کا کوئی گھر ہے اس لئے کہ اوس کے شان اس سے برتر ہے کہ اوسکے لئے کوئی مکان ہو اور ایسا ہی ہمارے ہان ید اللہ (اللہ کا ہاتہہ) بولا جاتا ہے اور اوس سے قدرت خدا مراد ہوتی ہے اس لئے کہ باری تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے۔

راہب - کیا آپکا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ سولی کے بعد آسمان پہ چلے گئے

مؤلف - ہم اونکے آسمان پر جانیکے معتقد ہین مگر سولی دئے جانیکے معتقد نہیں۔

راہب - یہ تعجب کی بات ہے کہ یہودی کہتے ہین ہمنے حضرت عیسیٰ کو سولی دیا اور ہم (عیسائی) کہتے ہین کہ اونہون نے سولی دیا۔ تعجب اور غور کے قابل ہے کہ چھہ سو برس بعد ایک مذہب جاری ہو جو دونون کو جھوٹا بتائے۔

مولف - اس مسئلہ مین عیسائیون کی کوئی ایسی روایت نہین ہے جس کا سلسلہ بیچ مین منقطع نہو اور اصل واقعہ تک پورا پہونچ جاوے - اونہون نے اوسیکو قبول کر لیا ہے جو یہودیون نے بیان کیا اس حالت مین اسلام کسی عیسائی روایت کی جرح نہین کرتا بلکہ یہودیون کی جرح کرتا ہے - یہ معلوم ہے کہ یہودیون نے رات مین حضرت عیسیٰ کو ایک گہر مین سے پکڑا۔ حوارین اسی جگہ سے متفرق ہو گئے اور اگر ایک اون مین سے پیچھے گیا بہی تو وہ دور دور رہا اور جب اون کو قید خانہ مین داخل کر دیا گیا۔ اوس نے بہی فوراً اپنا راستہ لیا۔ اب کسکو خبر ہے کہ داخل ہونے والے پر کیا گذری اور اس روز اور بہی چند آدمی تھے جنکے بانکو کر دینے کا حکم دیا گیا تہا۔ اندہیرے کی زیادتی کے سبب یہودیون کا گمان ہوا کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ کو سولی دیا حالانکہ اونہون نے اوس شخص کو سولی دیا جو اون کے مشابہ ہو گیا تہا اور اون کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر اوٹہا لیا پس یہی حق ہے جو ہمکو پہونچا ہے۔

اِس وقت نماز ختم ہوگئی اور حسب عادت کھجورین یا چھوارے تقسیم کیئے گئے اور ایک دوسرے کو محبت آمیز الفاظ سے رخصت کرنی لگی۔ ایسی صاحبہ نے ظاہر کیا کہ اون کو پوری معلومات جو اون کے سفر کے لایق ہے حاصل ہوگئی اور جدید معلومات کا کافی ذخیرہ انکو ملگیا ہے پہر ہمارا شکریہ ادا کیا اور جو عزت اور خاطر تواضع اون کی کی گئی تہی اوس کی نہایت تعریف کی۔ راہبہ نے بہی اون کے ساتھ ہمارا شکریہ ادا کیا اور ہمارے برتاؤ اور اوس واقفیت سے جو اونکو ہمارے ملنے سے حاصل ہوئی خوشی اور ممنونیت ظاہر کرکے دونون عمدہ طور سے رخصت ہوکر ممنون و مشکور چلی گئیں۔

ملاقات دوم

اس سے ایک ہفتہ بعد مجکو ایک لفافہ ملا جب اوس کو کہولا اوسمین بند خط اور ایک ملاقات کا رقعہ (وزٹنگ کارڈ) تہا رقعہ مین تحریر یہ تہا کہ وہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ اون کو ہمارے گہر مین آنے کی اجازت ہوگی یا نہین اور اگر اجازت ہو تو کس وقت آنے مین آسانی ہوگی لیکن اوس مین لکہنے والے کا نام درج نہین تہا خط کو کہولنے سے معلوم ہوا کہ وہ ایک بڑی سیاح عورت کا خط ہے جو سال گذشتہ مین

قسطنطنیہ آئی اور ہمارے گھر آکر مجھسے ملی تہی - اس خط مین اوس ملاقات کا
ذکر کرکے لکہا تہا کہ مادام ر - اور اوس کی جیبہ ہے کہ جو اپنے شوہر کے
ساتہ قسطنطنیہ جانے کا ارادہ رکہتی ہے اور اوس کو ترکی خاتونوں سے
ملنے کا نہایت شوق ہے چونکہ مین پہلے قسطنطنیہ ہو آئی ہون مجھسے وہان
کے حالات دریافت کئے اور یہ خواہش کی کہ کوئی ایسا واسطہ ہو
جس سے یہ مقصد حاصل ہو یہ ایسی عالمہ اور فاضلہ ہے جس سے ملکر
آپکی طبیعت خوش ہوگی اس لئے اوس نے اس کو ہمارے گھر مین آنیکی
ہدایت کی ہے اور اوس کو قوی امید ہے کہ مادام ر - کو اس بارہ -
(ملاقات) مین پوری آزادی دیجاویگی اس نے پہر لکہا ہے کہ اگرچہ مادام ر -
حسب و نسب کے لحاظ سے انگریزن ہے لیکن وہ چند زبانین جانتی
فرانسیسی زبان ہی مثل انگریزی جانتی ہے اس سے باتین کرنے مین آپکو کچہہ دقت نہوگی آخر مین لکہا
ہے کہ مادام ر بلا مبالغہ اس قابل ہے کہ اوس کو فیلسوفہ کہا جاوے -
خط لانیوالا اتنک جواب کا منتظر تہا اوس سے کہا گیا کہ مادام کو اطلاع دیکہ
آپ کل تشریف لائین اور افطاری مین شریک ہوکر ہمکو ممنون فرمائین
اگلے روز جیسا دستور ہے کہ رمضان شریف مین ایک دوسرے
کے ہان ملنے جاتی ہین خاندان کی چند مستورات تشریف لائین اور
قبل [illegible] کے کنیز نے آکر بیان کیا کہ باہر سے خبر دیگئی ہے کہ میم صاحبہ

[illegible] - ملک تریف و دیگر ممالک ترکی میں عرب سے لیکر وقت [illegible] سمجھے ہیں لیس [illegible] اسکے عصر کا وقت ہوا ہے ١٢

تشریف لائین اور مکان مین داخل ہوا چاہتی ہین یہ سنتے ہی مین فوراً استقبال کے لئے گئی خط کے دیکہنے سے خیال ہوتا تہا کہ وہ ایک سن اور افسردہ دل عالمہ ہو گی لیکن وہ ایک نازک اندام خوبصورت عورت تہی جس کی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہوگی اور نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئی تہی ور اس لباس کے مناسب ایک قیمتی عمدہ گرم کپڑا اوسکے شانون پر پڑا تہا جو بڑے بڑے جلسون کے قابل تہا - مین نے یورپین دستور کے موافق اوس کپڑیکو اوس کے سر سے لے لیا تو اوسکی خوبصورت گوندہے ہوئے بال جنکا جوڑہ سر کے اوپر بندہا ہوا تہا کہل گئے اون کے دیکہنے سے معلوم ہوتا تہا کہ کسی بڑی اوستاد مشاطہ نے اونکو درست کیا ہے -

جس خط کا مین پہلے اشارہ کرائی ہون اوس کے مضمون سے خیال ہوتا تہا کہ مین جس فیلسوفہ (عالمہ) عورت سے دار السعادت (قسطنطنیہ) مین ملون گی ضرور ہے کہ وہ سن رسیدہ ہو گی اور بناؤ سنگار اور عمدگی لباس کا اوس کو زیادہ خیال نہو گا - لیکن جب مین مادام سے ملی تو معلوم ہوا کہ وہ ایسی جاہل عورتوں مین سے نہین ہے جنکے بال جلکی پہیے سفید ہو گئے ہون اوسنے زمانہ طفولیت سے اپنے والد سے جو بڑے اوستاد کامل اور علوم کے فدائیون مین سے ہین - علوم و فنون حاصل کئے اور جب سے اس نے ہوش سنبہالا ہے علم و آداب حاصل کرنے مین ہمہ تن مصروف ہے

اپنی تیس سال کی عمر کا زیادہ حصہ اسمین صرف کیا ہے اور اب علم و تہذیب کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ گئی - اوس کی تحقیق و تفتیش کی کوشش اور واقفیت اور موجودات عالم کی اطلاع پانے کی خواہش سے مجکو ثابت ہو گیا کہ وہ علوم و معرفت کے اوس درجہ کو نہین پہونچی جس کی وہ خواہش رکھتی ہے اور جو کمال اوسنے حاصل کرلیا ہے اوس کو نہایت کم خیال کرتی ہے اوس کے بال جو اتنک سیاہ ہین دہوپ مین سفید نہین ہوئے - اور یہ ممکن نہین کہ وہ بیکاری اور کاہلی سے اپنے اوقات کا خون کرے - بلکہ اپنی عمر کا باقی حصہ بہی علوم و فنون کے حاصل کرنے مین صرف کریگی جیساکہ اسوقت تک اوسنے کیا ہے - پس وہ اس لایق ہے کہ اوس کو فاضلہ کہا جاوے اوس کا بناؤ سنگار کرنا اور عمدہ لباس پہننا اور بال وغیرہ آراستہ رکھنا صرف اس لئے ہے کہ اپنی عزت اور بزرگی اور درجہ کو اپنے ہم سروں مین قایم رکھی اور اوس کی ثروت کی وجہ سے معترضین کو بخل اور خست کی تہمت لگانیکا موقعہ نہو - تعجب یہ ہے کہ اسے حسن و جمال کا اوسکو کچھہ بہی غرور نہین گویا وہ اپنی پاکیزہ صورت اور حسن اخلاق سے واقف ہی نہین نہ اوس پر نظر کرتی ہے اور نہ اوس کا کوئی اہتمام رکھتی ہے - ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس حسینہ و جمیلہ عورت نے جو علوم مین پیری ہوئی اور اوس کی محبت مین ڈوبی

ہوئی ہے اور جس کے دل مین سوائے علوم کے اور کسی چیز کی
گنجایش ہی ہین ہے اوس شخص سے شادی کی تہی جو اوس کے
باپ کی عمر ہے صرف اس لئے کہ وہ اوس کے علم وفضل کیوجہ سے اوسپر
فریفتہ ہوگئی اور یہ عالم شخص نہایت دولتمند تہا اس لیئے اوس کو علوم حاصل
کرنے اور موجودات عالم سے واقفیت پیدا کرنی کی قدرت تہی ہوگئی
اور اوس کی یہ خواہش تہی کہ جسطرح علوم وفنون کے ذوق سے اوس کی
قوت مدرکہ کو لطف حاصل ہوتا ہے اسیطرح تماشا گاہ عالم کی سیر و
تفریح سے قوہ نظر کو بہی بہرہ مند کرے اس لئے اوس نے تمام دنیا مین
سفر کرنا شروع کیا۔

ان بیم صاحب کے ساتہ ایک نہایت خوبصورت پنکہا تہا جو اونہون
نے چاور سے لکر ساتہ کنیز کی سپرد کر دیا تہا۔ یہ پنکہا نہایت قیمتی ہے
جیسا اکثر لیڈیان نہ ہوا کرنیکے لئے نہین بلکہ محض آرایش اور دکہاوے
کے لئے وضعداری (فیشن) کے طور پر اپنے ساتہ رکہتی ہین تاکہ اوسکی
بیشی قیمت ہونے کو ظاہر کرین۔ اگرچہ ہوا گرم تہا اور اوس کے ساتہ
لینے کی ضرورت تہی چونکہ اس تبکو اسقدر گرمی نہین تہی کہ پنکہ کی ضرورت
ہو بیم صاحبہ نے اوس کو ساتہ رکہنا پسند نہین کیا اور صحن مین داخل
ہوتے وقت کنیز کو دیدیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فخر کے
لئے اوس کو اپنے ساتہ نہین رکہتی بلکہ محض اپنے مرتبہ اور شان اور درجہ کو

قایم رکھنے کے لئے حاصل ہے کہ یہ خلق مجسم جانتی ہی ہنین کہ غرور کس کو کہتے ہیں اور بڑائی اور تکبر اوس کے پاس تک نہین آیا تواضع اور محبت کے آثار اوس سے ظاہر ہوتے تھے اور ایسی نرم اور لطیف آواز سے بولتی تھی کہ اوس کی باتین دل مین میٹھی جاتی تھی اور اوس کے بال ایسے نفیس تھے کہ انگریزون مین کم ہوتے ہین اور اوس کی کنجی اور رسیلی آنکھین اوسکی خوبصورتی کے لئے اور ہی سونے پر سہاگہ ہوگئی تھیں اوس کا لباس جیسا کہ مینے پہلے بیان کیا ہے نہایت اعلیٰ قسم کا لیکن بالکل سادہ تھا نہ کسی قسم کے پھول وغیرہ سے آراستہ تھا نہ کلابتون سے جس سے اوس کی تمکنت اور کمال کا پتہ پلتا تھا جب اوس نے اوپر سے گرم کپڑا جو اوڑھے ہوئے تھی اور چادر اوتارے مینے کہا۔

مؤلفہ۔ میم صاحبہ ہماری صحبت مردون سے خالی ہوتی ہے اس لئے میں اپنا نازو آپ کے سامنے پیش کرتی ہون امید ہے کہ آپ ازراہ کرم اوس کو قبول فرمائینگے۔

میم صاحبہ۔ مین آپکے حسن اخلاق کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ کیا مجکو ایسی بزرگ بی بی سے ملنے کا شرف حاصل نہین ہوا جسکے میرے حبیب باوامرح۔ نے تعریف کی ہو۔

مؤلفہ۔ مہمان کی خاطر تواضع کرنا مجپر فرض ہے اس شکریہ کے ظاہر کرنیکی جیسا کہ اپنی مہربانی سے کیا ہے ضرورت نہین۔ یہ صرف

لیڈی ح کا احسان ہے جو اونہون نے مجھپر کیا ہے -
مینے میم صاحب کو صحن تک لیجاکر صاحبخانہ اور جملہ خویش واقارب مستورات سے
جو وہان موجود تہین علیحدہ علیحدہ ملایا - گہر اور کنبہ والیون سے میم صاحبہ
کے سلام شوق کا ترجمہ بیان کیا اور اونمین سے ہر ایک کا شکریہ اونکے
بیان کیا - میم صاحبہ کے لئے قہوہ لایا گیا اونہون نے پوری ایک
پیالی پی اور کہا کہ مجھکو قہوہ کی عادت نہین ہے لیکن مین نے ایسا مزیدار
قہوہ اب تک نہین پیا تہا اس لئے پوری پیالی پی گئی - مین نے اون سے
کہا کہ ترک قہوہ کو ایک خاص طریقہ سے پکاتے ہین جو فرنگی طرز سے
بالکل جدا ہے اور اُس کے پکانے کا طریقہ اونکو بتایا اور یہ بہی بتایا کہ بن کا
قہوہ جس قدر سمندر کے راستہ سے جاتا ہے اوسیقدر اُس کی
مزہ مین فرق آجاتا ہے - یہ قہوہ یمن کے بُن کا ہے جسکو عرب غزہ
شام مین لائے اور وہان سے یہان آیا پس یہ صرف بیروت سے
قسطنطنیہ تک سمندر سے گذرا ہے اس لئے اور قہوون سے اچہا
ہے میم صاحبہ نے پوچہا کہ مستورات جو یہان موجود ہین اونکا ارادہ
اُنکو یہان رہنے کا ہے یا نہین مین نے کہا اون مین سے اکثر کے
مکانات خلیج یعنی سمندر کے کنارہ پر ہین چاندنی رات مین وہ اپنے
گہر چلی جائینگے آج چودہوین رات ہے مین نے افطاری کی دعوت کے
لئے اسواسطے اسکو پسند کیا کہ وہ ماہ کامل کی چاندنی کی سیر سے

لطف اور فائدہ اوٹھاہین۔

میم صاحبہ نے کہا کہ مجکو ترک خاندان کی عورتون سے ملنے کا اشتیاق تہا آج کئے خاندان کے عورتون سے ملکر مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوئی مین ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہون کہ اوہنون نے آجکی رات کو یہان کی افطاری کے لئے پسند کیا اور مجھکو اون کی ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

میم صاحبہ کے کلام کا پورا ترجمہ مین نے اون سب سے بیان کیا اور اون کے کلام کا ترجمہ۔ میم صاحبہ سے بیان کیا کہ اونکو بھی آپ سے ملکر ایسی ہی خوشی ہوئی جیسی کہ آپکو اون کے سے ملکر مینے اون سے کہا کہ ان سبکو آپ کے حسن وجمال سے کمال حیرت ہے اور وہ اسی پر قانع نہین ہین۔ کہ آپ کا شکریہ ہی ادا کر دیا جاوے بلکہ اون کو اس کا نہایت افسوس ہے کہ وہ آپ کی زبان نہین سمجھتین۔ غرضکہ ترجمہ کے ذریعہ سے مین نے ایک کے کلام دوسرے کو سمجھا کر ان عورتون مین اور میم صاحبہ مین محبت پیدا کر دی۔ باوجودیکہ انکو قسطنطنیہ مین آئے ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ نہین ہوا لیکن اوہنون نے ایک گھنٹہ ترکی زبان سیکہنے کی لئے خاص کر دیا ہے اور بہت سے مفرد الفاظ یاد کر لئے ہین اور جب مین مستورات مذکورہ کے کلام کا ترجمہ کرتی تہی تو کبہی کبہی ہان یا نہیں سے اشارہ کرتی تہی کہ وہ بعض کلمات سمجھتی ہے اور بہ جو بات اوس کی

سمجھہ مین نہین آتی تہی مین اوس کا ترجمہ کرتی تہی جس قدر لفظ اوس نے ایک ہفتہ مین سیکہے تہے وہ سب اوس کے حافظہ مین موجود اور اسقدر تھے جس سے تعجب ہوتا تہا اوس نے مجھسے ظاہر کیا کہ وہ وطن جاکر بہی ترکی زبان کی تعلیم اور مطالعہ کو جاری رکھیگی - اور جو لفظ اوسنے سیکھے تہے اون کو عمدہ لہجہ مین ادا کرتی تہی جس سے اوس کی طبیعت کی قابلیت کا اندازہ ہو سکتا تہا اور باوجودیکہ وہ ایک انگریزی نسل کی عورت تہی اور اسی ملک مین اوس نے پرورش پائی تہی لیکن فرانسیسی زبان ایسی بولتی تہی جیسے پیرس کی رہنے والیان بولتی ہین - جب سے میم صاحبہ مکان مین آئی تہین اون سب عورتون کی طرف جو یہان موجود تھین نہایت غور سے دیکھتی تہین کبہی ایک کو دیکھتی تہی کبہی دوسرے کو احمقانہ طرز سے نہین بلکہ نہایت دقیق اور گہری نظر سے دیکھتی تہی میرا خیال تہا کہ وہ ترکی عورتون کے لباس اور طریقہ آرایش دستکار کو دیکھتی ہے کچہہ دیر بعد اوس نے بولنا چھوڑ دیا اور پوری توجہ اور کمال غور سے ایک ایک کی طرف دیکھنا شروع کیا تہوڑی دیر کے بعد اوس کے چہرہ پر فکر کے آثار معلوم ہوئے جیسا کہ اکثر اوس پر ظاہر ہوتے ہین جو کسی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہو اور وہ اوسے حاصل نہو تہوڑی دیر تک وہ فکر مین رہی اور پہر اوس کے روشن لبون نے جو کچہہ اوس کے دل مین تہا ظاہر کر دیا یعنی میری طرف متوجہ ہو کر کہا -

مین نے اسوقت اپنی پوری قوت اس مین صرف کی کہ جس امر کو
مین معلوم کرنا چاہتی ہون وہ ظاہر ہوجاوے لیکن یہ بات حاصل نہین
ہوئی اور یہ تمام کوشش بالکل بیکار ہوئی - مجکو آپ کی مہربانی سے امید ہے
کہ جو بات غور و فکر سے سمجھ مین نہین آئی اوس کو بیان فرماکر مجھے مطمئن فرماینگی
آپ بے تکلف فرماتین -

میم صاحبہ - ان بیگمات (بی بیون) مین سے کون ایک دوسرے کی
سوکن ہے -

مؤلفہ - معاف فرمائیے اور قبل اس سے کہ مین اس کو بیان کرون
ایک سوال کی اجازت دیجئے -

میم صاحبہ - فرمائیے -

مؤلفہ - آپ کس طرح اس مسئلہ کو حل کرانا چاہتی ہین -

میم صاحبہ - مین یہ معلوم کرنا چاہتی ہون کہ ان مین سے کون ایک
دوسرے کی سوکن ہے مین بہت دیر سے اس مین غور اور
فکر کر رہی ہون کہ ان مین کون ایک دوسرے کو دشمنی
اور عداوت کی نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن بخلاف اس کے مجھے
معلوم ہوتا ہے کہ ان مین سے ہر ایک دوسری کو پیار اور محبت کی نظر سے
دیکھتی ہے ایسے بڑے مجمع مین سوکنون کا ہونا تعجب انگیز ہے خصوصاً
ترکون مین اس لئے کہ مین جانتی ہون کہ ترکون مین اس کا ہونا نادرات

مین سے ہے یہانتک کہ جس عورت کے سوت نہو اوسکی طرف نظرین اوٹھتی ہین اب مین افسوس کرتی ہون کہ جس نظر کو مین مصیبت سمجھتی تہی اوسنے مجھے دہوکا دیا۔

مولفہ - آپ کی نظر نے خطا نہین کی بلکہ معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے دیکھا مگر دوسرا پہلو اوس کے برعکس ہے جو آپ سمجھتی ہین اس لئے کہ ہمارے ہان سوت کا ہونا اتنا کم ہے کہ او نگلیون پر گنا جا سکتا ہے۔

میم صاحبہ - آپ یہ کیا فرماتی ہین۔

مولفہ - مین بالکل ٹھیک کہہ رہی ہون۔

میم صاحبہ - پس جو مستورات اس وقت یہان موجود ہین اون مین کوئی ایک دوسرے کی سوت نہین۔

مولفہ - جیسا کہ اس وقت ان مین کوئی ایک دوسرے کی سوت نہین ہے ایسی ہی حقیقت مین ان مین کسی کی بہی سوت نہین۔

میم صاحبہ - مجکو عورت ہونے کی حیثیت سے اپنے ہم جنس سیدات سے جو محبت اور اونس ہے اوس کے سبب اس امر کے کم ہونے کے سے نہایت خوش ہون مگر تعدد ازدواج کے سبب اگر مین سوتنون کو دیکہتی تو ممنون ہوتی۔

مولفہ - آپ نے درست فرمایا عورتین کسی مذہب کی ہون اون کو آپس مین ایسی ہی ہمدردی چاہئے۔

میم صاحبہ۔ تعجب ہے کہ آپ ایک ترکی خاتون ہو کر اس قدر بیری رائے سے اتفاق کرتی ہین۔

مؤلفہ۔ میم صاحبہ مین اب تک آپ کے فکر کا باعث نہین سمجھی اس لئے کہ جن عورتون کے شوہر دوسری شادی کر لیتے ہین اون کے ساتھ محکو ذات خاص ہی سے ہمدردی نہیں بلکہ تمام ترکی عورتین اون سے ہمدردی کرتی ہین مین نے سُنا ہے کہ جن کے شوہر دوسرا نکاح کر لیتے ہین وہ اُس سے کچھ زیادہ رنجیدہ نہین ہوتین بلکہ اوس کو ایک امر الٰہی سمجھکر طاعت اور فرمانبرداری سے پیش آتی ہین۔

میم صاحبہ۔ اگر یہ امر الٰہی ہوتا تو ہر مرد پر ضرور تہا کہ وہ ایک سے زیادہ بی بیاں رکھتا۔

مؤلفہ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے مردون کو یہ حکم نہیں دیا کہ ضرور دوسری شادیان کرو بلکہ اون کو اجازت دیدی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو تم ایک سے زیادہ عورتین رکھہ سکتے ہو اگر ہر حکم الٰہی کے لئے پوری تعمیل ضروری ہوتی جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو موت کی بہی امر الٰہی ہونے کی وجہ سے ہر وقت خواہش کیجاتی اور مین خیال کرتی ہون کہ آپ کا اعتقاد بہی یہی ہوگا کہ موت اللہ کی طرف سے ہے پس آپ نے کسوقت اس کی خواہش بہی کی ہے؟

میم صاحبہ۔ مین اس کے ٹہیک ہونے سے انکار نہیں کرسکتی

لیکن مین نے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ مین مردون کو چار عورتین کرنے کا حکم دیا ہے۔

مؤلف - یہ امر جو آپ فرماتی ہین بمنزلہ اجازت کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مردون کو دی ہے۔ پہلے شریعتون مین بہی تعدد ازدواج کی اجازت تہی اور اوس کے لئے کوئی حد مقرر نہین تہی۔ شریعت اسلامی نے چار سے زیادہ کی ممانعت کردی اور اس مین بہی ایسی سخت شرطین لگا دی ہین جس سے زیادہ ممکن نہین اگر شریعت کا اتباع کیا جاوے۔ اس لئے کہ جو لوگ متعدد بی بیان رکہتے ہین اون کو مجبور کیا جاتا ہے کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ مکان دیا جاوے جس کی کہڑکیان بہی ایک سی ہون سامان کا تو کیا ذکر ہے اور دونون کے لباس اور زینت مین کوئی فرق ہو اس سے زیادہ اور کیا سخت شرائط ہوسکتی ہین۔ اور جبکہ ہمارے ہان عورت کیلئے طعام و لباس اور تمام ضروریات کا مہیا کرنا مرد کے ذمہ ہے اس لئے دو بی بیان بہی بہت کم لوگ رکہتے ہین زیادہ تو اس زمانہ مین نہایت ہی شاذ ہے علاوہ اس کے جو عورت اپنے شوہر کی طرف سے ضروریات خانگی مین کوتاہی دیکہے اور اوس کو کسی طرح برداشت نہ کرسکے تو وہ عدالت مین جا کر نالش کرسکتی ہے قاضی شوہر کو حکماً مجبور کرے گا کہ وہ اوس کی خبرگیری اپنی حیثیت کے موافق عمدہ طور سے کرے۔

بیگم صاحبہ - متمول آدمی چار بیبیون کا انتظام کرسکتا ہے ان امور کے

سبب اوس کو کوئی وقت نہین پیش آسکتی۔

مولف۔ اِس سے اوس کو ہرگز منع نہیں کرسکتے لیکن اوس پر واجب ہے کہ سب کے ساتھ برابر کا برتاو رکہے اور تحفہ تحائف دینے مین بہی ایک کو دوسرے پر ترجیح ندے اور نہ کسی سے زیادہ محبت کرے اور اگر وہ عدل نہین کرسکتا تو شرعاً اوس کو ایک ہی پر اکتفا کرنا چاہئے۔

میم صاحبہ۔ تعجب ہے کہ مشکلات اس قدر ہین کیا ان مشکلات سے یہ بہتر نہین تہا کہ اس کی ممانعت کردی جائے۔

مولف۔ اگر زوجہ عقیمہ ہو اور شوہر کو اولاد کی تمنا ہو یا عورت مریضہ ہو اور مرد کو عورت کی خواہش ہو تو کیا اوس کو دوسری عورت کی اجازت ندی جاوے۔

میم صاحبہ۔ کیا طلاق نہین ہے اوس کو طلاق دیدے اور دوسری سے نکاح کرے مگر ایک ہی رکہے۔

مولف مین آپ کی خاطر اس سے ہی درگذرتی ہون کہ بانجہ عورت پر اوس وقت اور خصوصاً دوسرا شوہر نملنے کے سبب سے کیا گذریگی لیکن یہ فرمایئے کہ بیمار کو کہان پہینکدے کیا اُس کو راستے مین دہکا دے سکتے ہین؟

میم صاحبہ۔ مین اِس مین تو آپ کے موافق ہون کہ یہ امر ٹہیک ہے لیکن اس مین آپ کیا فرماتی ہین کہ ایک شخص کی بیوی خوبصورت ہی ہو اور

صاحب اولاد بہی ہو اور تندرست بہی ہو پہر بہی وہ دوسری شادی کرلیتا ہے

مؤلف - ایک کبوتر ایک کبوتری پر قناعت کرتا ہے لیکن ایک مرغ چند مرغیان رکہہ سکتا ہے چونکہ انسان بہی حیوان ہی کی ایک قسم ہے اس لئے بعض انسان بہی ایک زوجہ پر قناعت نہین کر سکتے -

بیگم صاحبہ - کیا یہ بہتر نہین ہے کہ آدمی نرمی اور بہلائی مین کبوتر کی مشابہت اختیار کرے -

مؤلف - دانائی اور حق پرستی کا مقتضا تو یہی ہے اور اکثر یہی طریقہ برتا جاتا ہے لیکن جس شریعت کے کروڑون آدمی پیرو ہون تو لازم ہے کہ سب کی ضروریات اور حاجات کے موافق اوس کے احکام ہون تا کہ وہ تمام منافع اور مسرات اور طیبات سے متمتع ہو سکین اس مین البتہ ہم آپ کے موافق ہون کہ بعض دفعہ اس تعدد ازدواج کے اباحت کے برے استعمال سے عورتون پر کسقدر ظلم ہوجاتا ہے لیکن اون کے حقوق بہی اس قدر ہین کہ وہ ان آفات سے نجات پا سکتے ہین اور کثرت ازدواج سے قطعی ممانعت کر لینے سے لوگون مین فواحش اور برائیان اس قدر پہیل جاتی ہین جنکو ہم آنکہون سے دیکہہ سکتے ہین منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ اسوقت یورپ مین بہت سے مرد ہین جن کی زوجہ نہین اور جم غفیر عورتون کا ہے جن کے شوہر نہین اس کی وجہہ سے بری عادتون کی کثرت زیادہ ہوگئی پس اگر ہم تین یا چار عورتین رکہنے سے ممانعت کرین

یعنی سوتنون کے باب کو مسدود کردین تو اوس سے ہی بدتر برائیان پیدا
ہوجاتی ہین یعنی اس وقت مین اون معصوم بچون سے جو غیر مشروع
طریقہ سے اِس عالم مین آتے ہین نہایت سفلہ ین اور رذالت ظاہر
ہوگی اور اِس سے نوع انسانی کے گروہ مین اِس سے ہی زیادہ کدورت
پیدا ہوگی وہ اِس سے اون کو ہی ایسی خجالت اور شرمندگی پیدا ہوگی
جو اون کی زندگی تک قایم رہیگی۔ علاوہ ازین اگر ہمارے ہان اتفاقاً کوئی
مرد بیوفا ہوا اور وہ اپنی تندرست اور خوبصورت بیوی کے علاوہ اور نکاح
کرے تو عورت کے لئے ممکن ہے کہ طلاق لیکر اپنی مرضی کے موافق دوسرا
شوہر تلاش کر کے اپنی حالت درست کرلے۔ کیا اون بچون کو جن کو
اپنے اصل کی خبر نہین اور جو ہر روز ایسی برائیون مین مبتلا رہتے ہین
جن سے اون کو روسیاہی حاصل ہوتی ہے یہ اختیار حاصل ہے
کہ وہ اِس دنیا مین نہ آئین۔ ایک مسلمان عورت کسی حال مین کسی
انسانی حق سے محروم نہین ہے مگر یہ مسکین جنکو طبعی اولاد کہا جاتا ہے
جمیع حقوق انسانی سے محروم ہین وہ کیسا ہی علم و ہنر حاصل کرین اور کتنی ہی
دولت و ثروت پیدا کرلین کتنی ہی اپنے لئے کوشش کرین اون پر فخر
نہین ہو سکتا وہ اپنے والدین کے لئے باعث ننگ و عار ہی رہین گے
اور اون کی قدر اور عزت کم ہی کرتے رہین گے اور اون کے لئے شرمندگی
اور خجالت ہی کا باعث رہین گے کسی حالی خاندان مین کبھی رشتہ قرابت پیدا نہین کر سکینگے

اون کا کوئی خاندان نہین ہوتا ہے جسپر وہ ناز کرسکیں اور لڑکیون کا حال تو کچھہ پوچھنے ہی نہین اوس کے تفصیل کی حاجت نہین وہ کبھی شرفاؤن مین قبول نہین کیجاتین اور نہ کوئی اون سے الفت کرتا ہے اس لئے کہ اون کی پیشانیون پر کلنک کا ٹیکا لگا ہوا ہے جو کسی حالت مین نہین ہٹ سکتا - میم صاحبہ فرمائے کہ اس سب کا کیا قصور ہے یہ مسکین اپنی خوشی سے ایسی حالت مین جو اون کے حسب دلخواہ ہو دنیا مین نہین آئی بلکہ اب اون کو اس حالت سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں اگرچہ وہ اس مین خوش ہون لیکن ایک مسلمان عورت اگر سوت کے ساتھہ رہنے پر راضی ہو تو رہ سکتی ہے اور اگر اوس کے ساتھہ رہنا کسی طرح پسند نہ کرے تو وہ طلاق لیکر دوسرے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے شریعت اسلامی نے صرف اس لئے کہ حرامی اولاد پیدا نہو زنا کو مطلق حرام کردیا ہے اور اون مردون کو جو ایک عورت پر قناعت نہ کرسکین چند عورتیں رکھنے کی اجازت دی اور اس کے مقابلہ پر طلاق رکھی گئی تاکہ جو عورت سوت کی معیت کو پسند نہ کرے وہ دوسرا شوہر تلاش کرکے جو صرف ایک بیوی پر قانع ہو -

میم صاحبہ - آپ اس معاملہ کی تہ کو خوب پہونچین مین اوسکی خوبی کی کیا تعریف کرسکتی ہون - لیکن چونکہ ہم عورتین ہین اس لئے ہمکو کچھہ غیرت کرنی چاہئے اور اپنے ہم جنسون کی حمایت مین ضرور -

کچھہ کہنا چاہئے - ہمارے ہان میان بیوی مثل یک جسم کے ہوتے ہین پس اون مین ایسی خالص محبت ہونی چاہئے جس مین کسی قسم کا شبہہ خلل انداز ہو سکے - مین دیکھتی ہون کہ بیوی غریب ہردم اور ہر لحظہ اسی فکر مین رہتی ہوگی (کہ کیا میرا شوہر دوسری زوجہ کریگا ہا) پس آپ ہی فرمائے کہ ایسی امید و بیم مین زندگی کا کیا مزہ ہے -

سوزن - بیم صاحبہ اگر کوئی عورت دنیا مین ایسی ہے کہ اپنے شوہر پر فخر کر سکے تو وہ صرف مسلمان عورت ہے اگر کسی کے شوہر نے اوسپر اور نکاح کرلیا اور اوسکو بھی اپنے پاس رکھا تو گویا اوس نے دوسرا نکاح کیا ہی نہین اور اس عورت کو اپنے پاس رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اوس کے ساتھہ اسے ضرور محبت ہے اور شوہر کی محبت اور وفاداری کی اس سے بڑی اور قوی دلیل ہو ہی نہین سکتی اور ہمارے مرد عورتون کے ممنون احسان نہین ہوتے جیسے تمہارے مرد مہر معکوس کے سبب ہوتے ہین بلکہ اس کے خلاف مرد کچھہ روپیہ دیتے ہین جس سے اون کے لئے جہیز طیار کیا جاتا ہے اور کچھہ روپیہ قرض اون کے ذمہ واجب الادا ہوتا ہے جس کو مہر موجل کہتے ہین جب اون مین طلاق واقع ہو تو عورت اپنا قرض پورا ادا کرا لیتی ہے اور مرد کو مجبور کرتی ہے کہ تین مہینے دس روز تک اور بھی اوس کا خرچ ادا کرے تاکہ اوس کو دوسرا شوہر ملنے تک کسی قسم کی دقت اور تکلیف نہ اوٹھانا پڑے -

میم صاحبہ - اگرچہ حقیقت مین ہم نکاح کے وقت مَردون کو کچھہ رعایت دیتے ہین لیکن ہمارے مردون کو ہم سے رغبت سے زیادہ ہوتی ہے -

مولف - اگر صرف رغبت ہی مین بحث ہے تو ہم دیکھتے ہین کہ جو عزت اور رعایت عورتون کی مسلمانون مین ہے وہ کسی طرح آپ کے ہان سے کم نہین ہے بلکہ بعض امور مین آپ کے ہان سے بہت زیادہ ہے - ہم ظاہری باتون پر فریفتہ نہین ہوتین بلکہ حقیقت کو دیکھتی ہین پس اسلام مین عورتون کی عزت ایسی ہے جیسی قرآن شریف کی اس لئے کہ چھوٹے چھوٹے قافلون کو جنکو راستہ کی بدامنی کا خوف ہو قرآن شریف اور مستورات کے ساتھہ لیجانیکی اجازت نہین ہے لیکن بڑے بڑے فوجی قافلے جنکے صحیح و سالم جانیکا گمان غالب ہو وہ قرآن شریف ہی ساتھہ لیجا سکتے ہین اور مستورات بھی -

میم صاحبہ نے تھوڑے عرصہ تک سوچکر مجھسے درخواست کی کہ مین اون کے کلام کا ترجمہ کرون اور مستورات موجودہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کیا آپ کو اس امر سے خوف نہین ہوتا کہ اسلام مین مردون کو ایک سے زیادہ عورتین رکھنے کا اختیار دیا گیا ہے -

ایک بی بی نے جواب دیا کہ میرا خاوند مجھسے محبت رکھتا ہے ممکن نہین کہ دوسرا نکاح کرے -

دوسری نے جواب دیا کہ اوس کا دل چاہے شوق سے دوسرا نکاح کر لے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ مین بہی اوس کے پاس رہنے سے رضامند نہین ہون -

تیسری نے جواب دیا کہ اگر وہ مجھسے محبت نہین رکہتا تو نکاح کرنے کے بعد مجھے کیا خوف ہے - مردون کا قحط نہین ہے مجکو شوہر بہت

چوتہی نے جواب دیا اگر میرا شوہر نکاح کرلے تو حق بجانب ہے اس لئے کہ مین اوس سے آٹہہ نو برس بڑی ہون پس وہ اسوقت ۴۵ سال کا اور مین ۵۴ برس کی ہون اور جب مین اور وہ ساتہہ ہوتے ہین تو کسی عورت کے قریب سے گذرتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے -

بیگم صاحبہ اس کو سنکر تہوڑی دیر تک چپ رہین اور پہر سوچکر مجھسے فرمایا -

بیگم صاحبہ - کہتی ہین کہ آپ کے نبی کو عورتون سے زیادہ محبت کیا ایسا نہین ہے -؟

مولف - ہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مین تین چیز سے مجکو الفت ہے جو خوشبو سے اور عورتون سے اور میری آنکہون کی ٹہنڈک نماز ہے -

بیگم صاحبہ - ظاہرا اسی لئے اونہون نے بہت سے نکاح کیے یہان تک کہ اون کے ایک غلام نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی تو اوس سے

ہی نکاح کرلیا جسپر بعض معترضون کو نکتہ چینی کا موقعہ ملگیا۔

مؤلف ۔ اس کا جواب ذرا طویل ہے اگر آپ کو تکلیف نہو تو مفصل طور پر عرض کروں۔

میم صاحبہ ۔ اس سے مین آپ کی نہایت شکرگذار ہون گی کیونکہ مجکو ان امور کی حقیقت دریافت کرنے کا نہایت شوق ہے۔

مؤلف ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا مین حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا تہا اون کی زندگی مین کسی دوسری عورت سے شادی نہین کی جو اولاد باقی ہے وہ صرف انہین سے ہے اون کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنی لڑکی عائشہ صدیقہؓ سے آپ کی شادی کردی اور جب حفصہؓ بنت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیوہ ہوگئیں تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ دونون نے اون کی خواہش کی مگر ابھی تک یہ ارادے نہین ہوا تہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر خاص الطاف ظاہر کرنے کے لئے اون سے نکاح کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان اور درجہ کا حال آپ کو معلوم ہی ہوگا اسی طرح اور تمام ازواج مطہرات سے کسی حکمت کے سبب شادی کی گئی ہے اس جگہ کفو اور ہمسری کی مستقل بحث ہے جس کی عرب سب سے زیادہ رعایت کرتے تھے خصوصاً شادی کے معاملات میں قریش کا خاندان جو عرب میں سب سے زیادہ شریف خاندان ہے۔)

اس امر کو نہایت برا سمجھتا تہا کہ اون کی لڑکیاں اور عورتین اون مردون کے ساتھہ ہون جو اون کی ہمسر نہیں ہیں ابتدا اسلام میں مشرکین عرب مسلمانون پر نہایت ظلم اور زیادتی کرتے تھے اس لئے ایک گروہ نے اون کی قید سے بچنے کے لئے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پہر عام طور پر مسلمانون نے مدینہ منورہ کو ہجرت کی جس نے اون کو مفلس بنا دیا اور اس کشمکش مین بہت سے مرد بے بیبیون کے رہگئے اور بہت سی عورتین بے شوہر کے رہگئین۔ اور زنا اسلام مین قطعاً حرام تہا اس لئے کفویت کے مسئلے کی پوری رعایت رکہنی مشکل تہی لیکن اتنک اس کا خیال مہاجرین کے دلون سے محو نہین ہوا تہا وہ اون عورتون سے خوش نہین ہوتے تھے جنکو اون کے ہم کفو شوہر نہ ملے۔ ہجرت کے بعد ازواج مطہرات کی کثرت کا سب سے بڑا سبب یہی ہے اب مین اسکی چند مثالین بیان کرتی ہون ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی اون مین سے ہیں جو سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لائے اونہون نے اپنے شوہر کے ساتھہ حبشہ کو ہجرت کی اون کا وہان جاکر انتقال ہوگیا اور یہ دین اسلام پر ثابت قدم رہین اکثر روسائے قریش بدر کی لڑائی مین قتل ہوگئے تھے ابوسفیان مکہ مین تمام قریش کا رئیس ہوگیا اوس کا استقدر اثر تہا کہ قریش کو جس طرف چاہتا تہا لیجاتا تہا یہ کہا جاتا ہے کہ عبدالمطلب کے بعد کوئی رئیس اس اقتدار کا نہیں ہوا جیسا کہ ابوسفیان تہا اگر ام حبیبہ کو دنیا کی خواہش ہوتی تو فوراً مکہ شریف

چلی جاتین اس امید پر کہ اپنے باپ کے اقتدار سے فائدہ اوٹھاوین - لیکن وہ ایسی عورت نہین تہین جو دین کو دنیا کی عوض مین فروخت کر دیتین پس اس نیکبخت دیندار اور صابرہ بی بی نے جو مساوت کی حالت مین تہی تمام مسلمانون کی عنایت آمیز نظرون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا تہا اون کے بارہ مین خوض و فکر کرنا اور اون کی تسلی کے لیئے لطف اور مہربانی سے پیش آنا ایک طبعی امر تہا کہ اہل اسلام مین سوا ے عبد المطلب کی اولاد کے اور کوئی اون کا کفو نہین تہا اس لیئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس سفیر بہیجکر ام حبیبہ سے نکاح کرنے کی رغبت ظاہر کی نجاشی نے حبشہ مین اون کا نکاح رسول اللہ کے ساتہہ کرکے اون کو نہایت عزت اور احترام کے ساتہہ مدینہ منورہ کو بہجدیا - عورتین اپنی طبیعت سے یہ نہین چاہتین کہ اون کی سوتنین ہون لیکن ازواج مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ نے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہتی بی بی اور علم و فضل سے آراستہ تہین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت ازدواج کے بارہ مین کبہی کچہہ نہین فرمایا اس لیئے کہ وہ ان اہم مسائل کی پوری قدر کرتی تہین -

اسی طرح ابو سلمہ لیبرہ بنت عبد المطلب ون لوگون مین سے تھے جو سب سے اول ایمان لائے اور جنگ بدر مین شریک ہوئے اونہوں نے معہ اپنی زوجہ ام سلمے کے اول حبشہ کو ہجرت کی پہر مدینہ منورہ

کو اور جنگ احد میں زخمی ہو کر وفات پائی اسوقت اُم سلمے بیوہ ہوگئیں وہ
قریش کے شریفوں سے ایک حسینہ اور جمیلہ عورت تہیں حضرت ابو بکر و
عمر دونوں نے اون کی خواہش کی لیکن اونہوں نے قبول نہیں کیا پہر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کی خواہش کی وہ راضی ہوگئیں اور نکاح
کرلیا اس کے بعد آنحضرت نے زید بن حارثہ (غلام آزاد شدہ) کے مطلقہ
زینب بنت جحش سے نکاح کیا جسپر بعض نکتہ چین اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ
اپنے فرمایا ہے۔ لیکن ہم اس کو ایک بڑا اہم مسئلہ خیال کرتے ہیں جس کو
اس کی ماہیت دریافت کرنی ہو اوس کو لازم ہے کہ پہلے زید اور زینب
کا حال کچھہ کچھہ معلوم کرے۔

زید بن حارثہ قبیلہ قضاعہ سے تھے لڑکپن کے زمانہ میں قید ہوگئے
اور مکہ شریف میں فروخت کئے گئے حضرت خدیجہ نے اون کو خرید کر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کیا رسول اللہ نے اون کو آزاد کرکے
متبنےٰ کرلیا اور اون کو زید بن محمد کہا جاتا تہا وہ اون چار میں سے ہیں جو
سب سے پہلے ایمان لائے یعنی حضرت خدیجہ۔ حضرت ابو بکر حضرت علی
زید بن حارثہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اون سے بڑے بڑے
کام لیتے تھے جس جگہہ لشکر بھیجتے تھے اون کو سردار بناتے تھے اور ادہر
ہر طرح پر رسول اللہ کی پوری توجہ اون پر ظاہر ہوتی تہی اور اسلام کے
بڑے لوگوں میں شمار ہوتے تھے رسول اللہ نے اپنی پہوپی کی بیٹی زینب (امیمہ)

بنت عبد المطلب سے اون کی شادی کردی زید بن حارثہ اگرچہ عربی
الاصل تہی مگر قریش ہین نہ تھے قریش کی لڑکیاں تمام قبائل عرب مین کسیکو اپنا
کفو نہین سمجہتی تہین خصوصاً عبد المطلب کی اولاد تو اشراف قریش مین بہی اپنی
ہمسری کیلئے کلام کرتی تہین حضرت زینبؓ اگرچہ زید سے خوش تہین مگر
ضرور ہے کہ غیر کفو ہونے کے سبب کچہہ مکدر رہتی ہونگی چنانچہ زیدؓ کو
بہی اس کا فکر رہتا تہا یس ظاہر ہے کہ اون کے معمولی اطوار کو بہی عظمت اور
کبر پر محمول کرنا ایک طبعی امر تہا - ایکروز اونہون نے قرابت کی وجہہ سے
زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت رسول اللہ سے کی اور عنقریب طلاق
دینے کا ارادہ ظاہر کیا تاکہ اون کو غیر کفو شوہر کی صحبت سے اور اپنے کو
اون کی عظمت سے سبکدوش کرے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس فکر کو چہوڑ دو اور اللہ سے ڈرو ایسی ایسی خفیف باتون پر طلاق
نہیں دیا کرتے لیکن باوجود اس کے زید نے اون کو طلاق دیدی تو سوائے
صاحب الرسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی اون کا کفو نہین تہا
اون کو خوش کرنے اور اون کے حقوق کا خیال کرنے کیلئے رسول اللہؐ
کے دل مین اون سے نکاح کرنیکا خیال گذرتا تہا لیکن اوس زمانہ مین
جسکو متبنی کر لیتے تھے وہ مثل حقیقی اولاد کے شمار ہوتا تہا اور اونکا
یہ گمان بلکہ اعتقاد تہا کہ جو شخص بمنزلہ باپ کے ہو اوسکو جائز نہیں ہے
کہ اپنے متبنے کے مطلقہ سے شادی کرے اور احکام شریعت مین بہی

ابتک اسکی کچھہ تفصیل نہین تہی - اب زید بن حارثہ نے یہ ظاہر کر کے
کہ وہ اب اون کی برداشت نہین کر سکتے اون کو طلاق دیدی ایام عدت
کے گذرنے کے بعد خدا کی طرف سے وحی (حسین شرعی احکام کا بیان
تہا) آئی اوس کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے
نکاح کر لیا اور اولاد حقیقی اور اولاد تبنیت کی تفریق کے احکام صادر ہوگئے
اور زید رضی اللہ عنہ جو ابتک زید بن محمدؐ کہے جاتے تہے زید بن حارثہ
کہے جانے لگے -

میم صاحبہ - اس سے سمجہہ مین آتا ہے کہ یہ کیفیت کفویت اور
ہمسری کی وجہہ سے ہوتی ہے -

مؤلفہ - دراصل یہی ہے اور اس سے یہ بہی مقصود تہا کہ احکام
شرعی کو کہ جو مسلمانون کا قانون ہے استحکام ہو -

پہر میم صاحبہ مستورات موجودہ سے متفرق باتین کرتی رہین
بعض بعض چیزون کے نام دریافت کر کے یاد کرتی جاتی تہین تہوڑی
دیر کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمکو پردہ پر مجبور کیا جاتا ہے
اور مردون کے ملنے سے روکا جاتا ہے اس سے ہی آپ کو کچہہ
شکایت ہے -

مؤلفہ - میم صاحبہ آپ کے کلام کا جواب جو مین دینا
چاہتی ہون دو قسمون مین منقسم ہے - پہلا احکام شرع سے متعلق ہے

دوسرے رواجی اور رسمی باتوں سے جو عادتاً زمانہ اور حالت کے لحاظ سے قایم ہو جاتی ہیں اور یہ آپ ہی جاتی ہیں کہ عورتوں کے بالوں کے لئے ایک عمدہ زینت ہے جو نظروں کو اون کی طرف بہت کھینچتی ہیں۔ اسی بنا پر حضرت موسیٰ کی شریعت میں بالوں کو دکھلانے سے جو مردوں کے دلوں کو برانگیختہ کرنے والے ہیں ممانعت کی گئی ہے۔ اسی طرح شریعت اسلامیہ نے بھی اس کی ممانعت کردی۔

میم صاحبہ - اگر یہ ہے تو واجب تھا کہ آپ صرف بالوں ہی کا پردہ کرتیں لیکن میں مسلمان عورتوں کو رستہ میں دیکھی ہوں کہ وہ بالکل پردہ میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں صرف بالوں کے چھپانے پر قناعت نہیں کرتیں۔

مولف - ہاں میم صاحبہ بالوں کا چھپا لینا کافی ہے لیکن عورت پر واجب ہے کہ اپنے لباس کو ہر طرف سے سنبھالے رکھے کہ ایسی حالت نہ ہو کہ قوام بدن یا ہیئت اعضا کسی طرح ظاہر ہو سکے بس ترکی عورتیں جن کو آپ اب دیکھتی ہیں ایسا ہی لباس پہنتی ہیں جیسا یورپ کی عورتیں پہنتی ہیں اور جن کو آپ مجلس میں دیکھتی ہیں وہ ملاقات کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔

اگر یہاں شادی یا ولیمہ ہو تو وہ ایسا ہی لباس پہنیں جیسا کہ آپ ناچ کی ٹسٹ کو اور ولیمہ میں پہنتی ہیں۔ بس اگر کوئی چیز جس میں زیب و زینت نہ ہو اس آرایش کے اوپر پہن لیجاوے اور بال اوپر سے کسی چیز سے چھپا لئے جاویں تو یہ شرعی پردہ ہو جاتا ہے۔ لیکن نقاب اور چادر

سب جیسے چارشاف یا برقعہ کہتے ہین یہ ملکی رسموں مین سے ہے
جو بعد مین جاری ہوئی۔
دیہات اور قبائل کی عورتین ایک صرف رلڈ ہک لینے ہی پر
اکتفا کرتی ہین۔ اس لیئے کہ اون کے لباس زینت سے خالی ہوتے
ہین اور ایسی حالت مین وہ مردون مین بیٹھتی ہین اور اون کے ساتھ رہتی ہین
ہین۔ اور اون کے کامون مین شریک ہوتی ہین۔ اور مین نے سنا ہے کہ ایک
قبیلے کا آپ سے ذکر کرتی ہون جو افریقہ کے جنگلون مین پھرا کرتا
ہے اور اوس نے بلاد مغرب مین ایک سلطنت بھی قایم کر لی تھی۔ اس
قبیلے کی عورتین منہہ کہولے ہوئے پھرتی ہین اور مرد نقاب سے منہہ
کو چھپائے رکھتے ہین۔ یہ اون کی رسم اور عادت ہے۔
اگر کسی مسلمان عورت کے بال ڈھکے ہوئے ہون تو شرعاً منہہ کا چھپانا
لازمی نہین۔ اور اسی بنا پر عورتون کو مردون سے بات کرنے یا اونکے
مجمع مین شریک ہونے سے ممانعت نہین اگر اون کے جسم
کپڑے سے اچھی طرح ڈھکے ہوئے ہون اور بال اوڑھنی سے
لپٹے ہوئے ہون۔
میم صاحبہ پھر وہ کیون نہین مردون کے مجمع مین باتین اور
اون کی مجلسون مین شریک نہین ہوتین۔
مولفہ۔ ہر مذہب مین بہت سی عادتین اور اصطلاحین جدید

پیدا ہو جاتی ہیں ہم میں بھی یہ ایک عادت ہو گئی ہے۔

مہم عیاجبہ - اگر یہ حالت ہے تو یہ کوئی مذہب کی حد سے ضروری نہین

مولف رسول اللہ کے زمانہ مین عورتیں اپنے سرون کو چھپاتی نہین اور مردون کے مجمعون میں شریک ہوتی ہیں ایسی حالت میں کہ اون کے بال ڈھکے ہوئے ہوتے تھے - ہر شخص جانتا ہے کہ سرورانِ عرب حضرت فاطمہ بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے -

تاریخوں میں لکھا ہے کہ اہل مکہ نے جس وقت کہ وہ مسلمانوں کے مخالف تھے ابو سفیان رئیس مکہ کو صلح کے لئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بھیجا رسول اللہ اور صحابہ کرام نے کوئی وعدہ نہ کیا تو وہ حضرت فاطمہ زہرا کے پاس گیا تاکہ اون کی وساطت سے صلح کی گفتگو کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے بڑے عالم و فاضل صحابہ حضرت عائشہ صدیقہ کی مجلس مین جمع ہوتے تھے اور اون سے مسائل دریافت کرتے تھے اس زمانہ مین عورتیں مثل مردون کے عالم و فاضل ہوتی تھین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمہ زہرا دونوں علم و فضل اور شعر اور انشا پردازی مین نہایت مشہور ہوئی ہین - عورتون کے علاوہ مرد بھی اون کے علم و فضل سے فیض حاصل کرتے تھے - رسول اللہ صلعم کے بعد لوگ حضرت عائشہ سے حدیث شریف سیکھتے تھے

اور اکثر آدمی انکی مجالس مبارک مین حاضر ہوکر اون کے علوم سے مستفید ہوتے تھے جسطرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تبلیغ احکام شریعت کی تعریف کیجاتی تھی ایسی ہی اون کی ازواج مطہرات کی بھی تعریف کیجاتی اور بنات مقدسات سے اپنے بالونکو بھی چھپاتی تھین اور تمام امہات المومنین کا شرف اور بزرگی ایسی درجہ کی تھین جسمین کوئی شخص شک کر سکے - اون سبکی زیارت برکت کا باعث خیال کیجاتی تھی - لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علم وفضل کے اعتبار سے اون مین ممتاز تھین صحابہ کرام اون سے بہ نسبت اوروں کے زیادہ رجوع ہوتے تھے اور احکام مذہبی اون سے سیکھتے تھے اسی لئے انکا کلام با اثر اور قابل اعتبار ہوتا تھا اور اون کی پوری اور بیحد عزت کیجاتی تھی -

میم صاحبہ - کیا یہہ وہی عائشہ ہین جنپر بہتان لگایا گیا تھا

مولف - حضرت عائشہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہین جنپر بعض منافقوں نے تہمت لگائی تھی کیا حضرت مریم کے اوپر یہود نے تہمت نہین لگائی ؟

میم صاحبہ - مین آپ کے قطع کلام کرنیکی آپ سے معافی چاہتی ہوں وہی بیان کیجئے جو آپ نے پہلے شروع کیا تھا -

مولف - پردہ کا قاعدہ زمانہ دراز تک اسی حالت پر رہا لیکن -

زمانہ کی حالت نے اوس کو دوسری صورت مین کر دیا اور عادتاً عورتونکو مردون کے مجمعون مین جانے اور اون کی مجلسون مین شریک ہونیسے منع کر دیا گیا۔

میم صاحبہ - اگر پردہ کے احکام ایسے ہی ہین جیسے کہ وہ مقرر کئے گئے تو مردون کو کیون اجازت نہین دیجاتی کہ وہ لون لڑکیون کو دیکھ لیا کرین جو انکی زوجہ ہونیوالی ہون۔

مولف - ہمارے ہان بعض حصے ملک ایسے بھی ہین جہان اس قسم کی اجازت دیجاتی ہے خصوصاً ملک بوسینیا مین جتبک آپسمین الفت و محبت قایم نہین ہو جاتی نکاح نہین کرتے اور یہ اونکی عادت اور رسم ہوگئی ہے۔ اور یہ شرعاً جائز ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنا چاہئے اوس کا چہرہ اول دیکھ سکتا ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انظر و اوجدوا خیرھن یعنی دیکھو اور وہین سے اچھی پسند کرلو۔ مگر ہر شہر کی بعض عادتین خاص ہوتی ہین کہ وہان کے رہنے والے اون کو نہین چھوڑ سکتے اور یہ رسم و رواج سے نہ مذہبی مسائل۔

میم صاحبہ - یہ رسم اچھی نہین اس کا چھوڑ دینا واجب ہے کیا یہ کوئی بڑا مشکل امر ہے اسلئے کہ آدمی ایسی عورت سے شادی کرے جس سے بالکل واقف نہو اور لڑکی اوس کے گھر چلی جاوے جس کو

بالکل یہ پہچانتی ہو۔

مؤلفہ - ہمارے نزدیک یہ کوئی بڑی مشکل نہین اگر کوئی مشکل امر ہوتا تو کبھی کا چھوٹ گیا ہوتا لیکن بموجب شرع شریف کے جب زوجین کے خاندانوں مین اتفاق ہو جاوے تو یہ ممکن ہے کہ اون مین سے ہر ایک ایک دوسرے کو قبل نکاح کے دیکھ لے۔

میم صاحبہ - کیا ایک نظر دیکھ لینا کافی ہو سکتا ہے؟ ضرور ہے کہ وہ دونون مدت تک آپس مین میل جول رکھیں اور عرصہ تک وقت کھانا کھانے پینے کا اتفاق ہو اور ایک دوسرے کی طبیعت - عادت اخلاق کی اچھی طرح آزمایش کر لے اور عمدہ یہ ہے کہ اون میں محبت و الفت خوب مستحکم ہو جاوے جب نکاح کرین تاکہ نکاح کے بعد ہمہ تن خوشی اور عیش سے بسر کرین۔

مؤلفہ - ہمارے نزدیک الفت اور محبت اور اتفاق کے لئے جو امر آپ خیال کرتے ہین مفید نہیں ہو سکتا۔ ہمارے طریقہ کے نکاح میں نہ بلکہ نوے فیصدی کے حساب سے محبت و اتفاق کے بارہ مین عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہین اور یورپ مین باوجودیکہ سب نکاح محبت اور عشق پر مبنی ہوتے ہین لیکن میان بیوی مین پورا اتفاق نہین ہوتا اکثر آدمی عشق اور جوش کی وجہ سے نکاح کر لیتے ہیں اور برس

چھہ مہینے بعد جب اون کا جوش کم ہو جاتا ہے اون کا عشق غبار کی طرح اوڑ جاتا ہے گویا کہ وہ نام کو بھی نتہا اکثر جوڑے سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے اور ہر ایک مجبور ہوتا ہے کہ تنہائی مین زندگی بسر کرے۔

عشق حقیقی تو نہایت ہی نادر الوجود ہے لیکن اکثر لوگ اس راہ مین چلنے کی کوشش کرتے ہین اور گروہ کثیر جوانون کا اپنے وسوسون کو عشق خیال کر لیتا ہے اور اوسی کو محبت سمجھکر تباہی کے دلدل مین جا پھنستا ہے کیا یہ حسین ہے کہ یہ خیالات اونپر ایسے غالب ہوتے ہین کہ اون کی بہ سے سینے ماں باپ سے علیحدہ ہو جاتے ہین گھر سے بھاگ جاتے ہین خویش و اقارب سے جدا ہو جاتے ہین چند روز کے بعد جب یہ ولولہ فرو ہو جاتا ہے تب اپنے کردار سے واقف ہو کر نادم ہوتے ہین اور اوس وقت ندامت سے کوئی نتیجہ نہین ہوتا اور اون کی خیالات اور تمناؤن کو بُرا سمجھنے لگتے ہین۔ انکا عشق تعصب اور کینہ سے بدل جاتا ہے۔ اس وقت وہ نہایت برے حال مین مبتلا ہوتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ زوج اور زوجہ کے انتخاب مین پیدا ہی خیالات پر بھروسہ کرنا چاہیئے بلکہ خاندان کے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ خود اس معاملہ مین نہایت اہتمام کرین۔

میرے نزدیک جب مرد و عورات مین عشق اور محبت ہو تو وہ ایک دوسرے کے

اخلاق - آداب - طبیعت صفات کا اندازہ پورا کر ہی نہین سکتی اور نہ
اوس کی قدر کر سکتے ہین پس اس کا اندازہ کرنا خاندان کے
بزرگون کے ذمہ ہے - والدین کو لازم ہے کہ اولاد کے مشورہ اور
رضامندی سے اس معاملہ کو طے کرین - بخلاف اس کے اگر ایسے
امور جوانون پر چھوڑ دیئے جاینگے تو اکثر وجوہ اُنکے اور اونکے والدین اور
خویش واقارب کے لئے باعث کدورت ہونگے اور بعض دفعہ سخت
بلا مین مبتلا ہونا پڑیگا - میرا یہ خیال ہے کہ یورپ والے بھی لڑکا لڑکی
کو بالکل مطلق العنان نہین چھوڑتے ہونگے اور نہ ایسے معاملہ مین پوری
آزادی دیتے ہونگے - کیا ایسا نہین ؟ -

میم صاحبہ - انجام کار پر خیال کر کے جوان لڑکوں اور لڑکیون
کو آزاد و مطلق نہین کیا جاتا -

مؤلف - میم صاحبہ اصل بات یہ ہے کہ ان امور کو مذہبی فرائض
سے سمجھنا غلطی ہے یہ صرف رسم و رواج پر منحصر ہین ہر شہر کے لئے
خاص خاص رسمین ہوتی ہین جو اور جگہہ نہین پائی جاتین اور آدمی رسوم کے
پابند ہوتے ہین - عادتون کا درست کرنا آہستہ آہستہ ہوسکتا ہے
طعن کرنا ٹھیک نہیں - اور مسلمانون نے منہہ کے پردہ کو ایک
فائدہ کے سبب سے اور بھی زیادہ کردیا ہے - بری اور بھلی
عادتین کسی قوم پر مخصوص نہیں ہین بلکہ تمام مذاہب مین برابر ہیں

اگر آپ شرایع سابقہ پر نظر کرین تو معلوم ہوگا کہ ایک مذہب دوسرے مذہب کی جو اوس سے پہلے ہو تصدیق کرتا ہے اور بعض احکام کو کچھہ کچھہ تبدیل ور درست کر دیتا ہے - اس معاملہ مین زمانہ کے تغیرات کو بڑا دخل ہے -

حضرت حوا علیہا السلام کے ایک لڑکا ایک لڑکی توام پیدا ہوتے تھے اور یہ اوس زمانہ مین جائز نہین تہا کہ کوئی لڑکا اوس لڑکی سے شادی کرے جو اوس کے ساتھہ پیدا ہوئی ہو حضرت آدمؑ کی شریعت کا مقتضی تہا کہ ایک دفعہ کی پیدایش والون کی شادی دوسری دفعہ کی پیدائش والون سے ہو اس لئے جب حضرت آدمؑ نے قابیل کو حکم دیا کہ وہ اوس لڑکی سے شادی کرے جو ہابیل کے ساتھہ پیدا ہوئی - اور ہابیل قابیل کے ساتھہ والی سے - قابیل اسپر رضامند ہوا اور ہابیل اپنے بہائی کو قتل کر دیا -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توامین کا باہم شادی کرنا منع تہا - اس کے بعد بہن کے ساتھہ شادی کرنا قطعاً حرام ہوگیا - لیکن یہ جائز تہا کہ ایک شخص دو بہنوں کے ساتھہ شادی کرکے دونو کو ساتھہ رکھے جب تک حضرت موسے مبعوت ہوئے اور پھر یہ حکم بہی منسوخ ہوگیا مین آپ کے لئے انجیل متی سے ایک اور مثال بیان کرتی ہون اوس کی اونیسوین فصل مین ہے کہ باوجودیکہ حضرت عیسے توراہ کی تصدیق

کرتے تھے لیکن طلاق کو منع فرمادیا تہا۔ اس پر اوس سے سوال کیا گیا کہ حضرت موسیٰ نے ایکو اجازت کیون دی تہی آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے صرف تم لوگون کی قساوت قلبی پر خیال کرکے اجازت دیدی تہی اسی بنا پر حضرت عیسیٰ نے بجز زنا کے اور کسی سبب سے طلاق دینے کی ممانعت کردی۔

میم صاحبہ۔ ہان۔

مولف۔ اس اثنا رمین روزہ افطار کرینکی توپ چلی اور ہم سب دسترخوان پر چلی گئین۔ مادام ر ہر قسم کے کہانون کو نہایت سلیقہ کے ساتہہ کہاتی تہی اور کسی کو نادرست نہین سمجہتی تہی جب کہانا قریب ختم کے ہوا اور چاول آئے اوس نے دریافت کیا۔

میم صاحبہ۔ چاول ترکون مین شاید سب سے آخر مین آتے ہین اور وہ کہانا تمام ہوجانیکی دلیل ہین۔

مولف۔ ہان ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ کا خیال ہے۔

میم صاحبہ۔ قسطنطنیہ مثل آدمیون کی فہرست کے ہے اور ترکون کا دسترخوان تمل کہانونکی فہرست کے ہے۔ مین نے اوس دسترخوان پر ہر قسم اور ہر قوم کے کہانے کہائے۔

مولف۔ فی الواقع جو کچھہ اوس نے کہا وہ ٹہیک تہا ہمنے اوس کو تمام کہانون کے نام تبلائے جو وہ دریافت

کرنی جاتی تہی۔ وسس وقت کے شام کے کہانے مین گوشت
اور مچہلی فرانسیسی طرز پر اور مرغ چرکسی طرز پر حلیم لعرب کی اور بادنجان زیت
کے نیچے ہوئے موجود تھے۔ مین مادام را... کے کلام کا ترجمہ
اون مستورات کو سناتی جاتی تہی جو دسترخوان پر موجود تہین
جس کمرہ مین ہم نے کہانا کہایا وہ مکان کی دوسری منزل مین
باغ کیطرف تہا اوس مین ایک بڑا دروازہ باغ کی طرف کہلتا تہا
جب ہم وہان سے اٹہین تو صحن مین ہین گئین بلکہ کرسیان باغ مین
بہجدین تاکہ پہولون کی خوشبو سے جو مشک کی خوشبو کی طرح
مہک رہی ہے تفریح حاصل کرین۔ اس جگہہ ہم نے قہوہ دیا
چودہوین رات کا چاند اپنی نورانی شعاعون سے زمین کی تاریکیون
کو منور کر رہا تہا۔ اور ہوا نہایت صاف اور لطیف تہی قہوہ پیکر
ہمنے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔
اور ہماری جماعت جو مختلف عمر کی عورتون سے مرکب تہی باغ
کے چوڑے اور وسیع میدان مین چند گروہ مین متفرق ہو نے
لگی کبھی ایک دوسرے سے بعض باتین کرنے کے لئے
آتے جاتی مل تہی جاتی تھی۔ ہماری جماعت اس عاجزہ اور مادام
ر... اور تین اور کل پانچ عورتون سے مرکب تھی اور اون مین اکثر
سگار کی عادی تھین۔ بعد افطار کے نہایت مزے سے

سگار پیتی جاتی تھین اور اسکا دہوان اور شرارے پہولون اور درختون مین سے چمکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔
یہ شب ملاقات کے لئے نہایت ہی مناسب اور مادام ر۔۔ کی عین تمنا کے موافق تہی اس لئے ایک بڑی جماعت تمام خاندان کی مستورات کی جمع تھی جو اوس کا عین مدعا تہا جب ہم پیدل پہرتے پہرتے تہک گئین تب آرام کے لئے اوس مجلس مین گئین جو بیچ مین ہی ہوئی تھی۔ اور سکے چارون طرف کہڑکیاں لگی ہین اور خاتونیں بہی ہمارے بعد سیر کرکے اوسی جگہہ چلی آئین اور باتین کرنی شروع کین مادام ر۔۔ اور یہہ عاجزہ بیچ کی روش کے سامنے بیٹہی تہی محل سرا کے سامنے بڑی حوض کے فوارے زور سے چل رہے تھے اون کی آواز کانون کو بہلی معلوم ہوتی تہی اون کی باریک بوندیان حوض کے پانیکی سطح پر جوالماس کی طرح چمک رہاتہا موتیون کی طرح پہیل کر غائب ہوجاتی ہتین جس سے منظر نہایت لطیف ہوگیا تہا۔ ہماری نشست کا موقعہ نہایت عمدہ تہا باغ اور حوض کے مشاہدہ کے علاوہ سمندر بہی باغ کی دوسری طرف سے نظر آتا تہا۔ آپ جانتی ہین کہ سمندر کیسا تہا؟ اوس چاند کی شعاعین پڑنے سے ایسا معلوم ہوتا تہا گویا ایک نقرئی چادر بچھی ہوئی ہے۔ یہ وہی سمندر ہے جسکی تعریف مین شعرا نے اس قدر

اشعار لکہے جو اس مختصر رسالہ مین سما نہین سکے -

اس شب کو سمندر بالکل ساکن تہا اور صاف اور لطیف ہوا سمندر سے تیزی کے ساتہہ گذر کر پہولون مین سے ہوتی ہوئی کسقدر دہیمی اور نہایت لطیف ہوکر آرہی تہی - آسمان صاف تہا اور افق کدورت سے پاک و صاف شفاف تہا - ہم حیران ہین کہ اس نادر رات مین ہم دریا کا نظارہ کرین جو نقرئی چادر کی طرح معلوم ہوتا تہا یا اجرام سماوی کی طرف دیکہین جن کی چمک دمک اس پرفضا میدان مین ایسی معلوم ہوتی تہی گویا کسی حسین مہ لقا نے اپنی خوبصورت چہرہ سے نقاب اوٹہا دیا ہو - یا چاند کیطرف رخ کرین جو اپنی روشنی کے سبب سے ان سب پر فایق تہا یا اپنی نظر کو ان کنکریون کیطرف متوجہ کرین جو باغ کی روشون پر ایک قرینہ کے ساتہہ بچہی ہوئی چاند کی روشنی سے اسطرح چمکتی ہین جیسے کسی نازک اندام ماہرو کے ہیرے جڑاؤ بازوبند - ان منظرون کو دیکہکر آدمی حیران ضرور ہوجاتا ہے کہ کیسکو زیادہ پسند کرے - لیکن مائدم ر . . . اوپر دیکہہ رہی تہی اوس کی آنکہین آسمان کی فضا پر لگی ہوئی تہین یہ خاتون (مائدم ر . . .) علم ہیئت اور علم ہندسہ کی بڑی ماہر ہے اس شب کو جو کچہہ آسمان کا سمان دیکہا اوس سے اپنے پڑہے ہوئے علم کو مطابق کرتی تہی - ان منظرون نے اوس کو اپنی طرف

متوجہ کر لیا تہا اس لئے بہت دیر خاموش رہکر یہ مجھسے ملتفت ہوکر کہا۔

میم صاحبہ ۔ کیا آپ کو علم ہیئت سے بہی کچہہ شوق ہے؟

مؤلف ۔ بہت کم۔

میم صاحبہ ۔ کیا آپ قطب شمالی کو دیکہہ سکتی ہین؟

مؤلف ۔ ہان دب اصغر سات النعش کے اِس سے پیچہے طرف ہے۔

میم صاحبہ ۔ کیا ہم برجون کی تفریق کر سکتے ہین؟

مؤلف ۔ آج چونکہ چودہوین رات کا چاند ہے روشنی زیادہ ہے اس لئے میری رائے مین برجون کی اصلی شکل ہے اور مجہکو اسکا علم بہی بہت کم ہے کیا آپ اسکو بعض تفصیلین سنا کر میرے کانون کو محظوظ کر سکتی ہین؟

میم صاحبہ ۔ ہان بسر و چشم۔

مؤلف ۔ پہر مائیڈیم [illegible] نے ستارون کے نام۔ وضع۔ گردش دوری۔ تبدیل اشکال کا حال نہایت عمدہ طور سے پوری تفصیل کے ساتہ نہایت فصاحت سے بیان کیا کہ مین اُس کی قوت حافظہ کو دیکہہ کر دنگ رہگئی۔ اسلئے آدمی کیسا ہی علم و معرفت حاصل کرے لیکن تارون کا ایک

دوسرے سے فاصلہ پوری تحقیق اور تدقیق کے ساتھہ یاد رکھنا آسان ہیں - وہ نہایت تفصیل کے ساتھہ فلسفیون اور حکیمون کے اقوال علم ہیئت کے متعلق بیان کرتے تھے اور یہہ بھی بتاتے تھے کہ خیالات اور رائے بدلنیسے اوسمین کسقدر تبدیلی آگئی اور متاخرین نے کس طرح متقدمین پر جرح کی ہے اور جو لوگ ان متاخرین کے بعد ہوئے انھون نے کسطرح متقدمین کے کلام کو ٹھیک ہونے اور اچھا جاننے اور تصدیق کرنے کیطرف خیال رجوع کیا -

اور اوس نے تارون اور سیارونکی ہئیت اور وضع کو پورے وضاحت کے ساتھہ بیان کیا -

ابتدا مین ہیم صاحب نے محبت سے سوال کئے تھے ان میں اول سے متعدد امور دریافت کرتی تھی - جبتک اوسکی علم کا ترکش خالی نہیں ہوا اوس نے کسی چیز کی تشریح اور وضاحت سے بیان کرنے میں تامل نہیں کیا - پھر اوس نے اپنی نظر کو سمندر کی لہرون کیطرف مایل کیا چاند کی شعاعیں جو سمندر پر پڑتے اور روشن ہوتے اور اسباب روشنی کی کیفیت مفصل بیان کی - پھر باغ کیطرف متوجہ ہوئے اور معدنیات اور نباتات کا حصر وہی حال بیان کرتی رہے -

اس علم کی باتین وہ ایسے رغبت سے بیان کرتی تھی جیسا کوئی عاشق

اپنے معشوق کا ذکر کرتا ہو۔ اوس کے چہرہ سے خوشی کے آثار پائے جاتے تھے اور دانائی اور فہم کی علامتین لوس کے بشرہ سے ظاہر ہوتی تھین اور یہ کچھہ عجب نہین اس لیے کہ وہ اوس علم کا ذکر کرتی تھی جس پر وہ عاشق تھی۔ تھوڑی دیر بعد اوس نے بڑے بڑے درختون پر نظر ڈالے اون کی عمر کا اندازہ کرتی تھی۔ مینے اوس سے کہا کہ مین آپ کو ایک درخت بہت پرانا دکھا دون کی جو پستہ کے درختون سے زیادہ دنون کا ہے۔

پھر مین اوس کا ہاتھہ پکڑ کر اوس پرانے اور موٹے درخت کے پاس لیگئی اوسے دیکھایا اوس نے اوسکو نہایت غور اور فکر سے دیکھکر مجھسے کہا کہ یہہ بلند درخت عثمانیون کی سلطنت قسطنطنیہ مین قایم ہونے سے پہلے کا ہے اور اہپر یعنی یونانی شہنشاہون کے زمانہ کا ہے اس لیئے کہ اوس کو اتنا بڑا ہونے کے لئے بہت زمانہ چاہیئے۔

پھر ہم مکان مین چلی آئین اور میم صاحبہ نے وہی علمی تقریر اور حکمت کی قسمین بیان کرنی شروع کین پھر مجھسے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید میرے ان مباحث سے آپکی طبیعت پر کسی قسم کا ملال ہوا ہو مین مجبور ہون کہ مجھکو ان علوم مین حد سے زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے۔

مولفہ - میم صاحبہ آپ یہ کیا فرماتی ہین ہین بہت دیر سے یہ چاہتی تہی کہ آپ کی فصیح و بلیغ تقریر اور اعلی درجہ کی علمیت سے جو کچھہ فائدہ مجھکو ہوا ہے اوسکا شکریہ ادا کرون لیکن آپ کا قطع کلام ہونے کے خوف سے مین نے دیر کی بلکہ اوس کے ظاہر کرنے کی جرأت ہی نہین کرسکتی۔ آپ کو اسقدر اعلی درجے کے علوم حاصل کرنیکی مبارکباد دیتی ہون اور آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین نے آپ کے اخلاق و آداب سے بہت فائدہ حاصل کیا۔

میم صاحب - مین دُنیا کی سیر کرتی پہرتی ہون ناچ رنگ کی مجلسون اور خوشی و خرمی کی محفلون مین جاتی ہون نہ اس نیت سے کہ اپنے زیب و زینت اور حسن و جمال کو لوگون کے سامنے پیش کرون جیسا کہ اکثر میمین کرتی ہین۔ مین اپنی عادتین بدلنا نہین چاہتی اور عمدہ اور قیمتی ریشمی لباس اظہار نخوت غرور اور حسن کے لئے نہین پہنتی بلکہ ہوا کے جہونکون سے اوس مین جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ میرے کانون کو بہلی معلوم ہوتی ہے اور اوس سے نہایت لذت حاصل ہوتی ہے۔ مین اوسکو بہی کتب حکمت کی طرح تجربہ اور آزمائش کا سبق سمجھتی ہون۔

اکثر لیڈیون[1] کو دیکھتی ہون کہ ناچ کے جلسون مین جاتی ہین قندیلون کی روشنی اور چمکتے ہوے جہاڑونکی بہار کو دیکھکر عیش و نشاط کا سرور اون کے دماغون مین چڑہ جاتا ہے مگر نہ وہ اون کے اسباب کو سمجھتی ہین اور نہ اُن اشیا کی ماہیت جانتی ہین جن سے یہ سرور پیدا ہوتا ہے مجھے اپنی زندگی کی

[1] لیڈی انگریزی مین معزز عورتون کو کہتے ہین جیسے ہمارے یہان بیگم ۱۲

قسم ہے اگر اون کو انکی ماہیت کا علم ہوتا تو خدا کی بہت اور بیحد حکمتین روشن طریقہ مین اون پر ظاہر ہو جاتی اور جسقدر خدا کی عظمت و قدرت اونکے دلون پر منکشف ہوتی اوسیقدر اون کو حیرت اور مدہوشی زیادہ ہوتی اور وہ خداے تعالی کے ذکر و تسبیح مین اس سے زیادہ مشغول ہوتین جس قدر کہ ناچ رنگ لہو لعب مین مصروف رہتی ہین۔

لیکن الماس اور بلور مین فرق ہے ہیرے مین قندیل اور بتیون کی روشنی کا عکس پڑنے سے ساتون رنگ نہایت لطف اور خوبصورتی سے پیدا ہوتے ہین جو بلور مین نہین پاے جاتے۔

خدا گواہ ہے کہ مین ان عورتون کے حسن اور خوبصورتی کو حسد سے نہین دیکھتی کہ خواہ مخواہ اون پر نکتہ چینی کرون اور اون کے عیوب کو ظاہر کرون بلکہ مین اون کے حسن و جمال کو اور معصوم لڑکیون کے طور طریقہ کو نہایت غور اور فکر کے ساتھہ دیکھتی ہون تاکہ اون کا نقش میرے خیال مین جم جاوے اور اُس سے ایک قاعدہ ایسا اخذ کرون جو ہر وقت تصور مین آسکے۔

مین ناچ گھرون مین قماربازی کے جلسون مین شریک ہوتی ہون کھیلون مین تفریح کے لئے جاتی ہون نہ اس لئے کہ جیتنے والون پر حسد کرون یا جو ہار کر نقصان اُٹھائین اون پر شفقت اور مہربانی ظاہر کرون (کیونکہ وہ خود اپنی خوشی سے نقصان اٹھاتے ہین) بلکہ محض اس لئے کہ اس ابیض نورانی علیہ الرحمہ کی نیرنگیونکا تماشہ دیکھون کہ وہ اون لوگون کے ساتھہ کیسا تمسخر کرتا ہے جو اوس کو اپنی بیجا اور فضول

خواہشات مین نہایت بیدردی اور بے پرواہی سے اڑا دیتے ہین گویا کہ وہ
کچھہ قیمت ہی نہین رکہتا حالانکہ اُنہون نے یہ جمع نہین کیا ہے مگر نہایت
جانکاہی سے اور یہ حاصل نہین ہوا جب تک لہو اور پسینا ایک نکر دیا ہو
اور وہ نہین ملا ہے جبتک خونریزی نکی گئی ہو۔
وہ اوس کی بازی نہین لگاتے بلکہ اپنی عقلون او روحون اور شرافتون کو غارت
کرکے اس مین مشغول ہوتے ہین۔
کیا یہ تعجب اور خوف کی جگہہ نہین ہے کہ جو لوگ اس جوہر کانی کے
حاصل کرنے مین اپنی جان کہپاتے ہین وہ اپنی تمام تکلیفون اور مشقتون کو ایک
لمحہ کے سرور کی تندر کردیتے ہین۔ رقص و سرود اور عیش و سرور کے جلسون
مین جو حاضرین مین سے ایک دوسرے کو کن انکھیون سے دیکھتا ہے اس
کے تاڑنے مین جو لطف آتا ہے وہ کسی چیز مین نہین آتا بلکہ کسی قسم کی
لذت اس کے برابر نہین ہے کہ جوان عاشقون کی نظرون کو دیکہا جاوے جو
اپنے ما باپ کے خوف سے کن انکھیون سے اشارے کرتے ہین اور
بہیڑ اور اژدحام سے بچتے ہین اون کی دلی خواہشین اون کے آنکھون سے اس
طرح ظاہر ہو جاتی ہین کہ کہنے کی ضرورت نہین رہتی۔
جب حسن آنکھون مین جھلکتا ہے تو جو اشارات اوس سے نکلتے ہین وہ دل
مین اون الفاظ سے زیادہ اثر کرتے ہین جو نازک لبون سے نکلتے ہین اس
لئے کہ جو کلام منہ سے نکلتا ہے وہ تمام صحیح نہین ہوتا بلکہ اکثر وہ سوچ سمجھکر درست

کرکے بیان کیا جاتا ہے۔ بخلاف اس کے آنکھون سے جو امور ظاہر ہوتے ہین اون مین تصنع اور بناوٹ کا اثر نہین ہوتا بلکہ جب کسی بعید القیاس بات کو زبان سے نکالا جاوے تو آنکھون پر غور کرنے سے اصل حقیقت معلوم ہوجاتی ہے۔

ایسے مجمعون مین مکارون دغا بازون اور جھوٹون اور منافقون کے دریافت کرنے کی ضرورت نہین اون کی آنکھین اسرار باطنی کو ظاہر کردیتی ہین ما باپ دوست دشمن اولاد بنیا دی محبت اون سے اچھی طرح ظاہر ہوسکتی ہے باپون کی حمایت ماؤن کی شفقت عاشقون کے ولولے اور سچے دوستون کی محبت دشمنون کے اغراض انکھون سے معلوم ہوسکتے ہین۔ نیز آنکھ سے اون تمام چیزونکا علم حاصل کرسکتے ہین جس کے دریافت کرنے کی کوئی شخص قدرت نہین رکھتا۔

مادام ۔ ی ۔ یہانتک کہکر چپ ہوگئی اور اپنی کہنی تکیہ پر رکھکر سر کو ہاتون سے تھام کر سیدھا کردیا گویا کہ عالم ارواح سے باتین کررہی ہے اگرچہ اوس نے باتین ختم کردی تھین لیکن مین اس طرح اوس کی طرف کان لگا رہی تھی گویا وہ اب تک کلام کررہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اوس کے پاکیزہ الفاظ کی طرف میرے کان ایسے مشغول تھے کہ ان خیالات کو میرے دل سے الگ ہوتا بھی پسند نکرتے تھے اور یہی شوق تھا کہ اُسکی حکیمانہ اقوال برابر سنتے رہین۔

جن اخلاق اور خوبیون سے یہ عالمہ عورت آراستہ ہے وہ حکمت کی کتاب
کا گویا ایک ورق ہے جس سے خدا کی عظمت اور قدرت معلوم ہوتی ہے ۔
یہ گفتگو کر کے اور اُس کی مفید اور دلچسپ تقریر سنکر گویا مین نے اُس کتاب کو
جو میرے سامنے کہلی ہوئی تہی غور سے مطالعہ کیا بعض لوگ جب حسینون کے
حسن مین کوئی قصور پاتے ہین تو اوسکی حقیقت دریافت کرنے مین اپنی
تمام توجہ صرف کر دیتے ہین اگر اوس کا سبب معلوم ہونے مین دقت ہوتی ہے
تو تمام علمیت جو خداے تعالی نے اوس کو عطا کی ہو صرف کر کے اُسکا
باعث دریافت کرنا چاہتے ہین ۔ ایسی ہی طبیعت ان میم صاحبہ کی ہے
خداے تعالی نے اپنی عنایت اور مہربانی سے تحقیقات کا شوق جو عقل
کی جلا ہے اون کو عطا کیا ہے ۔ یہی ایک چیز ہے جو بُری چیز کو محبوب
بنا دیتی ہے مگر آنکھون سے نظر نہین آتی صرف ذہن سے دریافت کر لی
جاتی ہے گو اوس کی کوئی خاص شکل و صورت نہین ہے مگر عقل اوسکو
دریافت کر لیتی ہے ۔ آنکھین اوس کو نہین دیکہ سکتی ہین ۔ اور دل سمجھنے سے
پہلے اُسکا خواہشمند ہو جاتا ہے ۔

میم صاحبہ کی لطیف اور شیرین آواز اون کے خوبصورت چہرہ سے
نہایت مناسبت رکہتی ہے اور وہ اپنی شایستہ گفتگو کو باریک آواز اور موثر
لہجہ مین اسطرح ادا کرتی ہین ۔ کہ بعض خوش آوازون کے راگ سے بہی
زیادہ بہلی معلوم ہوتی ہے ۔ اوسکی گردن اور بازو کی کہلی ہوئی جگہون پر سیاہ

جالی کا سا کپڑا پڑا ہوا تھا اوسپر بال لٹک رہے تہے اون مین سے اُسکا بدن جھلک رہا تھا سفید اور صاف شفاف بدن سیاہ جالی کے کپڑے مین سے اسی طرح چمکتا تہا جیسے ابر مین سے چاند اور ستارے کبہی کبہی چمک جاتے ہین مین ان خیالات مین محو تھی کہ اوس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا۔

میم صاحب۔ آپ کس فکر مین مصروف ہین؟ مین دیکھتی ہون کہ آپ بہت دیر سے بالکل خاموش ہین۔

مولفہ۔ مین آپ ہی کو غور سے دیکھہ رہی ہون جیسا کہ آپ کو بہی خیال ہوگا۔ آپ نے تمام اشیا کی حقیقت دریافت کی ہے اور نہایت گہری نظر سے ہر چیز کے اسباب پر غور کیا ہے اس مین یقیناً ایک عمر صرف ہوئی ہوگی۔ اور یہ بہی قرین قیاس ہے کہ آپ نے آئینہ مین اپنے خوبصورت چہرہ کو دیکہکر جو خوبصورتی کا نمونہ ہے اپنی خوبصورتی اور حسن وجمال پر بہی غور کیا ہوگا۔

میم صاحبہ۔ ہان اس سے انکار نہین ہوسکتا۔ مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ اوس نے حسن اور ملاحت خاص طور پر مجھے عنایت کیا ہے۔ مین اُن عورتون مین نہین ہون جو بہولے پن سے یہ ظاہر کرین کہ گویا وہ اپنے حسن وجمال سے بالکل بے خبر ہین اون کو اصلا خبر نہین کہ وہ خوبصورت ہین یا نہین اون کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ سب سے خوبصورت مشہور

ہون - مین اپنے عیب سے بیخبر نہین ہون - اور اون عورتون پر جو مجھسے زیادہ حسن وجمال رکھتی ہین کبھی حسد نہین کرتی -

آپ دیکھتی ہین کہ جو حسن اور جمال خداے تعالی نے مجکو عطا کیا ہے - اوس کے اعتبار سے میرے یہ ہاتھہ اور پیر کیسے غیر مناسب ہین - ان کا حد سے بڑا ہونا بالکل عیب مین داخل ہے - مجھے اسکا افسوس نہین ہے بلکہ اس کا شکر ادا کرتی ہون کہ مجھہ مین یہ عیب نہوتا تو غرور آجاتا اور یہہ بھول جاتی کہ بندہ کو کبھی غرور نکرنا چاہئے اور نیز اس عیب نے مجھکو بتا دیا کہ یہ ناممکن ہے کوئی بشر عیب سے خالی ہو -

ہمکو غرور کرنا ہرگز زیبا نہین ہے اس لئے مین اس عیب سے جو اپنے ہاتھہ پیرون مین دیکھتی ہون شکوہ نہین کرتی تاکہ ہمیشہ خوش و خرم رہون

مولف - بیشک میم صاحبہ سچ کہتی تہین اون کے ہاتھہ پیر اون کے حسن وجمال کے اعتبار سے ناموزون تہے لیکن جب آدمی کو اپنا عیب معلوم ہوجاوے اوسکو ظاہر کرکے اپنی بڑائی اور خوبی کو بٹہ لگانا ہر ایک کا کام نہین ہے - لیکن جب حسن اور علم اور اخلاق حمیدہ جمع ہوجاوین تب ہی ایسے کامل آدمی پیدا ہوتے ہین جیسی کہ یہ میم صاحبہ ہین -

میم صاحبہ - ہر شخص کو اپنا عاجز اور ضعیف ہونا بدیہی طور پر خود معلوم ہوجاتا ہے - لیکن پہر بہی غرور کی جرأت کر بیٹھتا ہے گویا یہ علامتین کچھہ بھی نہین ہین - باوجودیکہ جب ہم اپنا سر نیچے زمین کی طرف کرتے ہین اور پہر اوس کو

اوپر اٹھاؤ تہین تو خدا کی عظمت اور بزرگی اور اپنے عجز اور قصور کی سیکڑون مثالین نظر کے سامنے آجاتی ہین۔

ہم کو صرف شہوات نفسانی ہی مین مصروف ہونا ٹھیک نہین بلکہ ضروری ہو کہ سمندر اور آسمان پر غور کرین کہ آسمان ہمارے سامنے کیسے عمدہ منظر اور مشاہدات پیش کرتا ہے۔ کیا وہ زبان حال سے یہ نہین کہتا کہ تم میرے قمرون کی مشاہدے اور اون کے بھیدون کے سمجھنے مین قاصر ہو۔ کس لیے ہم اجرام سماوی کی سیر نہین کرتے جن کو ہم نے خیال کر لیا ہے کہ ان مین سے ہر ایک ایک عالم جداگانہ ہے۔

کیا ہم نے اس مین بہت کچھ اہتمام اور کوشش نہین کی۔ ہان ہم نے بہت (غبارے) بنائے اس گمان پر کہ شاید ہم اس کے ذریعہ سے اجرام سماوی تک پہنچ سکین۔ مگر یہ خیال باطل ہوا اور یہ غرور ٹوٹ گیا بلکہ ہماری کل کوششون کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑی کوششون اور لگاتار محنتون کے بعد چند میل اوپر چڑھ سکے اور پھر موت کو اپنی آنکھون سے دیکھکر اور زبان حال سے یہ تہدید اور عتاب آمیز خطاب سنکر نیچے اترے کہ تم کو اس سے زیادہ اوپر جانے کی اجازت نہین ہے اور تم اس لئے پیدا نہین کئے گئے۔ کہ اس فضا مین زندگی بسر کرسکو اب خواہ بے نیل مرام نیچے اوتر جاو یا ذلت کی موت اختیار کرو یہانتک کہ ہمارے مسامات سے خون ابلنے لگا یہ خوفناک حال دیکھکر ہم کو مجبوراً واپس ہونا پڑا گیا یہ محض

غروری کا نتیجہ ہین۔

مولف۔ آپ نے بالکل درست فرمایا یہ خیالات ایسے ہی عالم اور خلیق شخص کی ہو سکتے ہین جیسے کہ آپ ہین۔ اس مین کسی کو شک نہین کہ انسان کسی چیز پر غور کرے اور تمام قوت خیالیہ اوس مین صرف کر دے تو خدا کی عظمت اور وحدانیت اُسکو آنکھون سے نظر آجاویگی۔

آپ خیال فرما سکتی ہین کہ صرف آسمان کے صاف رنگ ستارون کی چمک چاند کے نور آفتاب کی روشنی کو دیکھکر آدمی خوش ہوتے ہین اس طرح کون خیال کر کے غور کرتا ہے۔

میم صاحبہ۔ بیشک انسان جس طرف التفات کرے اور جس چیز کو غور سے مطالعہ کرے خداے تعالی کی عظمت اور بزرگی اسکی آنکھونکے سامنے پھر جاتی ہے۔

مولف۔ آپ کو معلوم ہے کہ اکثر عیسائی تثلیث کے قائل ہین۔ یہ نہین سمجھتی کہ یہ خیالات اوس سے کہانتک موافق ہو سکتے ہین۔

میم صاحبہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اکثر مذہبی مسائل روایات پر مبنی ہین عقل کو اوسمین دخل نہین۔ مین نے اکثر تثلیث کے مسئلہ پر غور کیا لیکن عقل اور دلیل سے اوس کو نہین پا سکی اس لئے وحدانیت کی قائل ہون۔

مولف - آپ گویا اریانیون کے مذہب پر ہین -

میم صاحب - ہرگز نہین یہ مذہب تو جاتا رہا ازنیق کے گروہ نے اوسکو بالکل مٹا دیا - تثلیث عیسائیون کے نزدیک مثل ایک بھید کے ہے جسکو عقل نہین پا سکتی پس ان کو سوائے تسلیم کرنے اور اعتقاد کر لینے کے کوئی چارہ نہین -

مولف - انجیل شریف مین تثلیث کے متعلق کوئی تفصیل یا اشارہ نہین ہے پس ایسی شئے پر جو عقل کے مطابق نہو اعتقاد کرنا کچھہ ضرور نہین تثلیث کا مسئلہ حضرت عیسٰی سے چند صدی کے بعد پیدا ہوا ہے جبکہ روما کی لنگ پرست قومین عیسائی ہو گئین -

انجیلون مین کوئی قول ایسا نہین ہے جس سے تثلیث ثابت ہو سکے اور اب جو بعض تاویلات کر لی گئین ہین یہ کوئی دلیل نہین ہو سکتی اس لئے کہ توراۃ شریف اور انجیل شریف اگر ویسے ہی رہتین جیسے کہ وہ نازل ہوئی ہین اور ان مین تغیر تبدل اور تحریف نہو تی تو البتہ ان امور کے اثبات پر دلیل قائم ہو سکتی تھی - یہ بھی معلوم نہین کہ اول انجیل شریف کس زبان مین لکھی گئی اور اب تک یہ مسئلہ مختلف فیہ چلا آتا ہے - پس یہ بالکل سچ ہے کہ وہ وقت پر نہین لکھی جا سکی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے وقت اس کا دارومدار صرف حافظہ پر تھا اور اس کے بعد جسقدر انجیل کی آئتین حواریون کو یاد تھین قصہ کے طور پر لکھہ لی گئین

اس کے سوا انجیلین جس قدر لکھی گئین اون کی تعداد پچاس سے زیادہ تھی۔

حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے تین سو برس بعد اون پر غور کر کے مطابقت کی گئی تو چار باقی رکھی گئین اور سب چھوڑ دی گئین ان چارون مین بھی اکثر جگہہ بالکل اختلاف ہے ایک دوسرے سے نہین ملتین تقاضائے طبعی بھی یہی چاہتا ہے اس لئے کہ دین عیسوی تین سو برس تک گمنامی کی حالت مین رہا اس مدت دراز کے حالات کا معلوم کرنا کوئی آسان کام نہین ہے۔

میم صاحبہ۔ آپ توریت کے بارہ مین کیا فرماتی ہین۔

مولفہ۔ یہ ظاہر ہے کہ توریت شریف جلادی گئی اور مدت تک گم رہی پھر ایک آدمی کے حافظہ کے بھروسہ پر از سر نو لکھی گئی۔ ایک شخص واحد کی روایت سے علم یقینی حاصل نہین ہو سکتا۔ اب ہمارے پاس توریت کے تین نسخے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے مختلف ہین اور یہی دلیل ہے کہ اس مین تحریف کی گئی ہے اس لئے کہ کلام الٰہی مین اختلاف نہین ہو سکتا۔

میم صاحبہ۔ وہ کون سے اختلافات ہین جو آپ نے توریت مین دیکھے ہین۔

مولف - ذرا توقف فرمائیے مین آپ کو نہایت صریح اختلافات
ثابت کرائے دیتی ہون - یہ کہکر مین نے کنیز کو اشارہ کیا کہ میز پر سے سرخ
جزو والی کتاب اوٹھالائے کنیز کتاب لاکر دی مین نے اوس مین سے
توریت نکالکر میم صاحبہ کے ہاتھہ مین دی کہ آپ اس اختلاف کو ملاحظہ
فرماوین کہ حضرت آدم کی پیدایش سے طوفان نوح تک کا زمانہ عبرانی
نسخہ مین ۱۶۵۶ سال اور یونانی مین ۲۲۶۲ سال ہے نسخہ سامری
کے موافق ۱۳۰۷ ہے یہ ایسا صریح اختلاف ہے کہ اس مین کسی
طرح رفع نہین ہو سکتا۔

اور ان تینون نسخون سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت نوح کی عمر طوفان
کے وقت چھہ سو سال کی تہی اور سامری نسخہ کے موافق ضرور ہے کہ ان کی
عمر حضرت آدم کی وفات کے وقت ۲۲۳ سال ہوگی - یہ تمام مورخون کے
نزدیک باطل ہے - عبرانی اور یونانی نسخے بہی اس کی تکذیب کرتے
ہین - اس لئے کہ یونانی نسخہ کے رو سے حضرت نوح کی پیدائش حضرت آدم
سے سات سو تیئیس برس بعد ہے -

حضرت نوح کے بعد سے حضرت ابراہیم کی پیدایش تک
عبرانی توریت کے بموجب دو سو بانوے ۲۹۲ سال کا زمانہ ہوتا ہے اور
یونانی نسخہ کے موافق ۱۰۷۲ سال سامری کے موافق ۹۴۲ سال -
یہ بہی بہت بڑا اختلاف ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی ولادت طوفان سے ۲۹۲ سال بعد واقع ہوئی اور
سفر تکوین کے نویں باب کی آٹھوین ایت مین صاف بیان ہے کہ حضرت
نوح طوفان کے بعد ۳۵۰ سال تک زندہ رہے ۔ اس سے لازم آتا
ہے ۔ کہ حضرت ابراہیم کی عمر حضرت نوح کی وفات کے وقت ۵۸ برس
کی ہوگی یہ بھی مورخین کے نزدیک ٹھیک نہین اور یونانی اور سامری توریت
بھی اسکی تکذیب کرتی ہین ۔ اس لئے کہ یونانی نسخہ کی رو سے حضرت
ابراہیم کی پیدائش حضرت نوح سے ۷۲۲ سال بعد ثابت ہوتی ہے
اور سامری نسخے کے موافق ۲۹۵ سال بعد اور یہ عقلا محال ہے کہ کلام الہی
مین اسقدر صریح اختلاف پایا جاوے اسلئے بالضرور ماننا پڑیگا کہ توریت شریف
مین تحریف ہوئی ہے ۔
میم صاحبہ ۔ ہان مجھے معلوم ہے کہ قرآن شریف بلا کسی تغیر تبدل
کے آپ تک اسی طرح اور اسی حیثیت سے پہنچا ہے جسطرح کہ آپ
کے نبی پر نازل ہوا تھا ۔
مولف ۔ بیشک اسکی علاوہ ہمارے مجتہدین نے کوئی چیز
عقل و حکمت کے خلاف عقائد مین داخل نہین کی ۔ ہم اپنے عقائد کو
عقل کی میزان مین تول سکتے ہین مگر عیسائیت اس سے عاری ہے
اون کے لئے عقل و حکمت کے دروازہ بند ہین ۔
میم صاحبہ ۔ حقیقت مین آپ کا مذہب عقل اور حکمت فلسفہ کی

موافق ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے کہ جو لوگ تثلیث کی وجہ سے
اپنا مذہب چھوڑتے ہین۔ اوس کو نہایت آسانی سے قبول کر سکتے ہین
اس بحث مین مجھکو بہت سی مشکلین حل ہوگئین جنھین ہمیشہ مین سوچتی رہتی
تھی۔ اور ان کا کوئی سبب خیال مین نہین آتا تھا وہ یہ ہے کہ ہمارے ہزارون
پادری عیسائی مذہب پھیلانے کے لئے کوشش کرتے ہین اور بڑے
بڑے خطرناک سفر اختیار کرتے ہین اور بڑے بڑے جان جوکھوں کے کام
صرف اس لئے اختیار کرتے ہین کہ دین کو ترقی دین۔ مگر اونکو کامیابی
نہین ہوتی۔ آپ کے حاجی اور تاجر جہان جاتے ہین۔ آسانی سے بلا
کسی بڑی سعی و کوشش کے سیکڑون بلکہ ہزارون آدمی مسلمان
کر لیتے ہین۔ مین ہمیشہ اسکی وجہ سوچتی تھی کبھی سمجھہ مین نہین آتی تھی
اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ کے دین کی لطافت اور پاکیزگی اور عقل و حکمت
سے اسکا موافق ہونا ایسے اوصاف ہین کہ مخلوق کو نہایت آسانی سے
اپنی طرف کھینچ لیتے ہین۔
حقیقت مین آپ کے مذہب کی خوبی مین کچھہ شک نہین اور نہ اوس
پر کوئی طعن ہو سکتا ہے۔ صرف ایک مسئلہ ہے جو اوس سے نفرت
پیدا کرتا ہے اور اسلام کے خوبصورت چہرہ پر وہی ایک داغ سا
معلوم ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ عورتون کے پردہ کا ہے۔ عیسائی مردون اور
عورتون پر جو آزادی اور بے پردگی کے عادی ہین یہ نہایت سخت ہے

وہ کسی طرح اس مین راضی نہین ہو سکتے۔

اگر یہ مسئلہ نہوتا تو بہت سے عیسائی جو مذہب کی تلاش مین رہتے ہین۔ اسلام اختیار کر لیا کرتے۔

مولف۔ مین نے آپ سے عرض کر دیا ہے۔ شرع مین صرف بالونکا چھپانا فرض ہے۔

میم صاحبہ۔ وہ اس پر رضامند نہونگے کیونکہ جب وہ مسلمان ہو جاوینگے تو پردہ کرنا اون پر لازم ہو جاویگا۔

مولف۔ جو عورتین پردہ نہین کرتین وہ گنہگار ہوتی ہین مذہب سے خارج نہین ہوتین۔ مذہب اسلام کی بنیاد یہ ہے خدا تعالیٰ کو ایک جاننا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول جاننا۔ جو شخص ان دونون پر ایمان لاوے وہ مسلمان ہے۔ جس شکل و صورت مین چاہئے کہ ہو۔ البتہ بعض ظاہری افعال ہین جنکا کرنا فرض کیا گیا ہے۔ مثل روزہ نماز حج و زکوٰۃ کے اور بعض امور ہین جن سے منع کیا گیا ہے مثل قتل و غارت و گناہ کے کہ ان سے منع کیا گیا ہے۔ جو شخص خدائے تعالیٰ کے امر کی تعمیل نہین کرتا اور نہی سے باز نہین رہتا وہ مسلمان ہے مگر فاسق کہلاتا ہے اور آخرت مین عذاب کا مستحق ہے اپنے گناہ کے موافق عذاب اوٹھا کر انجام کار بہشت مین پہونچیگا۔

خدا تعالی کو یہہ ہی اختیار ہے کہ چاہے اس کے گناہونکو معاف کر دے
یا اوس کے موافق عذاب دے کر بہشت مین داخل کر دے۔ مسلمانون
کو عیسائیون کی طرح کسی پادری سے اپنے گناہون کے معافی نامہ حاصل
کرنے کی ضرورت ہے اور نہ اون کو مسجدون مین جانا اس طرح لازمی ہے جیسے
عیسائیون کو گرجا مین جانا ضروری ہے جب اون کو توبہ استغفار کرنا اور اپنے
گناہون کی خدا تعالی سے معافی چاہنا ہوتو وہ ایک گوشہ مین تنہا بیٹھکر خشوع اور
خضوع کے ساتھہ گناہ معاف کرنے کی دعا کر سکتے ہین جسطرح عیسائی
کو پادریون کے سامنے معافی حاصل کرنے کے لیئے اپنے تمام ظاہر اور
پوشیدہ گناہون کا اقرار کرنا پڑتا ہے اس طرح مسلمانون کو سواے خداے
وحدہٗ لاشریک کے اور کسی کے سامنے اقرار کرنا نہین پڑتا۔
میم صاحبہ تہوڑی دیر خاموش ہو کر سوچتی رہین۔ دوسری بیگمات جو ہمارے
ساتھہ تہین آپسمین میٹہی باتین کرتی رہین بعض چاندنی کا لطف اوٹہاتی رہین۔ انہون
نے دوبارہ چاء طلب کی اور خواہش کی کہ ہم ہی چاے پینے مین شریک
ہون مگر ہم دونون نے عذر کر دیا۔ ان مین سے ایک بی بی آہستہ آہستہ
کچھہ ترکی مین گا رہی تہی اور میم صاحبہ نہایت شوق سے اودہر کان لگاے
ہوئے تہین اس وقت کہ مطلع بالکل صاف اور ہوا بند تہی گیت نہایت
بہلا معلوم ہوتا تہا مین نے اون بیگم صاحبہ سے کہا اگر آپ کا دل
چاہے تو کوئی موثر راگ دردناک لہجہ مین ذرا زور سے فرمائیے۔

بیگم صاحبہ - جو آپ ارشاد کرین وہی گاؤن -

مولف - کچھہ حجاز مین گائیے -

اس پران بیگم صاحبہ نے ایک لطیف راگ حجاز مین نہایت پر درد اور موثر لہجہ مین گانا شروع کیا میم صاحبہ نہایت غور سے کان لگاکر اسکو سُنتی رہین - مین نے کہا میم صاحبہ کیا یہ آواز ایسی نہین جیسے کہ آپ کے ناچ کے جلسون مین ہوا چلنے پر ریشمی کپڑون سے نکلتی ہے -

میم صاحبہ - مین بھی یہی سوچ رہی ہون - ان کے آواز گھٹانے بڑہانے مین نہایت ہی لذت آتی ہے -

مولف - اس وقت میم صاحبہ نے علم حکمت کی رو سے آواز اور راگ کی قسمین اور حالات بیان کرنے شروع کئے لیکن چونکہ مین موسیقی مین پوری مہارات نہین رکھتی اس لئے جو باریک مسائل یہ عالمہ عورت بیان کرتی تہی انین سے جو میری سمجھہ مین آتے تہے اُن پر غوص کرتے ہوے کچھہ ایسی بے خبر ہو گئی کہ یہہ معلوم نہوا کہ مجھے اس حال مین کتنا عرصہ گذرا یہان تک ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے مجھے ہاتھہ لگایا ہے اور کچھہ آواز بھی کان مین پہنچی مین چونک کر دیکھنے لگی تو میری خاص خادمہ مجھکو خبردار کر رہی تہی اوسی نے کہا -

خادمہ - بیگم صاحبہ آپ کو سردی معلوم ہوتی ہے -

مولف - تیرا ہاتھہ گرم معلوم ہوتا ہے - تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ مین سردی کہا رہی ہون -

خادمہ - مجھکو بہت دیر سے سردی معلوم ہوتی تھی حتی کہ چادر کی ضرورت معلوم ہوئی اور آپ کو بہت دیر سے خاموش دیکھتی تھی اس سے خوف ہوا کہ شاید آپکو بھی سردی پہنچی ہوگی - مین چہرہ تو دیکھہ نہ سکی ہاتھہ کو دیکھا تو ٹھنڈا معلوم ہوا اس سے لئے آپ کو بیدار کر دیا -

مولف - تو نے ٹھیک کہا - دو چادرین میرے اور میم صاحبہ کے لئے لے آ -

ہماری ہمجلیسین اس سکوت کو دیکھکر گھبرا کر علیحدہ ہو گئین اور ہمکو اسی حال مین تنہا چھوڑ دیا - یہ کیسی حالت ہے سوتے ہوے کوئی شخص دوسرے کا پاس ہونا پسند نہین کرتا نیند کی حالت موت کو یاد دلاتی ہے - ہماری یہہ حالت فی الواقع موت کے مشابہ ہے - جیسے آج کی رات مزے اور لطف مین اور عمدہ اشغال مین کٹی ہے کیا موت مین ایسی راحت ہوتی ہوگی یہ باتین دلگی مین گذر گئین - جس طرح موت ہماری عمر کا خاتمہ کرنے والی ہوگی اسیطرح ہم نے اپنی اس پرلطف صحبت کو بھی موت کے ذکر پر ختم کیا

ہماری مہمان میم صاحبہ کو مجھسے زیادہ سردی لگی ہوئی تھی - اس لئے کہ اون کی گردن اور بازو پر سوا جالی کے کپڑے کے اور کچھہ نہ تھا - ہماری اس گفتگو سے میم صاحبہ بھی بیدار ہو گئین - اور دہنے بائین دیکھنے لگین وہان سوا کنیز کے اور کوئی نہ تھا سب عورتین ہم کو سوتے ہوے تنہا چھوڑ کر چلی گئی تھین - اوس سے کہا کہ وہ ہم سے بھاگتی ہین - اور ہم ان سے ملتا

چاہتی ہین۔ اس وقت ہمکو خدا کی بزرگی اور برتری اور اپنا عجز اور فروتنی
ظاہر ہوتی تہی۔ ہمارے دل مین نقش ہوگیا کہ سواے خدا کے ہر چیز فانی ہے۔
تہوڑی دیر تک یہ حال ہم پر غالب رہا۔ اور پہر ہم دونون اٹہکر اپنے ہم نشینون
کی تلاش مین چلین تاکہ اون سے مل جاوین۔ ہم سب اپنے مکان مین داخل
ہوئین۔ ان خیالات نے ہمارے دلپر نہایت اثر کیا۔ سورے کے خوف نے
ہمارے دل قابو مین نہ تہے اس عرصہ مین ٹہنڈائی لائی گئی اور کنیزین خوان
مین سب کے سامنے لئے پہرتی تہین۔ مگر میم صاحبہ اوس کے پینے
مین متردد تہین۔ مین نے یہ دیکہکر کہا کہ میرا دل اس وقت چاء کو چاہتا
ہے۔ اگر آپ بہی پسند کرین تو ایک پیالی آپ کیلئے بہی حاضر کی جاے
میم صاحبہ۔ واللہ مین آپ کی بہت ممنون ہون گی۔ اسوقت
چاء کی خواہش بہی ہے۔ امید ہے کہ آپ براہ مہربانی ضرور منگائین
گی

مولفہ۔ تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ چاء حاضر کی گئی ہم دونون نے پی
تو کچہہ گرمی آئی ذرا دیر مین سحری کی توپ چلی اور سب بگیمات نے چلنے
کی طیاری کی کشتیان طلب کی میم صاحبہ نے بہی گاڑی لانے کے
لئے کہا مگر کشتیان طیار ساحل پر بندہی ہوئی تہین وہ جلد آگئین۔ اور
یہ سب بیگمات اپنے اپنے مکانون کو رخصت ہوگئین۔ میم صاحبہ
کو بہی گاڑی طیار ہونے کی خبر دی گئی انہون نے کپڑے پہن کر اور اپنا

پنکھا ہاتھ مین لیکر چلتے وقت کہا۔

میم صاحب۔ مین آپ کی نہایت شکرگذار ہون کہ اس شب کو آپ نے مجھپر نہایت عنایت فرمائی سیر و سیاحت سے یہی غرض ہوتی ہے کہ اون چیزون کو دیکھا جاوے جو پہلے نہ دیکھی ہون اور اون باتون کو دریافت کیا جاوے جو پہلے ٹہیک معلوم نہون مین ہر جگہہ کے حالات دریافت کرنے کی نہایت مشتاق ہون۔ میری نہایت آرزو تھی کہ ترکون کے حالات۔ عادات۔ عقائد سے واقفیت حاصل ہو۔ اس لئے مین نے اس مین بہت وقت صرف کیا اور کسیطرح خرچ کرنے مین بھی دریغ نہین کیا۔ مین سچ عرض کرتی ہون کہ جس قدر معلومات اس وقت تک مجھکو حاصل ہوئی تھی وہ اس کے مقابلہ مین جو آج شب کو حاصل ہوئی کچھہ بھی حقیقت نہین رکھتی۔

مولف۔ مہمان کی عزت اور خاطرداری کرنا ہمارے ہان لازمی ہے۔ اگر اوس مین کچھہ تکلیف بھی ہو تو ہم اوس کو راحت ہی خیال کرتے ہین۔ بیشک آپ کی خواہشات قابل قدر ہین اور ممکن الحصول ہین کاش یہ صحبت پھر بھی میسر ہو۔ کاش آپ جیسی عالمہ و فاضلہ عورتون کی ملاقاتین نصیب ہوتی ہین اسلئے کہ ایسی ایسی عالمہ فاضلہ کی ملاقات بھی خوش نصیبی ہی سے کسیکو میسر آتی ہے۔ پس مین دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ کہ اس شب مین آپ کی وجہہ سے

اس قدر معلومات مجھکو حاصل ہوے۔ کہ بہت کتابین دیکھنے کے بعد بھی مشکل حاصل ہو سکتی تہی۔ مین حقیقت مین آپ کی نہایت شکرگذار اور ممنون ہون۔

میم صاحب ۔آپ کی ملاقات کا اور اس پرلطف صحبت کا سمان عرصہ دراز تک انشاءاللہ یاد رہیگا۔

مولف ۔میم صاحب نے یہ کہکر مجھکو رخصت کیا اور گاڑی مین سوار ہوئیں مین بہم ہمین خیال کرتی تہی کہ جو کچھہ اس عالمہ میم سے بیان کیا ہے اور جس کا میرے دل پر اثر ہے اوسے کسطرح یاد رکھوں میں اس شب کی یاد اور باہمی گفتگو کا تصور کرکے مزے لیتی رہتی ہوں۔

اب تک ان میم صاحبہ کا کوئی خط نہین آیا۔ معلوم ہوا کہ وہ عرب کی طرف سیر کو گئی ہوئی ہین۔ ابھی تک سفر اون کا ختم نہین ہوا۔ بعد سفر تمام کرنیکے وہ اپنا سفرنامہ لکھینگی جو مانو ایشیا کی حقیقت کا مخزن ہوگا۔ لیکن یہ اتمام سفر او توفیق الہی پر منحصر ہے۔

تمام شد

حصہ اول

الاخلاق المحمدیہ

اس کتاب مین تمام اسلامی اخلاق وآداب ومعاشرت کی نسبت جدا جدا عنوان قایم کرکے اول قران مجید کی آئتین لکھی گئی ہین اوراوس کے بعد صحیح حدیثین مستند کتابون سے انتخاب کرکے درج کی گئی ہین ایک کالم مین آیات واحادیث ہین اورا وسکے مقابل دوسرے کالم مین اونکا نہایت سلیس اورعام فہم ترجمہ اُردو لکھا گیا ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے اورایک مسلمان کوکس قسم کے اخلاق اوراطوار رکھنے چاہئین۔

یہ کتاب حقیقت مین کتب درسیہ مین شامل ہونے کے قابل ہے اورہر مسلمان کوچاہئے کہ اوس کوہمیشہ زیر مطالعہ رکھے تاکہ اسلامی معاشرت اوراخلاق سے پوری واقفیت ہو۔

حصہ اول - - - - - - - قیمت ۱۰/

حصہ دوم۔ سوم۔ چہارم - - - - - - (زیر طبع)

حصہ دوم

نساء المسلمین

ملاقات سوم

مئی کا مہینہ (قسطنطنیہ مین) نہایت لطف اور مسرت کا ہوتا ہے حرارت
اور برودت اعتدال پر ہوتی ہے نہ کہرسا کی سی سخت گرمی ہوتی ہے
نہ چلے کا سا جاڑا۔ ایسے لطیف موسم مین کہ ہر طرف پہول کہلے ہوے تہے
معطر ہوائین دماغ کو تازگی پہونچا رہی تہین۔ یہ عاجزہ باغ کے ایک کمرے
مین بیٹہی ہوئی تہی جس کی کہڑکیان ہر طرف سے کہلی ہوئی تہین اُن
مین سے ایسی معطر خوشبودار ہوا آتی تہی گویا کسینے مشک ملا رکہا ہے
بلکہ مشک کی بہی اس لطیف اور معطر ہوا کے سامنے کچہہ حقیقت نہین ہے اسلئے کہ
مشک کی خوشبو کسیکو پسند آتی ہے کسیکو نہین۔

گلاب اور لونگ اور بیلا چنبیلی کے پہول جو صحن گلشن مین کہلے ہوے تہے اور دیگر پہولدار بیلین جو در و دیوار چمن پر پہیلی ہوئی تہی اون کی خوشگوار ہوا دماغ جان کو تازگی بخشنے والی تہی خصوصاً جو پہولدار درخت کہڑکی کے دروازہ کے قریب تہے اون کی خوشبو نہایت ہی دل آویز تہی۔ اس روح پرور اور فرحت بخش خوشبوؤن کے سامنے مشک کی کیا حقیقت ہے کہ معہذا ہر ایک درخت اپنی وضع قطع صورت شکل رنگ و بو مین دوسرے ممتاز ہے اس سے خدائے وحدہٗ لاشریک کے ایسی باریک نفیس اور پاکیزہ حکمتین ظاہر ہوتی ہین۔ جن کے سمجہنے سے عقلین قاصر ہین۔

بلبلون کی خوش الحانیان اور قمریون کی نغمہ ارائیان انسانون کے دلونکو بلکہ دشت و جبل کو بہی وجد مین لا رہی اور پہولون کی معطر ہوائین مردہ دلون کو حیات تازہ پہونچا رہی تہین۔ یہ ماجرا جہروکے مین بیٹہی ہوئی تہی اور دو تین ہم جلیسین چاء و قہوہ پیتی گرداگرد جمع تہین جن مین ایک کا نام ص خانم تہا۔ یہ بی بی انگریزی زبان نہایت عمدہ جانتی ہے۔ اور کچہہ کچہہ فرانسیسی بہی جانتی ہے اوس مین یہ بات ہے کسی قدر غور اور تامل سے کر سکتی ہے کہ اپنا مافی الضمیر ظاہر کر سکے ترکی کی بہ نسبت انگریزی مین زیادہ مہارت حاصل کرنے کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ انگریزون کے ملک مین پیدا ہوئی اور وہین اوس نے پرورش پائی اور لڑکپن سے اوسی زبان مین تعلیم حاصل کی اوسی مین کمال پیدا کیا۔ اس بی بی کے اخلاق

بھی میمون سے ملتے جلتے ہین اس لئے کہ صحبت اور تربیت کا بڑا اثر ہوتا ہے خصوصاً اخلاق پر وہ تنہائی کو پسند کرتی ہے تکلف سے نفرت رکھتی اور اوضاع لباس (فیشن) سے شغف تام رکھتی ہے مین اوسکی صاف طینت اور حسن طبیعت سے جو مثل روز روشن کے ظاہر ہے واقف تھی اپنی کتاب مین اون کا ذکر کرنے کے لئے اون سے اجازت طلب کی تو انھون نے میری التماس کو قبول کیا اور نہایت صاف دلی سادگی سے بیان کیا کہ اس مین کوئی ممانعت نہین۔ جب مینے عرض کیا کہ آپ کس طریقے پر اپنا ذکر پسند کرتی ہین۔ تو کہا کہ مجھے آپ کے محبت اور شفقت سے کامل یقین ہے کہ آپ میری ہجو تو کرین گی نہین۔ اور نہ برائی سے میرا ذکر کرینگی اگر بالفرض آپ ہجو یا کسی قسم کی تعریض بھی میری نسبت کرین تو میرے دل پر اوس کا کچھ اثر نہوگا۔ اس لئے کہ آپ میرا نام غالباً ظاہر نکرین گی بلکہ مین اپنے اوپر نکتہ چینی کرنے کو پسند کرتی ہون۔ اس سے مجھکو اپنی بری عادات اور ناپسندیدہ اخلاق کا علم ہوجاویگا۔ اور لامحالہ اوسکی اصلاح کی فکر کرنی پڑے گی۔

دوسری ہم جلیس کا نام ن خانم تھا وہ ترکی زبان کے لکھنے پڑھنے مین ایسی مہارت رکھتی ہے کہ اوس کا قول سند اً پیش کیا جاتا ہے۔ مگر وہ اپنے آپ کو اپنے درجے سے زیادہ خیال کرتی ہے۔ اس خیال نے اوسکو آئندہ ترقی سے محروم کرکے اسی درجہ پر ٹھہرا دیا جسپر کہ وہ اب ہے

تاہم ذہن و ذکا سے عاری نہین - اوسکو دوسرون کی مدد اور اعانت کرنے کی بہت رغبت ہے - اور اپنی ملنے والیون سے نہایت صفائی اور سچائی سے ملتی ہے اور عام طور سے فیشن یعنی اوضاع لباس سے بچتی ہے مگر جب کسی ولیمہ یا اور دعوت مین جاتی ہے تو یہ چاہتی ہے کہ اپنے لباس کی وضع قطع سے حاضرات کو حیرت مین ڈالدے اور زمانے مین عام طور پر ترکی لباس پہنتی رہتی ہے - ترکی لباس سے وہ سادہ لباس مراد ہے جسے خلوت کا لباس کہتے ہین اس کی ماہیت معلوم نہین کہ ترکی ہے یا نہین مگر وہ اسی نام سے مشہور ہے - قصہ مختصر ن خانم ترکی لباس کیطرف میلان رکھتی ہے اور ص خانم لباس انگریزی پر شیدا ہے -

ص خانم آج نہایت فکرمند تھی اس لئے کہ اوس نے ۱۵ اشرفی یعنی ۲۵ ۵ روپیہ لگا کر ایک شادی مین جانے کے لئے جوڑا طیار کیا تھا وہ شادی موسم سرما تک ملتوی ہوگئی اب دوسرا جوڑا بنانے کی ضرورت ہوگی - اس لئے کہ یہ کپڑے اوس موسم کے مناسب نہین ہین - فیشن یعنی وضع لباس کی بدل جانے کے سبب سال گذشتہ کے کپڑون کو بھی نہین پہن سکتی جو اب تک استعمال مین نہین آئے - فیشن کے بدلنے اور کپڑون کی قیمت اور ضروریات لباس کے بڑھ جانے سے جو فکر اور تردد اوسکو لاحق تھا - اوسے ظاہر کرتی تھی اور بیان کرتی تھی

کہ اوس نے تین اشرفی مین ایک گز لیس خرید اتہا - مگر فیشن بدل جانے سے وہ بیکار ہو گیا - ص خانم اپنے تفکرات کو اسطرح بیان کر رہی تہی اور ن خانم جو فیشن کو پسند نہین کرتی - ان باتون سے دل ہی دل مین گھٹ رہی تہی آخر اوس نے اپنی نفرت اور کدورت کو ظاہر کر دیا - اسپر دونون مین حسب ذیل گفتگو ہوئی -

(ص خانم) مین پارسال کے نسبت بہت موٹی ہو گئی ہون تمام کپڑے تنگ ہو گئے اب ویسا کپڑا ملنا مشکل ہے - اگر کسی سادہ کپڑے کا جوڑ ڈالا جاوے تو ہر طرف جوڑ لگانا پڑیگا -

(ن خانم) یہ کوئی تردد کی بات نہین -

(ص) کیون ؟

(ن) اپنی حیات مین کبھی دبلی بہی تو ہو گی - اوس وقت یہ کپڑے ٹہیک آجائین گے -

(ص) - آپ مجھے فکر مین ڈالتی ہین -

(ن) ہرگز نہین - بلکہ آپ خود فکر مین پڑتی ہین - مین بہی اس شادی مین بلائی گئی ہون مگر جب سے مجھے معلوم ہوا کہ اوسکی تاریخ ملتوی ہو جاویگی تو مجھے کچھ بہی فکر نہین ہوا -

(ص) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تفریح کی مجلسون مین بہی فیشن یعنی طرز مروجہ کے موافق کپڑے پہننا پسند نہین فرماتین -

(ن) یہ بات نہین بلکہ جب مین کوئی لباس بناتی ہون۔ کپڑا خرید کر درزی کو دیدیتی ہون۔ کہ سب سے آخری جو فیشن ہو اوس کے موافق طیار کردے

(ص) اگر آپ نے طیار شدہ لباس پہنا بھی نہو اور فیشن بدلجاوے تب کیا کرتی ہو۔

(ن) درزی کو بلا کر کہدیتی ہون۔ کہ اس کو دوسرے فیشن کے موافق بنادو۔

(ص) اس پر مجھے اعتراض نہین۔ یہی مین بیان کرتی ہون کہ مینے ۳۵ اشرفی اس جوڑے پر خرچ کی ہین۔ اب کہ اوس کا فیشن بدل گیا پانچ چھہ گز کپڑے کی اور ضرورت ہوگی یہ ظاہر ہے کہ عمدہ نفیس کپڑے مین گھٹیا لگایا نہین جاسکتا۔ کم سے کم نصف اشرفی سے لیکر تین اشرفی فی گز تک کا کپڑا ہوگا۔ اور پندرہ گز لیس و مصالحہ بھی اوس کے لئے ضروری ہے۔ اگر پچاس قرش فی گز ہو تو ساڑھے سات سو قرش کا ہوا۔

اس مین تین اشرفی اجرت درزی کی اور اضافہ کرنی چاہین۔ یہ سب ملکر ساڑھے تیرہ اشرفی ہوجاتی ہین۔ درزی بھی دو پونڈ یعنی اشرفی متفرق چھوٹی چھوٹی چیزون کی بابت لیگا۔ تو کل خرچ ملاکر ساڑھے پندرہ اشرفی (پونڈ) ہوگیا۔ کیا یہ اتنا روپیہ بیکار ہی نہین گیا۔

(ن) اول جو چھتیس اشرفی آپ نے خرچ کی ہین وہ بیکار نہین ہوئین

(ص) یہ ظاہر ہے کہ ہم عریان نہین پھر سکتین۔

(ن) میرا یہ مقصد نہین کہ ہم ننگے بدن پھرا کرین اور نہ اوس روپیہ کو بیکار سمجھکر افسوس کرتی ہون جو ضروری کپڑا خریدنے مین صرف کیا جاے۔ بلکہ مجھے اوس روپیہ کا افسوس ہوتا ہے۔ جو لیس و گوٹہ کناری بادلہ وغیرہ ہر قسم کے فضولیات پر صرف کیا جاے اور نیز اوس روپیہ پر جو درزی کو دیا جاوے گا اس لیئے کہ یہ سب ملا کر ۳-۵ اشرفی کا نصف ہوجاویگا۔

(ص) کیا کیا جاے مجبوری ہے، کپڑا جیسا بازار سے خرید کر آتا ہے ویسا ہی نہین پہنا جاسکتا۔ آپ بھی تو کپڑے سلوا کر ہی پہنتے ہین۔

(ن) مین نے تو ایسا طریقہ اختیار کرلیا ہے کہ فیشن کے بدلنے سے بدلنے کا خدشہ بھی نہین رہا۔ مین نے عمدہ قیمتی کپڑے خرید کر ترکی وضع کا لباس بنوا لیا ہے۔ جسکے ڈھیلا ڈھالا ہونے کی وجہ سے تنگ ہونے کا اندیشہ ہے نہ فیشن بدلنے کا فکر اور اوسکو بھی سادہ رکھا ہے کسی قسم کا تکلف نہین کیا بلکہ بجاے تکلفات اور لیس وغیرہ مصالحہ کی چند قسم کا لباس بنا لیا ہے اور ایک جرمنی ہیر خرید لیا ہے۔ کہ جب تک دل چاہے اوسے لگاون اور جب فروخت کرنا ہو بلا کسی قسم کے نقصان کے اصلی داموں پر بک جاوے۔ اور مین ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہون۔

(ص) آپ ایک دنیا سے نرالی ہوگئین۔

(ن) مین یہ نہین کہتی کہ سب کو میرا ہی سا لباس اختیار کرلینا چاہئیے البتہ اگر مین اوس وضع کا لباس پہنتی جس کا رواج نہین رہا۔ تو یہ سواے اسکے کہ ہنسی

اور تمسخر اوڑایا جاتا اور کیا ہو سکتا ہے۔

مولف - بہنو تم نے بحث کو بہت طول دیدیا۔ تم مین سے ایک انگریزی وضع قطع کے لباس کو پسند کرتی ہے۔ دوسرے ترکی کو تم دونون آزاد ہو جیسا لباس چاہو رکھو۔ پیرس والیون کی طرح ہم مجبور نہین ہین۔ کہ خواہ مخواہ فیشن کی پابندی کرین۔ بلکہ ہمارے یہان فرنگی اور ترکی دونون قسم کے طریقے جاری ہین۔

(مس خانم) آپ نے کونسا طریقہ اختیار کیا ہے۔

(مولفہ) مجھے اس مین کچھ کہنے کی ضرورت نہین مین اپنے افعال کی مختار ہون۔

(مس خانم) بیشک آپ کبھی فرنگون کا سا لباس پہنتی ہین۔ کبھی ترکون کا سا مگر آپ بھی انصاف سے فرمایئے مین نے کبھی شادی بیاہ کی مجلسون مین آپ کو فرنگون کا سا لباس پہنے ہوئے نہین دیکھا۔

(ن) بہت دن ہوئے مین نے ایک شادی مین ان کو ترکی وضع کا سادہ خوشوضع لباس پہنے ہوے دیکھا آپ اوس شادی مین شریک نہین تھین۔ مجھے ترکی لباس کا شوق ہے۔ اس لئے انکا لباس اوس روز بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ (پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ) آپ کا لباس اوس روز شب کو نہایت خوشنما حیرت مین ڈالنے والا تھا۔ سب اوس کو نہایت پسند کرتی تھین اور مجھے دل سے آرزو تھی کہ آپ

سے دریافت کرون کہ یہ کپڑا آپ نے کہان سے خریدا مگر مین بہول گئی - امید ہے کہ آپ ازراہ مہربانی اب مجہے بتائین گی -

(مولف) یہ عربی کپڑا ہے اوس بازار سے خریدا گیا ہے جہان عربی کپڑے فروخت ہوتے ہین - میرے ایک جبیبہ تک او علی (عیسائیون کے محلہ) سے ایک کپڑا جو نقرئی تارون سے بنا ہوا تھا - دو پونڈ (اشرفی) فی گز کے حساب سے خریدا تہا مگر وہ بہت جلد سیاہ پڑگیا اس لئے کہ وہ جہوٹے کلابتو کا تہا - مگر میرا کپڑا ویسا ہی ہے - کیونکہ اس کے تار خالص سچی چاندی کے ہین -

(ص) درزن نے کل ایک شامی کپڑا معہ بادلے وغیرہ کے میرے پاس بہیجا جو نہایت لطیف، خوبصورت، وغیرہ اور فرنگی طرز کی لباس کی مناسب تہا -

(مولف) دیسی کپڑے کا عمدہ ہونا کچہ تعجب کی بات نہین حریری یعنی ریشمی دیسی اور ولایتی یعنی یورپ کے بنے ہوئے کپڑے مین کیا فرق - کپڑے کا دیسی ہونا کوئی عیب ہے -

(ص حاتم) ہرگز نہین - لیکن ہمارے دیسی کپڑے اکثر انگریزی لباس کے لئے موزون نہین ہوتے اسلئے مین نے یہ کہا تہا -

(مولف) دیسی کپڑا نہایت خوبصورت ہوتا ہے - اور یہ میری ہی رائے نہین ہے بلکہ یورپ والیان بہی اوس کو تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکہتے

ہین - کیا ہمارے دیسی کپڑے کی مضبوطی اور ارزانی عیب سمجھی جاسکتی ہم انگریزی کارچوبی کپڑا جس کے تار جھوٹے ہوتے ہین اور بہت جلد خراب ہوکر سیاہ پڑجاتے ہین - بڑی بڑی قیمتین دے کر خریدتے ہے - اور دیسی کپڑا اپنے کام کا جو مضبوط بھی ہوتا ہے اور قیمت مین بھی کم ہوتا ہے - پسند نہین کرتین - کپڑے کا دیسی ہونا اس کے منافی نہین ہین - کہ اُس سے انگریزی قطع کا لباس بنایا جاسکے - کیا آپ کو یہ کپڑا جو مین اس وقت پہن رہی ہون اچھا نہین معلوم ہوتا - اسکا ۲۰ - گز کا تھان دو مجیدی مین لیا تھا جس کا ایک روپیہ فی گز پڑا اگر اسی قسم کا ریشمی کپڑا انگریزی ہوتا تو دو روپیہ گز سے کم نہ آتا - دیسی کپڑے مین بڑی خوبی یہ ہے کہ اگر وہ کسی چیز مین بھر جاے تو دہونے سے پھر ویسا ہی صاف ہوجاتا ہے -

(ص خانم) یہ سب بجا ہے مگر ہمارے کپڑے سب ایک وضع ایک ہی صورت شکل کے ہوتے ہین اوس سے مختلف وضع کے لباس طیار نہین ہو سکتے -

(مولف) آپ ہی انصاف فرمائین جیسی رغبت ہم کو انگریزی کپڑے سے ہے - اگر اوس سے نصف رغبت بھی دیسی کپڑے کیطرف ہوتی تو اُسکو کسقدر ترقی ہوجاتی - ہمارا فرض ہے کہ ابتدا مین دیسی کپڑے کو جس قسم کا ملے ویسا ہی خریدین تاکہ اون کے بنانے والون کو مختلف قسم کے

رنگون کے ایجاد کرنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ اور ہم کو دیسی کپڑون پر ایسا ہی
شوق اور رغبت ظاہر کرنی چاہیئے جیسے انگریزی کپڑون پر کرتے ہین ورنہ
ہم کو یہ اعتراض کرنے کا حق نہین ہے۔ کہ فلان رنگ کا دیسی کپڑا ہم نے
تلاش کیا لیکن نہین ملا۔

اب سلطنت علیہ شاہانہ (روم) مین ہر قسم کا اطلس کمخواب وغیرہ ریشمی
زرین کپڑا ہماری ضروریات سے زیادہ اور عمدہ طیار ہونے لگا ہے۔
یہ کپڑا یورپ مین بہت مقبول ہے مگر مین نہین سمجھتی کہ ہم کو اوس سے
کیون ایسی نفرت ہے۔

کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ جس قدر ہم یورپ والون کی تقلید کرتے ہین
وہ اس سے خوش اور رضامند ہوتے ہین۔ نہین بلکہ وہ اس کو ہماری بدہمتی
اور کمزوری کی دلیل اور تنزل کی سب سے قوی علامت خیال کرتے اور
اس کو ہماری قومی عیوب مین شمار کرتے ہین اور طعن کرتے ہین سب مجھے بڑی
شرمندگی ہوتی ہے جب یورپ کی عورتین سوال کرتی ہین۔ کہ ہم ان کپڑون
کو اس قدر پسند کرتے ہین۔ کہ یہان سے تحفہ کے طور پر یورپ بھیجتے ہین
اور آپ اس سے نفرت رکھتی ہین۔ اور مطلق نہین پہنتین۔ البتہ بعض
انگریزی کپڑون کا استعمال کرنا لازمات سے ہے۔ مثل فلالین جراب
شمیض۔ بانسند وغیرہ کے جو ہمارے ممالک مین اب تک طیار نہین
ہوتے۔

(ن) کیا کتان کا کپڑا شیت کی جگہہ استعمال نہین ہو سکتا۔
(مولفہ) ہرگز نہین۔ کتان کا کپڑا بھی شیت کی برابر کام نہین دے سکتا۔ اسلئے
کہ غریب آدمی تھوڑی سی قیمت مین چند گز شیت لیکر کپڑے بنا لیتے ہین۔
اور جب میلے ہوتے ہین۔ اون کو دہولوا لیتے ہین۔ کتان کا کپڑا گران بہی
ہوتا ہے۔ اور جتنا دہلوا و کھردرا ہوتا جاتا ہے۔ اس وقت جتنی بیبیان یہان
موجود ہین۔ سب کے شب خوابی کے لباس باتسنہ ہی کے ہین
عالت موجودہ مین اس سے بہتر کپڑا اسوقت نہین کیا آپ بجاے اون
کے کتان کو استعمال کر سکتے ہین۔
(ن خانم) نہین نہین۔ میرا بہی شب خوابی کا لباس سب باتسنہ ہی کا
ہے۔
(مولفہ) لازم ہے کہ آدمی اول خود اپنی ذات سے شروع کرے پہر دوسرے
کو ترغیب دے مین یہ نہین کہتی کہ ہم کو بالکل انگریزی کپڑے سے محروم
ہو جانا چاہئے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے دیسی کپڑے کو بہی رواج دینا چاہئے
بالکل ترک کر دینا اچہا نہین۔
(ن) آپ نے بجا فرمایا شیت ہمکو بہت فائدہ بہی پہونچاتا ہے مگر ہماری دولت
کو کہنچ کر لے جاتا ہے۔
(مولفہ) بیشک شبت اور باتسنہ ہمارے ملک مین یورپ سے بکثرت
آتا ہے اور عوام کو اوس کی ضرورت بہی بہت ہے اگر اس کا حساب

لگایا جاوے کہ ان کپڑون کی قیمت مین کس قدر روپیہ ہمارے ملک سے باہر جاتا ہے تو اوس کو دیکھکر نہایت تعجب اور حیرت ہوگی۔

(حس خانم) اب مین نے بہی ارادہ کرلیا ہے کہ پندرہ اشرفی جو مین سال گذشتہ کے لباس کی درستی مین خرچ کرنا چاہتی تہی اوس سے دیسی عمدہ کپڑا خرید کر فیشن ایبل جوڑا طیار کراون گی۔

(ن خانم) ترکی وضع پر سلوانے مین کیا ہرج ہے۔

(حس خانم) - ترکی لباس سے آپ کا کیا مطلب ہے - کیا یہی تنہائی مین اور صبح کے پہننے کے کپڑے جو آپ اس وقت زیب تن فرما رہی ہین کیونکہ یہی ترکی لباس کہا جاتا ہے کیا اسی کو ترکی لباس کہتے ہین۔

(ن) خلوت مین پہننے کا لباس تو اچہا نہین ہوتا - اوسکو پہنکر کہین جانا آنا ٹہیک نہین - اس سے صرف یہی غرض ہے - کہ آدمی تنہائی مین آرام سے بیٹہے اوٹہے - اسی طرح صبح کا لباس بہی اسی غرض سے ہے کہ اپنے گہر مین ارام سے پہنے بیٹہے رہین - پس ایسا ہی لباس ہمکو اختیار کرنا چاہئے جس سے ہر وقت آسایش رہے۔

(مولفہ) حس خانم! آپکو انگریزی وضع قطع کا لباس بہت پسند ہے جیسا کہ آپ کا دل چاہے وہی بنوا لیجئے اور ن خانم آپ ترکی لباس کو پسند فرماتی ہین - آپ بہی ایسا کرین اور مین دونون مین سے کسی لباس کو نا پسند نہین کرتی - آپ دیکہتی ہون گی کہ مین کبہی افرنجی طرز کے کپڑے بنوا لیتی

ہون کبھی ترکی وضع کے جیسا اوس وقت دل مین آیا۔ لیکن جب ہم اسے طریقے کو ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کرین تو اس کا خیال کرلینا چاہئے کہ ہمارا مضحکہ نہ اُڑایا جاوے بلکہ جو سب سے آخر کا فیشن ہو اوس کے موافق لباس بنوانا چاہئے۔ تاکہ یورپ کی عورتین ہمارا خاکہ نہ اوڑائین۔

اس مین شک نہین کہ ہم کو طرز لباس مین جو اسقدر آزادی ہے یہ ہمارے لئے ایک رحمت الٰہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ آپ معاف فرمائنگی کہ مین آپ دونون بیبیون مین سے کسی کا طریقہ پسند نہین کرتی۔ نہ افرنجی لباس کی ایسی دلدادہ ہون کہ اندھون کی طرح ہر بات مین اونہین کی تقلید کرون اور نہ یہ کہ محض ترکی عادات کے تعصب سے انگریزی افرنجی لباس سے متنفر ہون۔ بلکہ ارشاد نبوی خذ ما صفی ودع ما کدر پر عمل ہے۔ فیشنبل لباس مین بھی بعض فائدے ہین کم از کم یہ کہ وہ لباس ایسا نہین ہوتا جس کے پائینچے یا دامن جھاڑو دیتے چلین۔

(ن خانم) فیشن روزمرہ بدلتا رہتا ہے کبھی ایک حالت پر قایم نہین رہتا ابھی ایک قسم کا فیشن رائج تھا کہ جھٹ بدلگیا دوسرے طریقے کا ہوگیا۔ کبھی کولون پر سے تنگ رکھنے کا رواج ہوتا ہے۔ کبھی اوس کے برعکس کبھی بالکل سادہ ہوتا ہے کبھی بھڑک دار دامن لٹکا کر گھسیٹتے ہوے چلنے کا پھر رواج ہو چلا ہے۔

(مولفہ) ہم کو جو فیشن پسند ہو اوس کو اختیار کرلینا چاہئے اور جو ہمکو اوس

وقت سے کے اور اپنے حالات کے مناسب معلوم ہوا اوس کو ترک کردینا چاہیے۔ اس وقت ایک مسن بی بی تشریف لائین اور فرمایا کہ آہ اس زمانہ کی لڑکیاں بھی کیا مردہ دل ہین اب تک شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین نہ کسی سے کنگھی کی نہ بال درست کئے نہ کپڑے بدلے ان بیچاریون کی حالت پر افسوس ہوتا ہے۔ جب مین تمہاری عمر کی تھی کبھی ایک جگھہ جمکر بیٹھنا ہی پسند نہین کرتی تھی۔

(مولف)۔ کیا آپ کسی آدمی کا بھی لحاظ نہین کرتی تھین۔

(عجوز) کیون نہین۔ میری پیاری مین نے صرف مزاج کی طور پر کہا اور بخدا مین اتنی دیر تک کبھی ایک جگھہ نہین بیٹھی رہتی تھی بلکہ صبح ہوتی ہی کپڑے و زیور وغیرہ پہنکر پھرنے لگتی تھی۔

(ص) آپ مہربانی سے یہ بتا سکتی ہین کہ آپ اوس وقت کیسے کپڑے پہنتی تھین۔

(عجوز) خواب سے بیدار ہوتی ہی عورت کے سامنے جا کھڑی ہوتی تھی کہ وہ کنگھی وغیرہ کرکے میرے بال درست کردیتی تھی اور ایسا لباس پہنتی تھی کہ تمام سینہ پر کھلا ہوا پھیلا رہتا تھا۔

(ص) جو کپڑا سینہ کے اوپر کشادہ رہتا تھا وہ اب بھی کہین موجود ہے تاکہ ہم سمجھہ سکین کہ اوس زمانہ مین کیسا لباس رائج تھا۔

(عجوز) یہ کپڑا سینے کی طرف سے کشادہ ہوتا تھا اور دوسری طرف سے

تنگ ہوتا تہا۔ افسوس ہے تم لڑکیون نے کچہہ بہی نہین دیکہا اس زمانہ کو اوس سے کیا نسبت۔

(مولفہ) کیا آپ کے زمانے مین بہی کچہہ بوڑہی بڑی عورتین ایسی تہین کہ جو آپ کے طرز و لباس کو پسند نہ کرتی ہون۔

(عجوز) اوس زمانے کی بڑی بوڑہیان بہی ہمارے طرز و انداز کو پسند کرتی تہین۔

(مولفہ) آپ کے زمانہ مین بڑی بوڑہیان آپ کے طرز و انداز کے نسبت کیا کہتی تہین اور اُن کا لباس کیسا ہوتا تہا۔

(عجوز) ہوطوز (یعنے سر پر باندہنے کی پٹی) عام تہی اور بوڑہیون کے لئے ایک خاص قسم کی ہوتی تہی جس کو قایق ہوطوز کہتے تہے اوس مین چہہ سات سندیل ہوتے تہے اور تین سو سوئیان یا پلینین لگا کر اوس کو درست کیا جاتا تہا۔

(ص خانم) نے (ن خانم) کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ ترکی لباس کی بہت شائق ہین اُس کو استعمال فرمایئے۔ کہ عین ترکی لباس یہی ہے ورنہ شب خوابی۔ خلوت وغیرہ کے انگریزی لباسون کو برا کہنا ترک کر دیجئے۔

(ن خانم)۔ ترکی لباس مین راحت آرام معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے مین اوس کو پسند کرتی ہون۔ لیکن ایسے بوجہہ سر پر لادنے سے کیا فائدہ

(ص) اب آپ کو شایان نہین ہے کہ کسی پر اعتراض کرین اس لئے کہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ لباس کی وضع قطع ہمیشہ سے بدلتی رہتی تھی۔ یہی حالت اب ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ زمانہ ماضی مین ہر پچاس چالیس سال کے بعد رنگ بدلتا تھا اب ہر ششماہی پر بدلجاتا ہے۔

(مولف) یہ ہمارے زمانہ کی سرعت ترقی کے سبب سے ہے دنیا کے رہنے والے ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت بدلتے رہتے ہین تو یہ ممکن نہین کہ اون کا لباس ایک ہی حالت پر قایم رہے

(ص خانم) اب ہم کو کپڑے بہن لینے چاہئین۔

(مولف) ہان کپڑے منگاے جاوین۔ میرے کہنے پر سب کے کپڑے لاے گئے اور ایک لونڈی نے ص خانم کو کپڑے پہنانے شروع کروئے وہ کمر پیٹی کے بند کس رہی تھی۔ ص خانم نے کہا کہ مجھے اس مستہ یعنی پیٹی سے (چمڑے کی پیٹی جو سین ابتدائی عمر سے اپنی کمر پر باندہتی ہین تاوس کی وجہ سے کمر پتلی رہتی ہے) بہت تنگ کیا ہے ابتک اس کی تکلیف برداشت کرنے کی عادی نہین ہوئی میرے تمام راحت و آرام کھو دیتی ہے حیران ہون کیا کرون۔

(مولف) اسکو مت پہنو۔

(ص خانم) اگر اسے نہ پہنون تو کپڑے کا انداز ٹھیک نہین رہتا۔

(مولف) تو پہننا چاہیے۔

(ص خانم) مین نے عرض نہین کیا کہ یہ میرے معدہ تک کی خبر لیتی ہے۔

(مولف) مین اور کیا عرض کر سکتی ہون۔ آپ کو اختیار ہے خواہ مشد یعنے کمر پیٹی کو استعمال کیجیے یا نہ کیجیے۔

(ص خانم) دونون طرح پر مشکل ہے۔

(مولف) کوئی تیسری صورت اختیار کیجیے۔

(ن خانم) ہمارا اپنا لباس جسکو الوا کہتے ہین اس قسم کی کچھ تکلیف نہین دیتا۔

(ص خانم) اس سے بدن کی ہیئت ظاہر نہین ہوتی بلکہ اوس مین تمام بدن ڈھکا ہوا لپٹا ہوا رہتا ہے۔

(ن خانم) یہ کوئی عیب کی بات نہین بلکہ اگر جسم مین کسی قسم کا نقص ہو وہ بھی ظاہر نہوگا۔

(مولف)۔ آپ نے کتاب مصاحبات لیلیہ مصنفہ مدحت پاشا کو نہین دیکھا اوسنے اوسکے بارہ مین کیا لکھا ہے۔

(ص خانم) آپ نے دیکھا ہوگا فرمایئے تو سہی اوس نے کیا لکھا ہے

(مولف) وہ آپ ہی کے پاس رکھی ہے اوسکو اٹھا کر دیکھ لیجیے۔

(ص خانم) کتاب اوٹھا کر لیجیے ذرا وہ موقعہ نکال دیجیے جہان اسکا ذکر ہے

(مولفہ) مین نے کتاب لیکر مشد کا بیان نکالکر ص خانم کو دیا اونہون نے اوسے پڑہکر اور ذرا غور کرکے کہا۔
(ص خانم) میری پیاری بہن اس نے تو اختیاری لکہا ہے کہ جس کا دل چاہے پہنے جس کا جی چاہے نہ پہنے۔
(مولفہ) وہ اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا تہا حکما کے اور خیاطون کے قول کے موافق اوس نے لکہدیا کہ اگر تم کو عمر عزیز مطلوب ہے تو مشد کو استعمال کرو۔ اور اگر عمر لذیذ مطلوب ہے تو استعمال نکرو۔ اب تمہین اختیار ہے جو چاہو کرو۔
اتنے مین جاریہ کپڑے پہنا کر فارغ ہوگئی اور سر کے بال درست کرنے یعنے کنگہی چوٹی کرنی شروع کی۔ تو ص خانم نے فرمایا کہ۔ آپ کو ایسی کاہلی کیون سوار ہوئی ہے۔ کپڑے کیون نہین بدلتین۔
(مولفہ)۔ آپ اس کا زیادہ فکر نہ کرین جبتک آپ کے بال درست ہون۔ مین کپڑے پہن لونگی۔
(ص خانم) میری خادمہ سے جو اس خدمت مین حاضر تہی۔ جاکر کپڑے لے آ اور اپنی بی بی صاحبہ کو پہنا دے وہ ایسے تو پہنین گی نہین۔
(خادمہ) ہماری بی بی کو دوسرے کا کپڑے پہنانا پسند نہین ہے وہ خود ہی پہن لیتی ہین۔
(ص خانم) کیا یہ صحیح ہے وہ ہمیشہ خود ہی پہنتی ہین نخدا انکو اپنے آرام کا

مطلق خیال نہین۔

(مولف) مین کپڑے بدلنے مین ایسی تکلیف نہین پاتی جس مین دوسرے آدمی کی مدد کی ضرورت ہو بلکہ جب لونڈیان مجھے کپڑے پہنانے کے لئے مجھسے اصرار کرتی ہین۔ اوس مین مجھے زیادہ تکلیف معلوم ہوتی ہے مین نے اون سے بارہا کہدیا ہے۔ کہ اگر آپ کو میری راحت مقصود ہے تو مجھے اپنے حال پر چھوڑدو۔ کبھی اس مین اصرار نکرو۔ اس لئے اب وہ کوئی کپڑے پہنانے کے لئے نہین کہتین

(ص خانم) بہلا آپ مشد یعنے کمربانڈ ہنی کی پیٹی کے بگسوے کس طرح خود باندہ لیتی ہین۔

(مولف) جب مین مشد یعنی پیٹی پہنتی ہون اول اوسکو آگے کی طرف کرکے بکسوا لگا لیتی ہون پہر صرف کسنا باقی رہجاتا ہے جس کو مین بلا دِقت کرسکتی ہون۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس کو روز تو مین لگاتی نہین اور نہ مجھے اسکا زیادہ شوق ہے۔ اتفاقاً کبھی لگاتی ہون تو زیادہ نہین کستی۔

(ص خانم) کیا آپ اپنے بال ہی خود ہی درست کرلیتی ہین۔ میرے بال طفولیت کے زمانے سے میرے آنا (ب) درست کیا کرتی تہین اونہین بال سنوارنے اور مشاطہ گری مین کمال مین تہا اون سے اس لڑکی نے سیکھہ لیا ہے۔ اور یہ بہت خوبی سے بالون کو درست کرتی ہے۔

(مولف) جب یہ لڑکی نہین ہوتی تو آپ کیا کرتی ہین۔

(ص خانم) جب یہ لڑکی نہین ہوتی تو مجھے غایت درجہ تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے بالون کے سنوارنے کا نہایت شوق ہے اور ان دوسری لڑکیون مین کوئی اچھی طرح بالونکو نہین بنا سکتی۔

(مولف) میری کنیز نے کہا کہ ہماری بی بی صاحبہ خود بہت اچھی طرح اپنے بالون کو درست فرمالیتی ہین۔ ہم مین سے کسی کے درست کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور نہ ہم مین سے کوئی اون سے بہتر بالون کو درست کر سکتی ہے۔

(ص) یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر آپ ایسا کر سکین تو جب تک میری کنیز سامان سنگار لاے آپ ہی درست فرماوین۔

(مولف) مین نے عرض کیا کہ کیا آپ چاہتی ہین کہ آپ کے بال ویسے ہی درست کر دون جیسے کل تھے۔

(ص) - بیشک یہ چاہتی ہون کہ ویسے ہی ہو جائین۔

(مولف) مین نے فوراً اون کے بالون کو اپنے ہاتھ مین جمع کر کے اور گوندہکر بہت جلد درست کر کے اون سے کہا کہ لیجئے بال درست ہو گئے۔

(ص) ایسی جلدی۔

(مولف) آپ کو تعجب کیون ہوا۔ آئینہ منگا کر دیکھہ لیجئے کہ آپ کی حسب دلخواہ ہین یا نہین۔

(ص خانم) نے اپنے بالون کو ہاتھہ مین لیکر نہایت توجہ سے اُن کو

دیکھا اور بہت پسند کیا۔ مگر یہ کہا کہ ابہی پورا سنگار نہین ہوا۔ اس عرصے مین اون کی کنیز سنگاردان وغیرہ سامان سنگار لیکر حاضر ہوئی۔

مین اوٹہکر کپڑے پہننے کے لئے دوسرے کمرہ مین چلی گئی اور جلد لباس بدلکر واپس آگئی اسوقت بہی ص خانم کا سنگار ختم نہین ہوا تہا۔

(ص خانم) تعجب ہے کہ آپ نے اس قدر جلد کپڑے بہی پہن لئے اور بال بہی ٹہیک کر لئے۔

(مولفہ) ہم یہ باتین کر رہی تہین۔ کہ کنیز نے آکر کہا کہ بڑی بیگم صاحبہ تشریف لا رہی ہین۔ وہ تشریف لائین توہم سب تعظیم کو کہڑی ہوگئین۔

(بیگم صاحبہ) مین تم سے کہنا بہول گئی کل میرے پاس خبر آئی تہی کہ بعض لیڈیان تشریف لانیوالی ہین اون کی خواہش ہے کہ ہم ترکی لباس مین انکا استقبال کرین۔ تم جلدی کپڑے بدل لو۔

(مولفہ) وہ کسوقت آئین گی۔

(بیگم صاحبہ) اونہون نے لکہا تہا کہ بعد ظہر کے آئین گی گہنٹہ کی تعیین نہین کی۔

(بیگم صاحبہ) اتنا کہکر تشریف لے گئین۔ ن خانم۔ ترکی لباس پہنے ہوئی تہین اون کو کچہ وقت نہین ہوئی۔ ص خانم کے لئے چادر کی ضرورت ہوئی۔ مین نے دو ترکی جوڑے ایک ص خانم کے لئے اور ایک اپنے لئے منگائے۔ اور جب پہن لئے گئے توہم مین سے ہر ایک

سے ایک ایک پٹی میر پر باندہی جو بیش قیمت کپڑے کی بنائی گئی اور رنگ برنگ کی خوبصورت اور لباس کے رنگ کی مناسب پہولون سے آراستہ کی گئی تہی اور جن کو مینے خود اپنے ہاتہہ سے بنایا تہا۔ آئینہ دیکہا تہا تو ص خانم اپنے حسن وجمال مین سب پر فائق تہی کپڑے بہی سب سے زیادہ اوسی پر زیب دیتے تہے اوس نے ترکی لباس پر پشد یعنی انگریزی پیٹی لگالی اوس سے اور بہی اوس کا حسن دوبالا ہو گیا۔ اُس سے ظاہر ہوا کہ ترکی لباس پر پیٹی لگانے سے اوس کی خوبی اور خوشنمائی مین ایک نفیس جدت پیدا ہو جاتی ہے اور کپڑے بہی منتظم حالت مین ہو جاتے ہین جس طرح مانگ مین پہول لگانے سے چہرہ کی رونق اور حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

(ص خانم) اگر آپ کو میرا ایسا بناؤ سنگار پسند ہے۔ تو اسی طرح بال درست کرالین اور پیٹی لگا لین۔

(مولفہ) ہان پیٹی تو مین بہی لگالون گی مگر بالون کے درست کرنے کے لئے بہت وقت چاہئے اب کہانے کا وقت آگیا ہے اور معلوم نہین مہمانین کب تک آئینگی ہم کو اون کے استقبال کے لئے پہلے سے طیار رہنا چاہئے۔

چند منٹ کے بعد ہم کو کہانے کے لئے بولایا گیا۔ کہانا کہا کر ہم پہر اپنے کمرہ پر چلی آئین۔

(ص خانم) اگر آج ف خانم بہی اس جلسہ مین ہمارے ساتہہ ہوتین تو

خوب لطف آتا۔

(مولف)۔ بہت دنون سے اون کو نہین دیکھا۔

(ص خانم) اون کے شوہر کی درشت مزاجی نے اون کے تمام راحت و آرام کو سلب کرلیا ہے اسی لئے کہین آمد و رفت نہین کرسکتین۔

(ف خانم) اب اون دونون میان بی بی کا اتفاق سے رہنا مشکل ہو اگر اون مین علیحدگی ہوجاے۔ تو یہ کلفت جاتی رہے۔ اور ف خانم نے چند بار اپنے شوہر سے کہا بھی ہے کہ مین تمہارے پاس رہنے سے خوش نہین ہون مجھکو علیحدہ کردو مگر اون کا شوہر اس کو نہین سنتا۔

(مولف)۔ اون کے عدم راحت کا کیا سبب ہے۔

(ص خانم) اون کا شوہر نہایت کج خلق اور تند مزاج ہے ادنی ادنی باتون پر اون کو مارتا ہے ف خانم نے بارہا کہا کہ وہ اون کو طلاق دیدے مگر وہ کہتا ہے کہ مرجانا قبول ہے مگر طلاق دینا منظور نہین۔

(مولف) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اون سے محبت رکھتا ہے۔

(ص) ایسی محبت سے تو محبت کا نہونا ہزار درجہ بہتر ہے۔

(ف) اوس مرد مین اخلاق کا نام نہین کچھہ بی بی ہی سے ایسا برتاو نہین بلکہ اپنے خادم اور خادمہ سے بھی ایسا ہی برتاؤ رکھتا ہے۔ نہ بی بی کو طلاق دے سکتا ہے نہ اپنی طبیعت کو تبدیل کرسکتا ہے۔

(ص خانم) جب اوس کی بیوی اوس کے پاس رہنا نہین چاہتی تو کیا

اس پر مجبور کیجا سکتی ہے۔

(ت خانم) ہان وہ کل مجھسے کہتی تھین کہ خود تو اون کا شوہر طلاق نہین دیگا مجبوراً اون کو عدالت سے رجوع کرنا پڑیگا۔

(ص خانم) طلاق دینا صرف مرد کے اختیار مین ہے جب وہ چاہے ایک لفظ سے اپنی زوجہ کو علیحدہ کرسکتا ہے۔ لیکن عورت طلاق اور علیحدگی چاہے تو اوس کو عدالت مین نالش کرنی پڑتی ہے۔ (مولفہ کیطرف خطاب کرکے) اور آپ فرماتی تہین کہ عیسائیون مین جدائی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ وہ نکاح کے بعد علیحدہ نہین ہوسکتے۔

اگر زوجین مین سے کوئی چاہے کہ اون مین افتراق ہوجاوے تو اوس کو لازم ہے کہ عدالت مین نالش کرے اور فریق ثانی کی بدچلنی ثابت کرے تب حاکم کے حکم سے علیحدہ ہوسکتی ہے۔

ورنہ عدم جواز طلاق کے سبب مرد عورت مین اگر کوئی بدخلق ہو تو تمام عمر تکدر اور تکلیف مین گذارنا پڑتا ہے مگر ہم مسلمان طلاق لیکر اپنی حالت درست کرسکتے ہین۔ کہ ہمارے مذہب مین طلاق جائز رکھی گئی ہے۔ اب آپ ہماری بہی طلاق کا طریقہ فرمائیے۔

(مولفہ) آپ کسطرح پسند کرتی ہین۔

(ص خانم) میرے نزدیک طلاق کے بارہ مین مرد عورت کو مساوی اختیارات ہونے چاہئے تھے۔ جس طرح مرد کو اختیار ہے کہ جب

چاہے اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی اختیار ہو کہ جب چاہے طلاق دے سکے۔

(مولف) جس کو ایسی خواہش ہو وہ انطاکیہ (ملک شام کا ایک شہر ہے) چلی جاوے وہان کے رواج کی موافق نکاح کرے۔

(ص خانم) وہان والیان کیا کرتی ہین۔

(مولف) عورت نے نیلے کپڑے پہنے اور بس طلاق ہوگئی۔

(ص خانم) آپ مذاق کرتی ہین یا حقیقت مین بھی ایسا ہوتا ہے۔

(مولف) اگر آپ کو شک ہو انطاکیہ۔ تشریف لے جائیے اور تصدیق کر لیجئے۔

(ص خانم) آپ ذرا وضاحت اور تفصیل سے بیان فرمائین۔ تا کہ کچھ خیال مین آسکے۔

(مولف) انطاکیہ کی کوئی عورت جب نکاح کرتی ہے۔ اپنے ساتھ ایک نیلا جوڑا لباس کا طیار کر کے لیجاتی ہے۔ اور جب اپنے شوہر سے مفارقت چاہتی ہے۔ اوس کو پہن لیتی ہے اور یہ اعتقاد کر لیتی ہے کہ وہ مطلقہ ہو گئی۔ اس کا تمام انطاکیہ مین عام رواج ہے۔

جو عورت غریب ہو نیلا لباس طیار نہ کر سکے وہ دوسری سے مانگ کر پہن لیتی ہے اور جب مطلب ہو جاتا ہے واپس کر دیتی ہے۔

(ت خانم) شرعاً یہ کس طرح جایز ہو سکتا ہے۔

(مولف) - شرعاً نکاح مین شرط کرلینا جائز ہے - غالباً وہ نکاح کے وقت
ایسی شرطین کرلیتی ہون گی کہ جب نیلا لباس پہینین تو طلاق ہوجاوے -
(ن خانم) - اس سے مین بہی واقف تہی کہ عورت نکاح کے وقت
اس قسم کی شرایط کرسکتی ہے - کہ فلان فلان کام نکیا جاوے اگر وہ
کیا جاوے گا - تو اوس پر طلاق ہوجاوی گی مگر یہ نہین سُنا تہا جو آپ
فرماتی ہین -
(مولف) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری نسبت انطاکیہ والیان
زیادہ آزاد ہین کہ وہ نکاح سے پہلے کچہہ شرایط مقرر کرلیتی ہین - جو اون شرایط
کو منظور کرے اُس سے نکاح کرتی ہین - اور یہ کچہہ انطاکیہ ہی پر منحصر نہین -
بلکہ عنزہ کے قبیلہ مین ایک معمولی رسم ہے - کہ ہر عورت ایک خاص قسم
کا پردہ الگنی پر لپیٹا ہوا ساتہہ رکہتی ہے - جب اوس کو طلاق لینی ہووے -
اوس پردہ کی ڈوریان کہولدی گویا یہ اس کی علامت ہے کہ اوس پہ
طلاق عاید ہوگئی -
اسیطرح ترکمانون کے ایک قبیلہ مین جس کو تحیرلی کہتے ہین -
ایک دوسری رسم ہے - کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے طلاق لینا
چاہے تو اپنا وکیل شوہر کے پاس بہیجدیتی ہے - کہ وہ اوس کے پاس
رہنے سے متنفر ہے اس پر وہ مطلقہ سمجہی جاتی ہے -
یہ کل امور شرایط نکاح پر موقوف ہین -

(ص خانم) کاش ہمارے ہان بہی اسی قسم کا کوئی رواج ہوجاوے۔

(مولفہ) اگر ایسا ہی رواج یہان ہوجاوے تو آپ دیکہین گی کہ ہر مہینے کتنی مردون کو طلاق ہوجایا کرے گی۔

(ص خانم) کیون۔ کیا ہم مین انطاکیہ والیون اور قبایل کے عورتون کی برابر بہی عقل نہین ہے۔

(مولفہ) ہمارے ہان ایسے اسباب بہت ہین جن سے زوجین مین کدورت اور ناخوشی ہوتی ہے۔ قبائل کے اور مفصلات کی عورتون کو پیٹ بہر کے کہانیکو مل گیا اور موٹا جہوٹا کپڑا پہننے کو ملگیا تو اون کی کوئی حاجت باقی نہین رہتی۔ جیسے عیش و عشرت آرایش و فرحت کے سامان ہمارے یہان ہین وہ اون کو میسر نہین۔ وہان یہ صورتین پیدا نہین ہوتی۔ کہ کوئی عورت کسی باغ مین یا اور مجالس تفریح مین جانا چاہے اور شوہر اجازت نہ دے تو موجب کدورت ہو۔

(ص خانم) یہ فرمانا آپ کا تامل کے قابل ہے اس لئے کہ مفصلات کے مرد اکثر دو دو تین تین عورتون سے شادی کرلیتے ہین۔ کیا اس سے زیادہ کوئی سبب ناچاقی کا ہوسکتا ہے۔

(مولفہ) وے سوتون سے خوش ہوتی ہین۔ بلکہ اپنی خوشی اور رغبت سے اپنے شوہرون کا نکاح کراتی ہین۔ جب تک کہ چار بیبیان نہ ہوجائین۔ اس لئے کہ جس قدر اون کی سوتین ہوتی ہین۔ اوسی قدر کام

کا بوجھہ اون سے کم ہو جاتا ہے جب کسی کا شوہر دوسرا نکاح کرتا ہے
تو آدہا کام اوس پر سے ٹل جاتا ہے۔ اور جب تیسرا نکاح کرتا ہے تو
تہائی رہ جاتا ہے اور جب چوتھا نکاح کرتا ہے تو کام کا بار صرف چہارم
اوس پر رہ جاتا ہے۔ وے اپنے خدمت اور کام مین تخفیف کے
خیال سے پانچوان نکاح بہی کرا دین۔ اگر اون کے اختیار مین ہو لیکن
شریعت نے اس کی اجازت نہین دی۔

(ص خانم) تعجب ہے کہ وہ محض کام کی تخفیف کے لئے سوت
کو گوارا کر لیتی ہین۔

(مولف) ہمارے اور آپ کے اتنے بیل بکری اونٹ وغیرہ نہین ہین۔
جن کی دیکھہ بہال اور خدمت کرنی پڑے جتنی اون کو کرنی پڑتی ہے۔
کیا ہم کو لکڑی کے گٹھے اور گھاس کے بوجھہ سرون پر لانے پڑتے
ہین۔

ہمکو اپنے بال دوست کرنے اور کپڑے بدلنے مین بہی مدد کی ضرورت
ہوتی ہے۔

(ص خانم) اس خدمت اور سوتون کے جھمیلے سے بہی مجھے اتنا
تعجب نہین جیسا کہ ثوب ازرق یعنے نیلے کپڑے سے ہے۔

(ن خانم) فرض کرو یہان بہی یہ طریقہ اچھا سمجھا جاوے تو کیا نیلا لباس
پہنتے ہی وہ ایسی ہی آزاد ہو جاتی ہے جیسا کہ وہ مرد جسکے

زوجہ نہوے

(مولفہ) مین ایک مثال بیان کرتی ہون جو ہماری اس بحث کے مطابق ہے ایک عورت نے اثناء کلام مین اپنے شوہر سے کہا کہ مین خدا سے دعا کرتی ہون کہ مجھے تمھاری ہی زندگی مین دنیا سے اوٹھا لے اس لئے کہ مین تمھاری جدائی سے موت کو بہتر سمجھتی ہون۔ مرد تھا بڑا داناؔ اور دنیا کے حالات اور عالم کے اسرار سے پورا واقف اور عورت جاہل تھی لکھنا پڑھنا ہی نہین جانتی تھی اور دنیا کے حالات سے بالکل ہی بے خبر تھی۔ ایک روز شوہر گھر مین آیا تو نہایت رنجیدہ اور مغموم تھا۔ منہ سے بات نہین نکلتی تھی۔ عورت نے خیال کیا کہ ان کی طبیعت کچھہ ناساز ہوگی۔ یا کوئی اور حادثہ عظیم پیش آگیا ہوگا۔ اور حادثہ بھی کوئی بہت ہی بڑا ہوگا۔ کہ وہ ایسے غمگین ہین کہ بات تک بھی منہ سے نہین نکال سکتے۔ جب عورت نے بہت منت سماجت کی اور خوب عاجزی اور فروتنی سے پوچھتی رہی تو بہت دیر تک خاموش رہنے کے بعد مرد نے آخرکار بیان کیا کہ میری طبیعت بالکل اچھی ہے مگر ایک بات ایسی اہم پیش آگئی ہے۔ کہ اوس سے بیحد فکر ہو گیا۔

میری پیاری بی بی تم کو معلوم ہے کہ اب تک طلاق دینا مردون کے اختیار مین تھا۔ مگر اب ایک نیا قانون ایسا بن گیا ہے کہ آئندہ سے عورتین بھی طلاق دے سکتی ہین۔ تمھین معلوم ہے کہ مجھے تم سے

کسقدر محبت ہے۔ جب تک تمہارا عقد آزاد میرے اختیار مین تھا۔ تو مجھکو پورا اطمینان تھا۔ اب بہت فکر ہوگیا۔ اگر تم مجھے طلاق دینا چاہو گی تو کیا ہوگا۔ بی بی نے جواب دیا کہ نہین آپ ہرگز ایسا خیال نہ فرمائین مین ہرگز آپ کو طلاق نہین دون گی۔

گھنٹہ بہر بہی نہین گذرا تھا۔ کہ اوس نے پانی طلب کیا۔ بی بی نے کہا ذرا معاف فرمائیے۔ کہڑی ہوتی تو مین ہی پلا دیتی۔ آپ خود اوٹھکر پی لین شوہر نے کہا میری پیاری بی بی بہلا یہ بہی کوئی بات ہے کہ مین خود اوٹھکر پانی پی لون آپ نہ پلائین۔ مین صبح سے شام تک محنت مشقت کرتا ہون جب کما کے لاکر تمہارے سامنے رکھتا ہون اور تمہاری خوشی رضامندی و دلجوئی اور ضرورت کی وسکام کرتا ہون کیا یہ کچھہ انصاف کی بات ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ کو گھر مین آجاؤن تب بہی مجھے آرام نہ ملے اسی طرح بحث ہوتے ہوتے عورت نے کہا کہ اتنا کافی ہے کہ آپ کے پیر تو نہین ٹوٹ گئے۔ آپ خود اوٹھہ کر پانی پی لین اور مجھے بہت وق نہ کرین ورنہ میرے منہ سے آپ ایسی بات سنین گے جو آپ کو کسیطرح گوارا نہ ہوگی۔

(ص خانم) - ایسی حکائتین تو مردون نے محض مزاح کے طور پر بنالی ہین - تعجب ہے کہ آپ ہی اون کی تصدیق کرتی ہین -
(مولفہ) مین نے اس کو امر واقع سمجھکر نہین کہا بلکہ مبنی مذاق کے طور پر بیان کیا ہے - کہ اس پر لحاظ کیا جاے - ہم اس سے انکار نہین کرسکتین کہ عورتون مین مردون کا سا صبر اور دلیری نہین ہوتی -
(ص خانم) کیسے نہین ہوتی - ایسی ہی عورتین مل سکتی ہین جن مین مردون سے زیادہ عقل تمیز اور صبر و استقلال ہوتا ہے -
اور بہت سے مرد ہین جو عورتون سے بھی زیادہ کم عقل جاہل بزدل اور بیصبر ہوتے ہین -
(مولفہ) - بیشک آپ کا یہ فرمانا بجا ہے - مگر ایسا بہت ہی شاذ و نادر ہی بطور استثنی کے ہوتا ہے - لیکن میری پیاری بہن ہر امر مین کثرت کا لحاظ کیا جاتا ہے اوسی پر احکام جاری ہوتے ہین -
یورپ والے بھی آزادی کی باگ بالکل عورتون ہی کے سپرد نہین کر دیتے وہ جانتے ہین کہ عورتین عقل اور علم و معرفت مین مردون سے کم ہوتی ہین - اپنی لڑکیون کا جو وہ مہر معکوس دیتے ہین - اور جو کچھہ بطور جہیز کے دیتے ہین - سب امردون کے سپرد کر دیتے ہین - عورتون کے ہاتھہ مین نہین چھوڑتے -
(ص خانم) مین نہین چاہتی کہ میرا مال میرے شوہر کے ہاتھہ مین ہو -

(مولف) مرد اُس کا انتظام اچھی طرح کر سکتے ہین اس لئے یہ عادت ہوگئی ہی کہ مردون ہی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(مس حاتم) اگر یہ خوف ہو کہ مرد اوسکے مال کو اوسکی تذلیل تحقیر کے لئے تلف کر دیگا۔ یا اپنے خواہشات نفسانی مین اوڑا دے گا۔

(مولف) یہ اوس کی قسمت۔

(مس خانم) مین تو کبھی ایسا قابو نہ پانے دون کہ وہ میرے روپیہ مین خیانت کرکے اوس کو تلف کر سکے۔

(مولف) آپ کیا کرین۔

(مس خانم) مین اوسیوقت طلاق دیدون۔

(مولف) طلاق اون کے ہان نہایت مشکل قریب محال کے ہے۔ محض زوجہ کے مال کے تلف کرنے پر طلاق ہوجاتا تو بالکل ہی محال ہے مگر ہمارے ہان اس کدوکاوش کی ضرورت نہین شریعت حقہ اسلامیہ مین زوجہ کا مال مرد کی ملکیت نہین ہوجاتا بلکہ وہ خود اپنے مال کی مالک رہتی ہے۔

اسی اثناء مین کشتی کے قریب آنیکی آواز آئی اور ہمارا سب کا خیال اوسطرف رجوع ہوا کہ شاید مہمان آتے ہون گے۔ اس لئے ہم سب اوٹھکر اوس دروازہ کے قریب گئین۔ جو ساحل یعنے کنارہ دریا کیطرف تھا۔ ہم نے اوس مین سے تین لیڈیون کو اوترتے ہوے دیکھا جو نہایت

عمدہ لباس زیب تن کئے ہوے تھین۔

(ص خانم) اس صبیحہ لیڈی کی طرف دیکھیو اور خیال فرمائیے کیسا اچھا اور کشادہ لباس پہن رہی ہے۔

(مولفہ) شاید ہمارے ہان آنیوالی مہمانین یہی ہون۔

(ص خانم) وہ دروازہ سے دور چلی گئین۔

(ن خانم) شاید وہ دوسرے دروازہ سے آئین۔ اوس آدمی کو بھی دیکھا جو اون کو لئے ہوے جا رہا ہے۔ یہ اون کی عادات مین داخل ہے کہ بدون مرد کی تنہا نہین چلتین۔

(ص خانم) دیکھو وہ دوسرے دروازہ سے آرہی ہین۔ وہ بہت خوبصورت ہین اون کا لباس بھی نہایت عمدہ فیشن کا ہے۔ کیا آپ پسند کرتی ہین۔ کہ ہم اسیے موجودہ لباس مین اون سے ملین۔ وہ خیال کرین گی کہ انکو کسی بات کا سلیقہ نہین۔ مین اس ڈہیلے ڈہالے ترکی لباس مین اون کے سامنے جانا پسند نہین کرتی حبکہ وہ نہایت ہی لطیف اعلیٰ درجہ کا لباس پہنے ہوئے ہین۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایسی صورت پیش آئے گی تو مین بھی نہایت عمدہ اعلیٰ درجہ کا فیشن ایبل لباس پہن کر آتی۔ اگر آپ مہربانی سے کوئی عمدہ نفیس انگریزی جوڑا مستعار دین تو اسے پہنکر ان سے ملون۔

(مولفہ) میری پیاری بہن کیا اس وقت یہ ممکن ہے کہ ہم درزن کو

بولائین کہ وہ ہمارے مرضی کے مطابق آخری فیشن کے مطابق لباس درست کر دے۔ میرا ترکی لباس تو آپ کے بدن پر ٹہیک ہوگا۔ اس لئے کہ وہ سینہ پر سے کشادہ ہے لیکن میری بیٹی جس کو شدہ کہتے ہین آپ کے ٹہیک نہین آے گی۔ اگر اس وقت کیٹرالیب کسی سینے والیکو دیکر فیشن کے موافق کپڑے طیار کرائے جائین۔ تو اس کے لئے ایک دن کامل درکار ہے۔ کیا اس لئے ہم بہانون سے ملنا جو ہمارے سامنے آرہے ہین۔ کل پر ملتوی کرسکتے ہین۔

(ص خانم) اس ہیئت کذائی مین اونسے ملتے ہوے شرم آتی ہے۔

(مولفہ) یہ ممکن ہے کہ آپ اوٹہکر پردہ مین چلی جائین اون سے نہ ملین

(ص خانم) ماشا اللہ یہ کیسے ممکن ہے۔ مین اون سے ملنے اور اون کے لباس جمیل کے بہار دیکہنے کی کمال شایق ہون۔

(مولفہ) جو لیڈیان آتی ہین اون کو معلوم تہا کہ ہم انگریزی لباس بہی پہنتی ہین۔ اسی لئے اونہون نے ترکی لباس مین ملنے کی درخواست کی اتفاقاً ہم کو اون کی خوشی اپنے خواہشات پر مقدم رکہنا چاہئے

ہم ان باتون مین مصروف تہین کہ اس عرصہ مین تینون لیڈیان دروازے کے قریب آگئین۔ ہم اون کے استقبال کو گئین۔ اور اون کو لاکر سب پاس بیٹہہ گئین۔

اون کے بشرہ سے معلوم ہوتا تہا۔ کہ ایک اون مین بیاہی ہوئی

یعنے شوہر وار ہے جس کی عمر ۲۷ یا ۲۸ سال کی ہوگی۔ چہریرہ اور طویل خوش اندام قد بھوری بال گورا خوبصورت رنگ۔

دوسری ابھی کنواری ہے اوس کی عمر ۱۹ او ۲۰ سال کی ہوگی۔ یہ دونون حقیقی بہنین ہین۔ اور چھوٹی بھی حسن وجمال مین اپنی بڑی بہن سے قریب ہی قریب ہے۔ حسن وجمال کی اگرچہ جنس ایک ہی ہے۔ مگر لوگون کے مختلف ذوق ہونے سے بیشمار قسمین ہوگئی ہین۔ یہان تک کہ ایک انداز کو بعض لوگ پسند کرتے ہین۔ جسے دوسرے بالکل ناپسند کرتے ہین۔ چونکہ میلان طبائع مختلف ہے اس لیئے ایک خاص امر پر اتفاق ناممکن ہے۔ اسواسطے ہم کو اسرار طبائع پر بحث کرنا ٹھیک نہین۔ آپ کو معلوم ہے کہ بعض لوگ سیاہ ابرو۔ سیاہ بالون کو پسند کرتے ہین۔ اور بعض کنجی آنکھون اور بھورے بالون کی طرف میلان رکھتے ہین۔ بعض لوگ ان دونون کی درمیانی حالت پسند کرتے ہین۔ بعض گداز بدن کو پسند کرتے ہین۔ بعض چھریرے بدن کو ہم اکثر موٹی تازی عورتون کے بارے مین کہتے ہوے سنتی ہون۔ کہ کاش وہ ذرا دبلی ہوتین۔ اور بعض پتلی دبلی دہان پان سے جسم والیون کے بارے مین کہتے ہین۔ کاش وہ موٹی تازی ہوتین

الغرض حسن اور خوبصورتی کے بارے مین مختلف اقوال ہین اور دراصل یہ ہر شخص کے مزاج اور ذوق اور پسند پر منحصر ہے۔ ہر شخص مختار ہے کہ جو اوس کی طبیعت کو بھلا معلوم ہو اوسے پسند کرے دوسرا اوسے

پسند کرے یا نکرے۔ یہ کسی کو کہنا زیبا نہین کہ یہ خوبصورت ہے وہ بدصورت اس لئے کہ خدا تعالی نے اہل جمال کو مختلف شکلین اور صورتین عطا فرمائی ہین۔ اوس کی قدرت اور حکمت کا خیال نہ کرنا حق پسندی کے خلاف ہے۔

چہوٹی بہن بہی خوبصورت تہی مگر اوس کا حسن و جمال بڑی بہن سے ذرا مختلف تہا۔ یہ اپنی بہن سے دو انگل کے قریب قد مین کم تہی مگر بدن کے دبلا ہونے کیوجہ سے قد لانبا لانبا معلوم ہوتا تہا۔ اور بڑی بہن کے قد کے برابر ہی معلوم ہوتا تہا۔ جو موٹے تازے دوہرے بدن کی تہی اور اس کی پلکین دراز اور سیاہ تہین اور بہوین وضع قطع مین معتدل نہ زیادہ طویل نہ بہت قصیر بڑی بہن کے سر کے بال سیاہ سرخی مائل یعنے بہورے اور اوس کے سیاہ خالص۔

بڑی بہن کا حسن و جمال دیکہتے ہی اول نظر مین کہب جاتا تہا مگر خورد کا اس شعر کا مصداق تہا۔

یزیدک وجہہا حسنا ؛؛ اذا ما زدتہ نظراً ؛؛

ترجمہ شعر۔ رخ خوب پر جب نظر کیجیئے ؛؛ نظر آئے پہلے سے خوبی زیادہ

دونون مین صرف یہ فرق ہے کہ پہلی کے تمام بال بہورے تہے اور دوسری کی پلکین اور بہوین سیاہ انکہین کنجی سر کے تمام بال سیاہ تہے۔
اون دونون حقیقی بہنون کی صورت مین اختلاف کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر

والدین دونون کنجے ہون اون کی اولاد بہی کنجی ہوگی - اگر اون مین سے ایک کے بال بہورے اور چشم ازرق ہو اور دوسرے کے بال اور انکہین سب سیاہ ہون تو اولاد مین کوئی تلک کے مشابہ ہوگی - کوئی باپ کے جیسا کہ یہ دونون بہنین ہین -

جب ہم اون سے کشتی پر ملین تو جو کپڑا وہ اپنے اوپر ڈالے ہوئے تہین وہ ہم نے اپنے ہاتہہ مین اوٹہالیا اوس کے نیچے سے اونکا لباس فاخرہ جو نہایت اعلیٰ قسم کا اور فیشن ایبل تہا ظاہر ہوا - بڑی بہن کا لباس ریشمی نہایت سادہ تہا -

اور چہوٹی کا لباس نقرئی خوشنما تہا -

تیسری لیڈی جوان کے ساتہہ تہی وہ بہی ناکتخدا تہی اور اپنے زمانہ مین خوبصورت بہی ہوگی اس وقت کہ اوس کی عمر پچاس سال کے قریب تہی - اگرچہ اس کے سن نے اوس کو تکلفات سنگار کے جنجال سے چہوڑا دیا تہا مگر وہ اب تک بتکلف اس مشقت کو گوارا کئے ہوئے تہی اوسکا لباس اور سفید و سیاہ بال نہایت خوبی اور ترتیب سے آراستہ تہی -

ہم معہ والدہ صاحبہ اور تمام گہر والیون اور بہائیون کے صحن خانہ مین آئے تہے - کہ میں نے اون کو اپنی والدہ صاحبہ اور تمام کنبہ والیون سے تعارف کراکے ملادیا اور اشارون سے ایک نے دوسری سے سلام علیک کیا - اثنائے کلام مین معلوم ہوا کہ یہ تیسری لیڈی اون دونوں کی خالہ ہے

ص خانم بھی میرے ساتھ اون کے کلام کا ترجمہ لہروالیون سے کرہی
تھی - اونہون نے بیان کیا کہ ہم کو قسطنطنیہ مین آئے ہوے صرف تین روز
ہوے ہین - ایک روز تکان سفر سے آرام لیا دوسرے روز اپنے خویش
واقارب کی ملاقات مین مصروف رہین جو قسطنطنیہ مین مقیم ہین تیسرا دن
بیک اوغلی وغیرہ محلات قسطنطنیہ کے سیر مین بسر کیا - اون کے انداز سے
سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ ہم کو نہایت غور سے دیکھہ رہی ہین -

اس وقت اون دونون بہنون نے انگریزی مین بات چیت کرنی
شروع کردی -

مین نے ص خانم سے کہا کہ وہ ہم سے مخفی رکہنے کے لئے
انگریزی مین باتین کرتی ہین - آپکو مناسب ہے کہ ایسا انداز رکھو کہ اون کو
ہرگز یہ معلوم ہو کہ تم انگریزی سے ذرا بہی واقف ہو -

(ص خانم) مین کبھی ایسا موقع نہ دون گی کہ اون کو یہ پتہ چل سکے کہ مین
انگریزی سے کچھہ بہی واقف ہون -

اون کی خالہ بالکل خاموش تہین غالباً وہ انگریزی نہ جانتی ہونگی
(مولف) مین نے ص خانم سے پوچہا وہ کیا باتیں کر رہی ہین -

(ص خانم) وہ آپس مین کہتی تہین کہ معاملہ ہمارے حسب دلخواہ نہین
میری پیاری بہن مین پہلے ہی آپسے نہ کہتی تہی کہ ہم کو عمدہ یورپین فیشن کے
لباس مین اون سے ملنا چاہئے اب وہ ہم کو جاہل کندہ ناتراش

سمجھ رہی ہین -

اس وقت بڑی بہن نے ہماری طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہم نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ہم سے خالص ترکی لباس مین ملاقات فرمائین اس درخواست کے قبول نہونے کی کوئی خاص وجہ ہے ؟

ص خانم نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور ترکی لباس ہے - قریب تھا کہ وہ اپنے ما فی الضمیر کو انگریزی مین بیان کرے مگر وہ میرے قریب تھی اور آہستہ لہجہ سے کہتی تھی مین نے اوس کو فرانسیسی مین بدلنے کی کوشش کی اور اوس مین ترکی زبان کے چند الفاظ ملادی گئی - تو ہمارے کلام تین زبانون سے مرکب ہوگئی - جس سے ہمارے مہمانون کو یہ پتہ نہ چلا کہ ہم تین سے کوئی انگریزی سے بھی واقف ہے یہی ہماری غرض تھی -

(مولفہ) مین نے کہا کہ اس وقت ہمارا لباس خالص ترکی لباس ہے -

بڑی بہن نے کہا یہ اصلی خالص ترکی لباس نہین ہم اصلی ترکی لباس کو دیکھنا چاہتی ہین -

(ص خانم) وہ ترکی لباس کون سا ہے جس کو آپ دیکھنا چاہتی ہین -

(بڑی بہن) کیا آپ کے ہان کوئی زرین لباس ہین -

(مولفہ) مین نے ف خانم سے کہا کہ میرا کتان کا جوڑا جس کو دیکھکر

آپ تعجب کرتی نہین۔ ذرا پہنکر آجاے۔ مین نے اون سے مخاطب
ہوکر کہا کہ ص خانم ابہی زرین لباس پہنکر آتی ہین۔
(بڑی بہن) مین آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ حقیقت مین آپ بڑی خلیق
اور بامروت ہین۔
تہوڑی دیر گذری تہی کہ ف خانم زرین لباس زیب تن فرماکر آگئین۔ مگر ہماری
مہمانون کو اس سے پورا اطمینان اور خوشی نہین ہوئی۔
بڑی بہن۔ نے کہا کہ یہ خالص ترکی لباس نہین معلوم ہوتا ہم کو محض
ترکی لباس دیکہنے کا شوق ہے۔ کنواری یعنے چہوٹی بہن۔ ترکی
لباس بہت اچہا ہوتا ہو ترکی لباس نہایت ہی خوشنما ہوتا ہے۔
(مولفہ) کہا یہ ممکن ہے کہ آپ ہم کو سمجہادین کہ وہ ترکی لباس جس
کے دیکہنے کا آپ کو اس قدر شوق کیا ہے۔ اوس کی صورت شکل
کیسی ہوتی ہے۔
(بڑی بہن) زری کا کام کی ہوئی چہوٹی جاکٹ اور ریشمی قمیص اعلے
قسم کے ریشمی کپڑے کا پاجامہ۔
(مولفہ) اب آپ اس لباس کو دیکہہ سکین گی۔
(ص خانم) اسوقت آپ کہان سے اس کو پیدا کردین گی۔
(مولفہ) ابہی آپ کے سامنے آتا ہے۔ اس وقت مین اوٹہکر تصاویر
کی البم اوٹہالائی۔ مین نے اسی قسم کی زرق برق صدری اور ریشمی

پاجامہ پہنے ہوئے راستہ مین جاتے ہوئے ایک تصویر عورت کی تھی جسکا لباس زرین صدری اور نیم زریکا پاجامہ تہا وہ تصویر تینون لیڈیوکے سامنے رکھدی اور دریافت کیا کہ کیا آپ ایسا ہی لباس دیکھنا چاہتی ہین۔

تینون نے متفق اللفظ ہوکر کہا کہ بیشک یہی وہ لباس ہے جس کے دیکھنے کی ہم کو آرزو ہے ہماری خواہش تھی کہ آپ ایسا ہی لباس پہنتین۔

(مولفہ) ۔ آپ نے ایسا لباس پہنے ہوئے کسی کو دیکھا بھی ہے؟

(بڑی بہن) ۔ ہم نے اب تک ایسا لباس پہنے ہوئے کسی کو نہین دیکھا۔ پیرس مین صرف اس کی تصویر ہی دیکھی تھی۔

(مولفہ) یہان بھی آپ کو بجز تصویر کے اور کہین یہ پوشاک نظر نہ آے گی۔

(بڑی بہن) ۔ کیون کیا اب ترکنون مین کوئی ایسا لباس نہین پہنتی۔

(مولفہ) ہرگز نہین۔

(کنواری لڑکی) نہایت عمدہ فیشن کا لباس ہے کیا ہم اس کو قسطنطنیہ مین اب نہ دیکھ سکین گی۔

(مولفہ) سوائے تصاویر کے ایسا لباس کہین نظر نہ آویگا۔

(خالہ) یہ کسکی تصویر ہے۔

(مولف) ۔ معلوم نہین مین نے راستہ مین سے خرید لی تھی ۔
(بڑی بہن) ۔ کیا یہ مثل مصنوعی تصاویر کے ہے ۔
خالہ ۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ۔
(مولف) اس قسم کی تصورین بنانے والے ہمارے ہان سب عیسائی عورتین ہین ۔ یہ عورت بھی ترک نہین معلوم ہوتی غالباً عیسائی ہوگی ۔
(بڑی بہن) ۔ ہم بہیرس مین ان تصویرون کو دیکھکر یہی خیال کرتی تہین کہ یہ ترکی بیگمات ہون گی اون سے چہرہ کو اور اون کی زیب وزینت کو نہایت غور سے دیکھتی تہین اب معلوم ہوا کہ اس قسم کا بھڑک دار لباس ترکی بیگمات نہین پہنتین ۔
(مولف) ہر شخص کو اختیار ہے جیسی تصویرین چاہے بناے ایسے ہی یہان مسیحی عورتین اسی قسم کے لباسون کی تصاویر بنالیتی ہین ۔ مجھے معلوم نہین یہ کہان کا فش ہے ۔ جب تصویر کو دیکھتی ہون تو معلوم ہوتا ہی کہ اس کے سر پر جو کپڑا بندہا ہوا ہے وہ عرب کی اعلیٰ صنعت کا نمونہ ہے صدری جو وہ پہن رہی ہے ایسی ہے جیسے ترکون مین ارناوط قوم کی مستورات پہنتی ہین اور پاجامہ بھی نئے طرز کا ہے اوس کے سامنے جو سیپ کے کام کی میز رکھی ہوئی ہے وہ شامی معلوم ہوتی ہے ۔ میز پر جو پیالیان رکھی ہوئی ہین ۔ وہ ہندوستانی ہین ۔ قلیان جو اوس کے ہاتھ مین ہے ۔ اسکا حال معلوم نہین کہ کہان کی اور کس مذہب کی عورتین اوس کو استعمال

کرتی ہین - بالون کے سیدھ فرانسیسی طریقہ کی ہے - غور سے دیکھا
جاے تو سب باتین صاف معلوم ہوتی ہین -

(بڑی بہن) - بیشک بال فرانسیسی طرز پر بنائی گئی ہین - پس یہ ترکی
طرز نہین ہے تو اور بھی کسی مذہب اور قوم مین ایسا لباس رائج
نہین ہے - غالباً مختلف اقسام کی اوضاع کو ملا کر تصویر بنائی گئی ہے -

اس وقت ترکی رسم و رواج کے مواقف ایک کشتی مین قہوہ لایا گیا
اور [illegible] قسم کی پیالیان اور نقرئی چمچے تھے - چمچے ایک
طشتری مین قرینہ سے رکھے ہوے تھے - اور پر عمدہ زرین ملمع ستارہ
کے کام کا خوان پوش پڑا ہوا تھا - تینون لیڈیون نے نہایت تعجب
سے اس کو دیکھا اور ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ غور سے دیکھنے کی
اجازت لی - خوان پوش کو بہت پسند کیا - اور چمچے بھی پسند کئے - اور
دریافت کیا کہ یہ کس جگہہ مل سکتے ہین - ہم نے اوس بازار کا پتہ بتا دیا
جہان اس قسم کا سامان فروخت ہوتا ہے - اونہون نے یہ بھی خواہش
ظاہر کی کہ وہ ممالک عثمانیہ کا بنا ہوا کپڑا خریدنا چاہتے ہین - اور ہم سے
دریافت کرتی ہین کہ عمدہ کہان مل سکیگا -

مین نے اون سے عرض کیا کہ ہمارے ہان بہت قسم کا کپڑا بنتا
ہے - اب بروسہ کا یا عرب کا بنا ہوا کپڑا خریدین - بہت دیر تک اسی
قسم کی باتین ہوتی رہین - اثناء کلام مین معلوم ہوا کہ ان دونون بہنون نے

والدین بیرس مین رہتے ہین - اور باپ اون کا بڑا سوداگر ہے - بڑی بہن کی شادی کو پانچ سال ہوے ہین - اوس کا شوہر بہی مثل اوس کے باپ کے بڑا سوداگر ہے - اور خالہ اون کے مان باپ کے ساتہہ رہتی ہے - مگر بڑی بہن اپنے شوہر کے گہر رہتی ہے -

(ص خانم) - نے خالہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اب تک شادی کیون نہین کی -

خالہ - میری قسمت مین یہی تہا -

(ص خانم) کیا آپ نے خود ہی شادی نہین کی -

خالہ ہمارے یہان شادی ہونا بہت وقت طلب اور مشکل امر ہے -

(ص خانم) کیون -

خالہ - مہر معکوس اور جہیز کے سبب -

(ص خانم) بے مہر کے نکاح نہونا تو بدصورتون کے لئے ہے مین نے سنا ہے کہ جنکو خدا تعالی نے حسن و جمال عطا کیا ہے اون کی شادی بے مہر کے بہی ہوجاتی ہے -

خالہ - ایسا ہی ہوجاتا ہے - مگر جو عورتین حسن و جمال کافی نہین رکہتین اور اون کے مہر اور جہیز میں ان کے والدین کی طرف سے بہت مال و دولت ملنے کی امید ہوتی ہے تو اون کی طرف لوگ زیادہ راغب ہوجاتے ہین - اون مین کوئی بہی بدون شوہر کی نہین رہتی اور شاذ و نادر

ایسی ہوتی ہین۔ جن کی شادی محض اون کے حسن صورت کے سبب سے ہوجاتی ہے۔

(ص خانم) آپ کی بہن کی شادی تو ہو گئی تہی۔

(بڑی بہن) میرے والد نے صرف فرط محبت کے سبب میری والدہ صاحبہ سے عقد کیا تہا۔ مگر میرے نانا صاحب نے محض اپنی خوشی اور رغبت سے مہر اور جہیز بہی دیا مگر اون کی شادی کے بعد نانا صاحب پر افلاس آگیا اس لئے خالہ صاحبہ کی شادی نہو سکی۔

(ص خانم) کسی نے اون کی خواہش مندی ظاہر نہین کی؟

(خالہ) ۔ہان راغب تو پیدا ہوا تہا اور ہم دونون مین محبت بہی بہت ہو گئی تہی۔

(ص خانم) ایسی حالت مین افلاس کا عذر بہی نہ رہا پہر آپ نے کیون شادی نہین کی۔

(خالہ) مین مفصل عرض کرتی ہون کہ والد ماجد صاحب کے مفلس ہوجانے سے مین نے شادی کی امید بالکل چہوڑ دی تہی۔ مگر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک نوجوان شخص ملا جو مال سے مستغنی۔ علم و فضل سے موصوف محنت پسند تہا۔ جس نے اپنی قوت اور جد و جہد سے ثروت پیدا کرلی تہی اور ہر طرح میرے خواہش کی موافق تہا۔ اور مجہین اور اوس مین اتنی محبت بہی پیدا ہو گئی تہی جتنی نکاح کے لئے ضروری ہو۔ لیکن میرے پاس مہر

دینے کو نہین تہا۔اس سلئے میری دلی خواہش تہی کہ اوس کے دلین
میری اس قدر محبت ہو جاے کہ وہ مہر کا دل مین خیال بہی نہ لاے۔
بہر حال جب مین نے اوس کو ہر طرح پر عقد کے لئے آمادہ پایا اور
ہم دونون مین نکاح کے متعلق تمام امور طے ہو گئے۔
والد ماجد صاحب نے اس جوان کے حسن نیت اور اخلاق حمیدہ
کو معلوم کر لیا اور اون کو یقین ہو گیا۔کہ وہ باوجود تنگدستی کے مجہکو قبول کر لیگا۔
اور اوس کا سرمایہ ہم دونون کے بہ آسائش زندگی بسر کرنے کے
لئے کافی ہو گا۔تو اونہون نے بہی اس عقد کو نہایت مشکوری کے ساتہ
قبول کر لیا۔
ہم کو اوس وقت تک یہ خیال تہا کہ یہ کسی شریف خاندان کا آدمی
ہے۔اس کا خاندان بہی اعلیٰ درجہ کا ہو گا۔جب سب تجویز ہو گئی
اور شادی ہونے کا زمانہ قریب آگیا۔میرے والد صاحب نے اوس
کو بلا کر مفصل طور پر اوس سے گفتگو کی اور اوس کا اور اوس کے خاندان
کا حال دریافت کیا۔معلوم ہوا کہ اوس کا کوئی کنبہ قبیلہ اور خاندان نہین ہے
بلکہ وہ اولاد طبیعی مین سے ہے جن کے باپ کا پتہ نہین ہوتا۔
(حسن خانم)۔جب محبت قایم ہو جاے اوس وقت ایسے امید کا
معلوم ہونا نہایت افسوسناک ہوتا ہے۔
(خالہ) ہان مجہے اوس سے محبت تہی۔مگر جب یہ معلوم ہو جاے کہ

وہ حرامی ہے تو کیا پھر بھی محبت باقی رہ سکتی ہے؟
اس امر کا علم کہ وہ حرامی ہے تنفر پیدا کرنے کے لئے کافی تہا۔
(مولف) اوس نے کیسے اس قدر جلدی آپ کو اپنے دل سے بھلا دیا
(خالہ) ہرگز نہین اوس نے بیحد افسوس کیا اور مجھسے بہت اصرار کیا
کہ مجھے کسی دوسرے شہر مین لے جاوے۔ اور وہان جا کر نکاح کرلے
اور پہر ہمکو کسی کی پروا نہو گی۔ جب تک تمہارے خاندان والے
ہم کو اپنے مین نہ ملائین گے ایک دم کو تم سے مفارقت نہو گی۔
مگر مجھسے کیا ایسا ہو سکتا تہا۔ کہ مین اسکو خوش کرتی۔ مجھے اپنا
نہین تو اولاد کا فکر تو ضرور تہا کہ جو اولاد ایسے باپ سے پیدا ہو گی۔ مدت العمر
مجھکو اوس سے خجالت اوٹہانی پڑے گی اور اپنے خاندان کو چھوڑ کر
ایسے شخص سے ملنا جس کا کوئی خاندان اور قبیلہ نہو اوسکا حسب نسب
ایسا نہو جس پر فخر کیا جا سکے۔ ٹہیک نہین۔ اس لئے مین نے اوسکو صاف
جواب دیدیا کہ مین تمہارے ساتہہ شادی نہین کرون گی اور دل مین مصمم
ارادہ کر لیا کہ اس شخص سے کلام تک نہ کرون گی۔
(مولف) اوس شخص نے آپ کے سوا کسی دوسری عورت سے شادی
کی یا نہین۔
(خالہ)۔ اس کے بعد مین نے اوس کو نہین دیکھا۔ وہ پیرس کو
چھوڑ کر کے دوسری جگہہ چلا گیا۔ پہر اوس کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا

چونکہ میرے پاس روپیہ نہین تہا نہ میرے والدین کو ثروت تہی اسلئے پہر کوئی خواہشمند پیدا نہین ہوا۔

آپ کے ہان بہی ایسی عورتین بہت ہون گی جو بوڑہی ہوگئی ہون اور اونکی شادی نہ ہوئی ہو

(مولف) - اگر آپ لاکہون روپیہ خرچ کرین تب بہی کوئی ایسی نہ مل سکیگی - بدصورت سے بدصورت اور فقیر سے فقیر بہی بیٹہی نہین رہتی -

شوہردار یعنے بڑی بہن - اس کی صرف یہ وجہ ہے - آپ کے ہان مرد اپنی بیبیون سے لونڈیون کیطرح خدمت کراتے ہین -

(مولفہ) - اسباب خانہ داری کا مہیا کرنا - اور اپنی بیبیون کا خرچ اوٹہانا سب مردون کے ذمہ ہے - عورت کتنی ہی مالدار ہو اخراجات خانہ داری کے اوٹہانے پر مجبور نہین کی جاسکتی - ذی مقدرا شخاص اپنی بیبی کے لئے خدمت کرنے والی اور کہانا پکانے والی عورتین نوکر رکہدیتے ہین - اور جس کو اتنا مقدور نہین کہ خادمہ یا پکوتی نوکر رکہ سکے اوس کی بیوی ازراہ محبت و مروت سب گہر کا انتظام اور کام اپنے ذمہ لے لیتی ہے -

ازروے شرع شریف کہ کوئی مرد اپنی بیوی کو گہر کیخدمت

کرنے پر مجبور نہین کرسکتا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایام خلافت مین ایک دفعہ اتفاق ہوا
کہ بڑے جلیل القدر صحابہ مین سے ایک بزرگ اپنی بیوی کی شکایت
کرنے اون کی خدمت مین تشریف لائے دیکھا کہ حضرت عمر محلسرا سے
مکدر آرہے ہین۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یا امیرالمومنین کیا حال
ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ عورتون کا حال جانتے ہین میری اہلیہ
ہی اس تکدر کا باعث ہین۔ آپ فرمائیے کہ کیسے تشریف لائے۔
اونہون نے کہا کہ مین بھی اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا تھا۔ لیکن آپ
کو بھی اسی حال مین گرفتار دیکھا اب مجھے کوئی شکایت نہین حضرت عمر
نے فرمایا خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔ عورتین ہمارے گھرون کا انتظام
کرتی ہین۔ ہماری اولاد کی پرورش کرتی ہین حالانکہ شرعا یہ اونکے
ذمہ نہین ہے۔ اگر وہ ان امور کا اظہار کرین تو ہم کو بہت مشکلات
پیش آجائین۔
اس قصہ سے صاف ظاہر ہے کہ خدمت کرنے کے لئے
شرعاً عورتین مجبور نہین کیجا سکتین۔
(بڑی بہن) آپ نے ٹھیک فرمایا مگر مین آپ کے رسم ورواج کو
دریافت کرنا چاہتی ہون۔ مین نے سُنا ہے کہ ترکون مین عام رواج ہے
کہ جب شوہر گھر مین آتا ہے۔ اگر دیکھتا ہے کہ موزے خلوت خانہ کے

دروازہ کے باہر رکھے ہوئے ہین اوس کو اجازت سمجھکر اندر چلا آتا۔ ورنہ لوٹ جاتا ہے۔

(حسن خانم) نے ترکی زبان مین مجھسے کہا کہ یہ تو عجیب وغریب تراشیدہ قصہ ہے۔

(مولفہ)۔ مین نے عرض کیا کہ یہان بہی ایسے لوگ موجود ہین جنکو اپنی قوم کی رسم ورواج کی نسبت غلط فہمیان واقع ہوتی ہین۔ یہہ تو اس قدر دور دراز کی رہنے والی ہین وہان ایسی خبرین پہونچنا کچہ بعید نہین۔

(چہوٹی بہن) ہمارے شہر مین یہ مشہور ہے۔ کہ ترکی عورتین سب موٹی تازی ہوتی ہین دبلی چہریرہ بدن کی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

(مولفہ) یہ عجب بات ہے اس کی مشہور ہونے کا کیا سبب۔

(چہوٹی بہن) کہا جاتا ہے کہ وہ پردہ مین رہتی ہین چلنے پہرنے اور کسی جگہہ جانے آنیکا موقعہ نہین ملتا۔ اس لئے موٹی ہو جاتی ہین۔ لیکن جب سے مین قسطنطنیہ مین آئی ہون بہت غور سے دیکھہ رہی ہون جہاز مین بہی پردہ نشین عورتین بہت ملین اور یہان گلی کوچون مین پردہ دار عورتون کو دیکہا تو معاملہ برعکس نظر آتا ہے یعنے چہریرے بدن کی بہت ہین اور موٹی تازی کم۔

(مولفہ) ہماری ہان عورتین مکانون مین مقید نہین رہتین جب چاہین باہر

جاسکتی ہین بازار سے سودا سلف خود خرید لاتی ہین۔

(بڑی بہن) ترکی عورتین اپنے شوہر کے ہاتہہ مین اسیر ہوتی ہین بلا اجازت اپنے شوہرون کے کسی جگہہ امدورفت نہین رکہہ سکتین۔

(مولفہ) عورتین جس مذہب جس قوم جس ملت کی ہون اون کا فرض ہے کہ اپنے شوہرون کے اطاعت کرین یہ امر عیسائیون مین مسلمانون سے بہی زیادہ سخت ہے اون کے ہان نکاح نامہ مین یہ شرط لکہی جاتی ہے۔ کہ عورت ہر حال مین مرد کی تابع اور اوس کی مرضی کے مطیع رہیگی۔ اور اوس کا شوہر اوسکو اپنے ساتہہ جسجگہہ چاہے جبراً لے جا سکتا ہے۔

(بڑی بہن) اس مین کچہہ شک وشبہ نہین۔ یہ بہت عمدہ بات ہے کہ دونو میان بیوی ہر وقت ہر جگہہ سات رہین۔

(مولفہ)۔ اگر عورت آرام طلب ہو۔ اور مرد کو سیر وسیاحت کا شوق ہو۔ دفعتہً قطب شمالی کی تحقیقات علمی کے لئے جانا چاہے یا وہ بحری سفر کا شائق ہو اور سمندری کام کرنا پسند کرتا ہو۔ یا غبارہ ہوائی کا اشتیاق رکہتا ہو اور طبقہ ہوائی مین اوڑنا چاہتا ہو تو کیا کیا جاے۔

(بڑی بہن) کیا آپ کے مرد اپنی زوجہ کو اپنے آپ ساتہہ چلنے پر مجبور نہین کر سکتے۔

(مولفہ) قریب قریب کے سفرون مین لے جاسکتے ہین۔ لیکن اگر

دور دراز کا اور خطرناک سفر اختیار کرے - اور عورت بھی دلیر اور کڑے
دل کی ہو تو محبت اور مروت سے چلی جاے - ورنہ مجبور نہین کیجا سکتی
آپ کے ہان عورت ایسی مجبور ہو جاتی ہے کہ بلا اجازت شوہر کے
اپنے مال کی بھی خرید فروخت کرنے کی مجاز نہین بخلاف اس کے ہماری
ہان عورت اپنی چیز کی بالاستقلال مالک ہے - جس طرح چاہے اوس
مین تصرف کر سکتی ہے -
(خالدہ) مین نے سنا تھا کہ ترکی بیگمات ترکی لباس کی بہ نسبت انگریزی
لباس زیادہ پہنتی ہین - اسی لئے ہم نے آپ سے درخواست کی
تھی کہ آپ ترکی لباس مین ہم سے ملین -
(مولفہ) - ہان اکثر بیگمات انگریزی ہی لباس پہنتی ہین -
اتنے مین بڑی بہن نے پیانو (ایک انگریزی باجہ ہے) کیطرف
دیکھکر کہا کہ کیا آپ اس کو بجاتی ہین -
(مولفہ) - مین نے ص خانم کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ پیانو
مجھسے اچھا بجاتی ہین - کیونکہ وہ دس برس سے اوس کی مشق کرتی
ہین -
(بڑی بہن) بیشک پیانو کا اچھی طرح بجانا دس برس سے کم مین
نہین آسکتا -

(مولفہ) پیانو بجانا تو جبھی آتا ہے کہ دس سال تک روزانہ اوس کی مشق کی جاوے۔ کبھی ناغہ نہو۔ مگر اوس کو کامل طور پر کتنے دنون مین سیکھ سکتے ہین۔

(بڑی بہن) مین نے چھہ برس کی عمر سے اوسکو سیکھنا شروع کیا اور اب میری عمر ۲۸ برس کی ہے۔ چھہ برس شادی کو بھی ہوگئے۔ جب تک شادی نہین ہوئی تھی چار گھنٹہ روزانہ اوس پر صرف کرتی تھی شادی کے بعد سے ہفتہ مین دو روز بجاتی ہون مگر اب تک بجانا نہین آیا۔ آپ جانتی ہین کہ علم پیانو سے کیا مراد ہے۔

(مولفہ) اسی بات کے علم نے مجھسے پیانو چھڑا دیا۔ کہ اوس کی بجانیوالونکی تعداد بہت ہے۔ مگر علمی طور کے ماہر شاذو نادر ہوتے ہین۔ اسکے علم سے یہ غرض ہے۔ کہ علم موسیقی کے تمام راگ اور راگنیون سے واقف ہو۔ اور جو نوٹ[1] سامنے آے فوراً اوس کو عمدہ طور سے بجا سکے۔ اور ایسے مہارت دس سال تک ہر روز بلاناغہ مشق کرنے مین بھی حاصل نہین ہوئی۔

---

[1] نوٹ ایک نقشہ ہوتا ہے جس مین مختلف گتین ترتیب سے لکھی ہوئی ہوتی ہین اوس کو دیکھکر اوس کے موافق باجہ بجاتی ہین۔ اسے تختہ راگ یا نقشہ راگ بھی کہتے ہیں۔

اب ہم کو ص خانم سے درخواست کرنی چاہیئے کہ ہم سب مین وہ نہایت عمدہ بجاتی ہین ۔ مگر جو گتین وہ بجاتی ہین اون کو نوٹ یعنے تختہ راگ پر بار ہا مشق کر کے صاف کر لیا ہے ۔ اور اب ان گتون کو پورے بھروسے کے ساتھہ بجا سکتی ہین ۔

بہر حال اگر کسی کو پیانو بجانے کا شوق ہو تو پیانو بھی موجود ہے اور تختہ راگ بھی اول اول جب مجھے اوسکا شوق ہوا تو نہایت رغبت اور شوق سے چار سال تک اس کی مشق کی اور تختہ راگ پر تو مین نے بہت جلد اس کو سیکھہ لیا تھا ۔ حتیٰ کہ بڑی بڑی ماہرین فن میری تعریف کرنے لگی تھے ۔ مگر مین جو دستگاہ اوس مین حاصل کرنی چاہتے تھی اتنا سیکھنا کے بعد معلوم ہوا کہ میرے اوستاد کو بھی وہ ملکہ حاصل نہین ۔ تب مین نے ایک دوسرے مشہور اوستاد کو بولایا ۔ اور اول ہی دفعۃً تختہ راگ مین سے ایسی گت نکالکر اوس کے سامنے رکھی کہ اوس نے کبھی نہین بجائی ہوگی ۔ جب تک دو چار مرتبہ الٹ پلٹ کے ۔ دیکھہ لیا وہ اوس کو عمدہ طور پر نہ بجا سکا ۔ تب مین نے کسی اور اوستاد کی تلاش کی ۔ لوگ میری ان باتون سے تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے ۔ کہ اوس سے زیادہ اوستاد تو ہے ہی نہین ۔ مین نے اپنا ما فی الضمیر بیان کیا تو معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ مین شاید ایک دو ہی آدمی ایسے اوستاد ہون تو ہون تمام تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ مجھے پورا یقین ہو گیا کہ جب تک پندرہ برس تک بلاناغہ

پانچ چھ گھنٹہ تک روزانہ مشق جاری نہ رہے۔ یہ بات حاصل نہین ہو سکتی
مین نے اپنی عمر عزیز کے اسقدر مدت اس مین صرف کرنا پسند نکی۔
اور نہایت افسوس ہوا کہ یہ چار پانچ سال بھی کیون اس مین ضایع کیئے
اور آیندہ کے لئے بالکل مایوس ہوگئی۔ اب کبھی کوئی راگ یا گت
پسند آتی ہے۔ تو اوسکو بجا لیتی ہون۔ مگر جب تک دس پندرہ مرتبہ
پردون کو الٹ پلٹ نکر لون ٹھیک نہین ہوتے آپ کی چھوٹی بہن تو
خوب بجاتی ہوگی۔

(بڑی بہن) ہان بجاتی ہے مگر میرے درجہ کو ابتک نہین پہونچی۔
(مولف) تو آپ ہی تکلیف فرمائین اور اپنے نغمہ ہاے لطیف
سناکر ہمکو ممنون و مسرور کرین۔

اس وقت بڑی بہن اوٹھی اور پیانو پر جا بیٹھی نہایت خوش ہوکر کہنے لگی
کہ یہ پیرس کا بنا ہوا ہے، پیرس مین جو سب سے اعلے قسم
کے بنائے جاتے ہین یہ اوسی قسم کا ہے۔ اگرچہ یورپ کے بعض
ملکون مین اس سے بھی عمدہ بن سکتا ہے۔ مین نے بک ادغلی کی
دکانون پر بہت جگھون کے بنے ہوے دیکھے مگر ممالک روم کا بنا ہوا
نظر نہین آیا دریافت سے معلوم ہوا کہ اس ملک کا بنا ہوا کوئی نہین۔ پس مین
آپ سے دریافت کرتی ہون۔ کہ کیا واقعی آپکے ملک مین اس قسم
کے آلات نہین بنائے جاسکتے۔

(مولفہ) - یہان نہین بنتے - ہمارے ملک مین اب تک کلون کی اتنی ترقی نہین ہوئی کہ ایسے علمی آلات طیار ہو سکین - اگرچہ زمانہ گذشتہ مین یہ آلات ممالک مشرق ہی سے یورپ مین جاتے تھے - اب معاملہ برعکس ہو گیا -

بڑی بہن - کیا پیانو بھی یورپ مین مشرق ہی سے گیا ہے -

(مولفہ) یہ مسلم ہے کہ شارلیمین شاہ فرانس نے ہارون رشید خلیفۂ اسلام کو تحفے اور ہدئے روانہ کئے تھے اوس کے مقابلہ مین ہارون رشید نے گھڑی اور ارغنون اور بعض نفیس کپڑے جو اوس وقت تک یورپ مین نہین پہونچے تھے روانہ کئے جس کو یورپ والے نہایت تعجب اور حیرت سے دیکھتے تھے بلکہ اون کو سحر و طلسمات سے خیال کرتے تھے جیسے اسوقت مشرق والے اہل یورپ کی پیروی کرتے ہین اسیطرح اوس زمانہ مین یورپ کی اقوام مشرق والون کی پیروی کرتی تھی - شارلیمین شاہ فرانس علوم و معارف مین ہارون رشید کی تقلید کرتا تھا اوس درجہ پر نہین پہونچسکا - ارغنون جو اسوقت یورپ کی تمام گرجاؤن مین بجایا جاتا ہے - وہ ایشیا ہی سے یورپ مین گیا ہے -

پیانو بھی اوسی کی ایک شاخ ہے -

(بڑی بہن) - یہ عجیب بات ہے کیا اب بھی بغداد مین ارغنون بنایا جاتا ہے -

(مولف) - ہرگز نہین - اب بغداد مین کوئی یہ بہی نہین جانتا کہ ارغنوان کیا چیز ہے -

(مولف) علوم اور صنعت و حرفت مدنیت کیساتہ لازم و ملزوم ہین - جس قدر تمدن ترقی کرے گا اوسقدر یہ بہی ترقی کرتی جائینگی - تمدن ڈہلتا ہوا سایہ ہے - کہ علوم و معارف اور تمام صنعتون اور حرفتون کو ساتہ لئے عالم مین گہومتا رہا ہے -

قدیم زمانے مین مصر اور بابل مین اوس کی شعاعین چمکی - پہر یونان پر سایہ ڈالا جب یہ ممالک برباد ہو چکی تو بطلیموسی خاندان کے زمانہ مین اسکندریہ مین اس کی روشنی پہیلی اوس وقت ان کی رونق اور خوبی انتہا کی بڑہ گئی تہی -

دولت عباسیہ کے زمانہ مین بغداد مین اور اوس کے ساتہ ہی ایران و ترکستان مین اوس کا نور پہیلا اور عرب کے زمانہ مین اندلس تک اس سے روشن ہو گیا - وہان سے یورپ مین جا کر تو انتہا سے حد تک ترقی کر گئے -

جس طرح حکماے اسلام نے ان علوم حکمیہ کو یونان سے لیکر اپنے ذہن و ذکا اور اختراعات جدیدہ سے اعلی ترقی پر پہونچا دیا تہا - اسیطرح اب یورپین اقوام نے اہل عرب کی کوششون کا مواد جمع پایا تو اوس مین ذہن لڑا کر رفعت و شان کے اوس درجہ پر پہونچا دیا کہ بڑے

بڑے عقلاء کے عقلین حیران ہین۔ اس زمانے مین علوم وفنون سے فائدہ اوٹھانے مین اہل یورپ کی سعی و کوشش سے نہایت سہولت پیدا ہوگئی ہے اور ہمارے ہان بہی علوم وفنون خوب پہیل رہے ہین

(بڑی بہن) اگر فی الواقع یہی بات ہے تو ہم کو اپنے مہربان اسلاف کی نہایت قدر کرنی چاہئے۔

(مولفہ)۔ بیشک ہم اپنے سلطان حال خلد اللہ ملکہٗ کے زمانہ مین ان کی حالات سے بہت واقف ہوے ہین جبسے یہ سلطان تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔ علوم وفنون نے ایسی حیرت انگیز سرعت کے ساتھہ ترقی کی ہے کہ معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔ عنقریب ہمارے ممالک مین بہی علم کا آفتاب نصف النہار تک پہونچنا چاہتا ہے۔

آپ جیسے عالمہ فاضلہ سیاح عورتون کا آنا بہی ہمارے ممالک کی ترقی پر دلالت کرتا ہے۔

(چھوٹی بہن) اگر آپ کی خواہش ہو تو نوٹ یعنے راگ کے تختہ مین سے ایسی کوئی گت نکال کر دیجیئے جو آپ کو نہایت پسند ہو۔ میری آپا جان اوسی کو پیانو پر بجا کر دکہائین گی۔

مینے اوس کی درخواست منظور کر کے ایک گت جسی اوبرا کہتے ہین۔ نکال کر دی۔ اور بڑی بہن نے اوس کو لیکر نہایت خوبی سے عمدہ طریقہ سے بجانا شروع کیا جس سے نہایت خوشی اور سرور حاصل

ہوتا تہا -

مین نے اپنی عمر مین ایسا عمدہ پیانو نہین سنا تہا - جب مین کوئی گت اوس کو سنا لکر دیتی تہی وہ فوراً اوس کو نہایت عمدہ طریقہ اور موثر انداز سے بجاتی تہی - اس سے معلوم ہوا کہ وہ اس فن مین اعلی درجہ کا کمال رکہتی ہے -

اس کے بعد چند گتین اور سنائی - جو اوس کو یاد تہین اون سے ایسا لذت اور سرور حاصل ہوا کہ ہم اون کے کمال سے حیران اور ششدر رہ گئین - پہر دونون بہنون نے ملکر چار ہاتہوں سے پیانو بجایا اس سے معلوم ہوا - کہ چہوٹی بہن بہی اس مین کمال رکہتی ہے -

(مولفہ) - مین نے کہا کہ خدا تعالی نے تم دونون بہنو نکو اسمین انتہا درجہ کا کمال اور ملکہ عطا فرمایا ہے - غالباً اس سے بہتر پیانو پہر سننے مین نہ آے گا -

(بڑی بہن) اگر آپ بہی کچہ ترکی نغمے سنائین تو ہم ممنون ہونگی -

(مولفہ) بسر و چشم - لیکن اگر آپ اجازت دین تو ہم ترکی گیت ترکی ہی ساز پر گا کر دکہائین -

(بڑی بہن) ہم آپ کے بہت شکر گذار ہونگی -

(مولفہ) - جب حسن خانم اور ن خانم نے اور مین نے تہوڑا تہوڑا پیانو بجا لیا تو ہم مین سے ایک نے عود لیا دوسری نے کمنچہ تیسری نے قانون اوٹہا لیا اور ترکی

گیت گانی شروع کئے۔ بڑی بہن نے دریافت کیا کہ اس ساز پر فرانسیسی راگ بہی گائے جا سکتے ہین۔ مین نے عرض کیا کہ یہ بہی ممکن ہی اور بعض راگ جو کنچہ پر بجا جا سکتی تہے سنائے۔ پہر ہنیز اور ن خانم نے نئے لاکر فرانسیسی راگ کنچہ پر شروع کر دیا۔ بہت دیر تک یہ لطیف شغل جاری رہا۔ پہر کہانا کہایا کہانیکے بعد قہوہ اور اوسکے ساتہہ دیسی میوے اور پنیر اور کباب وغیرہ جو ہمارے ہان قہوہ کے لوازمات مے گنے جاتے ہین لائے گئے۔ اونہون نے ہمارے ہان کے پنیر کو بہت پسند کیا۔ اور کہا کہ یہہ تو بالکل انگریزی طریقہ پر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ غرضکہ انہون نی خوشی خوشی اونکو کہایا اور ممنونی و مشکوری ظاہر کرتی رہین۔ پہر ہم اور وہ ملکر باغ مین پہرتی رہین۔ اور ہر قسم کی محبت آمیز باتین کرتی رہین گیارہ بجے جہاز کے آنیکا وقت تہا۔ دونون بہنین انگریزی مین باتین کرنے لگین اور ہماری خاطر تواضع اور اخلاق کی تعریف کرکے ممنونیت ظاہر کرتی تہین

خدا کا شکر ہے کہ اونکے کلام مین ہم پر کوئی اعتراض یا طعن نہین تہا جسکا بالمواجہہ سننا غیور طبع لوگون کو گوارا نہین ہوتا۔

ہمارے اوپر مہمانون کی خاطر مدارات کرنا تو واجبات سی تہا ہی مگر اونکے خلق اور ممنونی ظاہر کرنا دلون پر اثر کرتا تہا۔

(ص خانم) نے ارادہ کیا تہا کہ فصیح انگریزی مین اونکا شکریہ ادا کرے۔ مگر چونکہ ابتدا سے اوس نے اپنی انگریزی دانی کو چہپایا تہا۔ اس لئے مناسب نہ سمجہا۔ اگر اب انگریزی مین بولتی تو بہتر نہ ہوتا۔ یہ تمام دن ہمارا نہایت لذت و سرور مین

گذرا صبح سے ظہر کے وقت تک انتہا درجہ کا لطف رہا - اوسکے بعد جب لیڈیاں چلی گئین باقی دن بھی نہایت خوشی مین گذرا - ن خانم اور ص خانم شبکو بھی ہمارے ہان رہین - ایک تو اون کا دل اس پر لطف موقع سے جانیکو نہین چاہتا تھا دوسرے مہمانون کی روانگی کے بعد جہاز بھی نہین ملا - اور یہ رات بھی ایسی ہی فرحت و مسرت مین بسر ہوئی - جیسا کہ دن - ہم نے تینون لیڈیون سے ظاہر کردیا تھا - کہ ہم سب آج شب کو بھی ساتھ ہی رہینگی -

(ن خانم) آج ہمارا طالع نہایت سعد تھا کہ ہمنے تمام دن نہایت خوشی خورمی مین بسر کیا - اس سے زیادہ مسرت شاہد ہی کبھی حاصل ہو -

(مولفہ) بیشک اگر ہم آج کے فرحت و مسرت کے قصے کسی منجم سے بیان کرین تو غالباً یہی نکلیگا - کہ آج ہمارا طالع نہایت ہی سعد ہی - اور کچھ دیر تک اصطلاحات فلکی مین گفتگو رہی - فی الواقع یہ ایک حسن اتفاق تھا کہ ایسا پر لطف مجمع رہا - اللہ تعالی سے امید ہے کہ وہ ہم کو ہمیشہ ہر آفت اور بلا سے محفوظ رکھے - آخر مین پھر مین یہی کہتی ہون کہ آج کا دن نہایت ہی لطف کیساتھ بسر ہوا -

الحمد للہ کہ اس پر لطف ملاقات پر اس رسالہ کو ختم کرتی ہون اور دعا کرتی ہون کہ خدا تعالی مجھے اور میری تمام ہم جنس بہنون کو ہمیشہ عیش و سرور اور خوشی و خورمی مین رکھے -

تمت